جانشینِ حضور مفتی اعظم تاج الشریعہ، فقیہ اسلام حضرت علامہ
مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھوں لکھی ہوئی دستاویز



نوادراتِ تاج الشریعہ

آثار و تبرکات

مولانا محمد شہاب الدین رضوی

ناشر
اسلامک ریسرچ سینٹر
۵۸ کسگران، سوداگران، بریلی شریف (یوپی)

جانشین حضور مفتی اعظم تاج الشریعہ فقیہ اسلام

حضرت علامہ مفتی حافظ قاری محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ

کی علمی، دینی وفقہی خدمات اور قلمی دستاویز پر مشتمل

میثم قادری

نوادرات تاج الشریعہ

(آثار وتبرکات)

مرتبہ

ڈاکٹر مولانا محمد شہاب الدین رضوی بریلوی

ناشر

اسلامک ریسرچ سینٹر

۵۸۔ کسگران، سوداگران بریلی شریف

سلسلۂ اشاعت نمبر ۱۰

نام کتاب: نوادرات تاج الشریعہ۔ آثار و تبرکات
نام مرتب: ڈاکٹر مولانا محمد شہاب الدین رضوی بریلوی
تصحیح کردہ: مولانا ارشد رضوی مصباحی، مولانا ریحان رضا رضوی
کمپوزنگ: مولانا محمد شفیق الحق رضوی (09997662550)
صفحات: ۲۴۰
سال اشاعت: صفر المظفر ۱۴۳۶ھ / دسمبر ۲۰۱۴ء
باہتمام: عبد الحفیظ نوری بہرائچی، حافظ عامر رضا قادری گونڈوی
تعداد: ۲۰۰۰ (دو ہزار)

ملنے کے پتے:

رضوی کتاب گھر مٹیا محل جامع مسجد دہلی
مکتبہ رحمانیہ درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف
قادری کتاب گھر نو محلہ مسجد بریلی شریف
مکتبہ المصطفیٰ نو محلہ مسجد بریلی شریف
اسلامک کتب خانہ بالو گنج، کرنیل گنج ضلع گونڈہ
کتب خانہ امجدیہ مٹیا محل جامع مسجد دہلی
مکتبہ فیضان رضا محلہ سوداگران بریلی شریف
رضوی کتاب گھر جامع مسجد باسنی ضلع ناگور

رابطہ

Islamic Research Center

58.Kasgaran.Saudagran Bareilly Shareef.(U.P) India

M:9837549282,09897385339,08533059674

E-mail:mrazvi.razvi@gmail.com

web site: www.alahazratbooks.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف آغاز

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے ٹھیک ہو نام رضا تم پر کروڑوں درود

ریاست روہیل کھنڈ کی دار السلطنت بریلی شریف عہد قدیم اور دور جدید میں فضل وکمال کی برگزیدہ ہستیاں، علم و دانش کی آماجگاہیں، مجاہدات ومکاشفات کی حامل روحانی خانقاہیں، زہد وتقویٰ سے سرشار علماء وفضلاء شریعت وطریقت کا بہترین سنگم، اور مسند رشد وہدایت پر فائز المرام مہتمم بالشان فرشتہ صفت شخصیات سے بھرپور رہا ہے۔ اس انقلابی شہر کی موسس ذات بابرکات حضرت شاہ دانا ولی بریلوی (۱۵۸۲ء/۹۹۰ھ) کے فیض نے مرجع خلائق بنا دیا۔ اس کی مذہبی، سیاسی، سماجی، ادبی، اور تاریخی حیثیت مسلم الثبوت کی طرح ہے۔

تاریخ روہیل کھنڈ کا مطالعہ کرنے اور اس پر گہری نظر رکھنے والے جانتے ہیں کہ ریاست کے عنوان شباب نواب محمد علی خاں افغانی کے دور ۱۷۱۵ء سے لیکر والی ریاست حافظ الملک نواب حافظ رحمت خاں علیہ الرحمۃ کی شہادت ۱۷۷۴ء تک مدارس عربیہ، مکاتب دینیہ اور خانقاہیں خوب آباد تھیں۔ ۱۸۱۶ء میں مفتی عیوض عثمانی بریلوی کے فتویٰ جہاد نے ایک زبردست معرکہ آرائی کر کے شہر میں انقلاب برپا کر دیا تھا۔ مغلیہ سلطنت دہلی کے آخری فرماں روا بہادر شاہ ظفر اور حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی کے بلاوے پر جنرل محمد بخت خاں بریلوی نے دہلی کا سفر کر کے فوج کی پوری کمان سنبھال کر انگریزوں کے چھکے چھڑا دیئے تھے۔ اور ۱۰/مئی ۱۸۵۷ء کو جنگ آزادی کی میرٹھ سے شروعات کی۔ علامہ فضل حق خیرآبادی کے ذریعہ شاہی جامع مسجد دہلی سے جاری ہونے والے فتوے جہاد کی کاپیاں روہیل کھنڈ کے اضلاع مرادآباد، سنبھل، رامپور، آنولہ، بدایوں اور بریلی میں مفتی کفایت علی کافی مرادآبادی، مولانا مفتی رضا علی خاں نقشبندی بریلوی، مولانا سرفراز علی بریلوی اور مولانا سید ہدایت علی فاروقی کے پاس پہنچیں۔ جس کے نتیجہ میں مسجد سادات نومحلہ بریلی سے مفتی رضا علی خاں بریلوی نے جمعہ کے دن پڑھکر سنایا، اور انگریزوں سے جہاد کا اعلان کیا۔ اس ولولہ انگیز انقلاب آفریں تحریک نے اسلامیان روہیل کھنڈ کے درمیان جذبات حریت بھر دیئے تھے۔ جہاد آزادی سے سرشار حریت کے متوالوں کی اس تحریک کی قیادت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری فاضل بریلوی کے جد امجد مولانا مفتی رضا علی خاں بریلوی کر رہے تھے۔

بریلی کی تاریخ میں ۱۶۰۱ء سے لیکر ۱۸۹۰ء تک خدمت دین اسلام انجام دینے والوں میں حضرت شاہ نیاز احمد چشتی بریلوی، حضرت پہلوان شاہ واصل برکاتی بریلوی، حکیم سعادت علی خاں آنولوی، مولانا ابوالمعانی عثمانی، شاہ سید مجد دالدین مدن میاں، حضرت بشیر الدین مجذوب، مولانا سید اکبر حسین قبائی، شاہ آخوند زیارت خاں، مولانا عبدالعزیز آسی، قاضی عبد الجلیل جنون، شاہ سید مرتضی آنند، مفتی محمد درویش عثمانی، مفتی ابوالحسن قادری، حافظ سید فضل غوث ساقی، مولانا منور حسین

انصاری، مولانا محمد یٰسین پنجابی، شاہ سید میرن میاں احمدی، نواب نیاز احمد خاں ہوش، حافظ محمد بخش آنولوی، ملا عنایت حسین افغانی، صوفی عین الدین مشہدی، مفتی سلطان حسن خاں، مولانا شیخ برکات احمد، مفتی عنایت احمد کاکوروی، مولانا علی احمد اسیر، مولانا محمد حسن چشتی اور حضرت شاہ بشیر میاں نقشبندی وغیرہ کے نام روشن وتابناک کی طرح چمک دمک رہے ہیں۔ ان علماء وفضلاء اور اولیاء کے ادوار کے بعد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کے دور ۱۹۲۱ء تک آپ کے خاندان، خلفاء، تلامذہ اور مریدین ومتوسلین نے اسلام وسنیت کی آبیاری اور قرآن وحدیث کی خدمت میں زندگیاں صرف کیں۔ ان میں خاص طور پر حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں، حضور مفتی اعظم مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں نوری، مولانا حسن رضا خاں حسن بریلوی، مفتی عبدالرحمٰن عرف محمد رضا خاں، مولانا حسنین رضا خاں، مفتی نواب مرزا بریلوی، مفتی عزیز غوث ساقی، حافظ سید عبدالکریم قادری، مولانا سید ایوب علی رضوی، حکیم محمد علی خاں رضوی، نواب وزیر احمد خاں، حکیم مولانا مومن سجاد چشتی فخری، مولانا محمود حنفی، مولانا ریاض الدین صدیقی، مولانا حشمت علی بریلوی، مفتی نواب سلطان احمد رضوی، حافظ یقین الدین رضوی، مولانا شاہ شرافت میاں بشیری، حاجی کفایت اللہ، مولانا محمد شاہ تھن میاں، حافظ علی بخش نابینا، مولانا امجد رضا خاں، مفسر اعظم مولانا ابراہیم رضا جیلانی میاں کے نام سر فہرست ہیں۔

تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم مولانا الشاہ مصطفیٰ رضا خاں نوری بریلوی کے وصال ۱۹۸۱ء سے لیکر موجودہ عہد میں اسلام وسنیت کی خدمت کرنے والوں میں آپ کے جانشین عارف باللہ تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری کے علاوہ امین شریعت علامہ سبطین رضا خاں بریلوی۔ صدر العلماء علامہ تحسین رضا خاں محدث بریلوی، محبوب العلما علامہ مولانا حبیب رضا خاں قادری، ریحان ملت مولانا ریحان رضا خاں رحمانی میاں، مولانا قمر رضا خاں بریلوی، مجاہد سنیت مولانا منان رضا خاں منانی میاں، علامہ مفتی قاضی عبد الرحیم بستوی، مولانا عبد الوحید رضوی، مفتی محمد فاروق رضوی، حاجی محمد غوث خاں حامدی، مولانا سید سخاوت حسین، علامہ مفتی محمد اعظم نوری، مولانا مفتی محمد انور علی رضوی ناناپاروی، مولانا مفتی عبید الرحمٰن رضوی، مفتی ناظم علی قادری مولانا محمد حنیف خاں رضوی اور مفتی قاضی شہید عالم رضوی کے اسمائے گرامی جلی حروف میں لکھنے کے لائق ہیں۔

بریلی کے ماضی قریب کی علمی وتاریخی حیثیت پر نظر ڈالیں تو اٹھارہویں اور انیسویں صدی میں شعروشاعری کے غیر معمولی فروغ کے ساتھ لٹریری سوسائٹی، مطابع اور اخبارات وگلدستوں کا خوب زوروشور ملے گا۔ اور مدارس اسلامیہ میں مدرسہ شریعت، مدرسہ اکبری، مدرسہ جہان خاں، مدرسہ مصباح التہذیب، مدرسہ انگلش گنج، مدرسہ آخوندزادہ وغیرہ کے نام ونشانات ملتے ہیں۔ ریاست کے وزیر اعظم خان بہادر خاں، صدر الصدور مفتی عنایت احمد، اور مولانا مرزا غلام قادر بیگ بریلوی جیسے اہل علم کی سرپرستی نے علم وادب اور تہذیب وثقافت کے بہترین اثرات چھوڑے تھے۔ انگریزوں کے مذہبی اثرات سے ماحول کو محفوظ رکھنے کے لئے رؤسائے بریلی نے اساتذہ سخن کی مہربانی اور سخن پروری کے لئے اخبارات ورسائل کا سلسلہ شروع کیا جس میں خاص طور پر کرم الٰہی کلیم کا ہفت وار روزنامہ اخبار بریلی ۱۹۱۷ء میں جاری ہوکر ۱۹۴۹ء تک شائع ہوتا رہا۔ رئیس الدین رئیس بریلوی نے "ہفتہ وار عرش" ۱۹۳۶ء میں جاری کیا اور ۱۹۴۳ء میں بند ہوا۔ اختر بسولوی نے ۱۹۴۳ء

میں ''ماہنامہ العرش'' جاری کیا۔ ''روہیل کھنڈ اخبار'' کے نام سے ۱۸۷۰ء میں تیج بہادر سنہا نے شروع کیا۔ ہفت وار روہیل کھنڈ'' ۱۹۶۳ء میں جاری ہوا، اور ۱۹۷۷ء میں بند ہوگیا۔ سید ابراہیم رسا بریلوی نے ''ندرت'' کے نام سے ۱۹۴۸ء میں اخبار جاری کیا۔ منشی لچھمن پرساد کی ادارت میں ''عمدۃ الاخبار'' ۱۸۴۶ء سے ۱۸۶۳ء تک چلتا رہا۔ ''ماہنامہ مخزن العلوم'' کو منشی گنگا پرساد نے ۱۸۷۲ء میں شروع کیا۔ ۱۸۹۰ء سے ۱۹۳۰ء تک مرزا اثر چغتائی کی ادارت میں ''روہیل کھنڈ گزٹ'' کی گونج سنائی دیتی رہی۔

قلب شہر میں ''کتب خانہ'' کے نام سے منسوب علاقہ اپنی علمی وفکری اور ادبی ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ اس جگہ پر ایک عظیم الشان عمارت میں لائبریری تھی، جس کی بنیاد اہل بریلی نے ۱۸۵۵ء میں ڈالی تھی۔ ۱۹۴۷ء کے ہنگامہ خیز خونچکاں دور کی نذر ہوگیا۔ تقسیم ملک کے بعد جو حالات رونما ہوئے ان کے زیر اثر کافی علمی وادبی سرمایہ نذر آتش ہوا، یا ردی کے مول فروخت ہوگیا، یا پھر انتقال مکانی کی وجہ سے دسترس سے باہر ہوگیا۔ راقم نے ۲۰۰۷ء میں سفر پاکستان کے دوران اسی جستجو کے تحت مشہور مورخ سید الطاف علی بریلوی کا کراچی میں کتب خانہ دیکھا، ان کے جانشین سید مصطفٰے علی بریلوی (عمر ۹۵ سال) سے ملاقات بھی کی تھی۔ مشہور تذکرہ نویس ڈاکٹر ایوب قادری بریلوی کا کتب خانہ باوجود کوشش کے نہ دیکھ پانے کا ابھی تک احساس ہے۔ مذکورہ کتب خانوں میں تاریخ بریلی کے حوالے سے وافر مقدار میں ذخیرہ موجود ہے۔ کاش کوئی صاحب قلم اس طرف توجہ کریں تو بہت بڑا علمی سرمایہ اہل ذوق کی علمی تسکین فراہم کرسکتا ہے۔ اور بریلی کے مردان خدا و کاملان باصفا پر دبیز پڑی چادر ہٹ سکتی ہے۔

علم ودانش کا یہ ایک طویل سفر نامہ ہے، اگر تاریخ لکھی جائے تو ہزاروں صفحات پر مشتمل ہوگی مگر راقم نے چند لفظوں میں سمیٹنے کی کوشش کی ہے، راقم السطور نے اپنے زمانہ طالب علمی (۱۹۸۹ء۔۱۹۹۰ء) میں اسی بریلی شہر کی نہیں بلکہ عالم اسلامی کی عبقری شخصیت تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ سے حالات معلوم کئے تھے، اسی معلومات کو ترتیب دیکر ''مفتی اعظم اور ان کے خلفاء'' میں شائع کیا، ۲۰۰۷ء میں اسی معلومات کو مزید اضافہ کر کے ''حیات تاج الشریعہ'' کے نام سے ایک مختصر سا رسالہ طبع کرایا۔ بعدہ ۱۹۹۲ء سے حضرت تاج الشریعہ کے ساتھ سفر وحضر میں ایک طویل عرصہ تک رہنے کا خوش نصیب موقع میسر آیا، حضرت کے خادم اور رفیق سفر کی حیثیت سے راقم نے گنگ وجمن کے دوآبے سے لیکر کشمیر کی گل پوش وادیوں تک، کنیا کماری سے لیکر سوراشٹر کے ساحل تک، بنگال کی کھاڑیوں سے لیکر ہمالیہ کے دامن کوہ تک تمام صوبہ جات کے پیر ہوئے وسیع وعریض ہندوستان کے نہ جانے کتنے شہروں وقصبوں اور گاؤں کے سفر کئے ہیں۔ جو مشاہدات سامنے آئے ان کو مزید قلم بند کر کے ۲۰۱۳ء کے عرس رضوی کے موقع پر سوا دوسو صفحات پر مشتمل ''حیات تاج الشریعہ جدید اضافہ'' اردو، ہندی میں شائع کرادیا۔ بحمدہ اللہ تعالیٰ صرف ایک سال کی مختصر مدت میں کتاب کی دس ہزار کاپیاں باذوق حضرات کے ہاتھوں تک پہنچی۔ اس دوران چند سرقہ کرنے والے اہل دانش نے میری تحریرات کو من وعن اپنے علیحدہ علیحدہ ناموں سے شائع کیا، جو اہل قرطاس وقلم کے درمیان نہایت ہی ناشائستہ ونازیبا عمل سمجھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو دیانت داری کی ہدایت عطا فرمائے (امین)

راقم السطور ۱۹۸۹ء سے حضور مفتی اعظم قدس سرہ ورضویات اور حضرت تاج الشریعہ پر مسلسل لکھ رہا ہے، اس وقت حضرت کی جملہ قلمی ومطبوعہ تصانیف کو جدید ٹائپنگ کر کے منظر عام پر لانے میں مصروف عمل ہے، اور ساتھ ہی حضرت کی علمی ودینی اور فقہی خدمات وکارناموں کو بھی مربوط انداز میں مرتب کرنے میں لگا ہوا ہوں۔ کوشش ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد یہ عظیم خدمت راقم سے لیلے تاکہ بارگاہ مرشد میں یہ حقیر سا نذرانہ عقیدت ومحبت قبولیت سے سرفراز ہو کر میرے لئے سامان آخرت بن جائے۔ (آمین)

زیر نظر کتاب ''نوادرات تاج الشریعہ۔ آثار وتبرکات'' میں وہ بیش بہا انمول جواہرات ملیں گے جس سے قلب کو سکون، اور آنکھوں کو ٹھنڈک ملے گی، حضرت مرشد برحق کے دست مقدس سے لکھے ہوئے یہ جواہر پارے راقم السطور کے پاس محفوظ ہیں۔ میں نے سوچا کہ یہ عظیم شاہ پاروں کا خزانہ صرف میری جاگیر یا وراثت نہ رہے بلکہ یہ پوری امت مسلمہ اور خاص طور پر متوسلین سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کے ہر ایک فرد کے لئے امانت ہیں، اس لئے میں نے ان خوش خط اور خوبصورت شاہ پاروں وانمول موتیوں کو ہر ایک شخص تک پہنچانے کے لئے طبع کرنے کا ارادہ ظاہر کر دیا، جس کی احباب نے تائید کی تاکہ ہر مرید اپنے مرشد برحق کے آثار وتبرکات کے نقوش سینے میں موزن کر سکے۔ ساتھ ہی مزید تاریخی دستاویزات کو بھی ترتیب دیکر شامل کر دیا کہ ان سے اہل علم بھرپور استفادہ کر سکیں۔

قارئین سے گزارش ہے کہ کتاب ''نوادرات تاج الشریعہ'' کے تمام مشمولات کو تاریخی وسوانحی منظر نامہ میں دیکھیں، اس کے پس منظر کو راقم نے مثبت انداز میں حتی المقدور سمجھانے کی کوشش کی ہے، تاہم اس کے کسی بھی پہلو سے غلط یا منفی نتیجہ اخذ کرنے کا ارادۂ زحمت نہ کریں۔ میرا مقصد اس عظیم شاہکار دستاویز کو محفوظ ومامون کرنا ہے، اس لئے کہ قوموں کے عروج وزوال کی تاریخ انہی دستاویزات پر منحصر ہوتی ہے۔ اگر کہیں کسی عبارت سے کسی کی دل شکنی ہوئی ہے تو میں اس کے لئے پہلے سے ہی معذرت خواہ ہوں

شہاب مجھے کہتے ہیں، شہرت ہے بہت میری
اس دور کشاکش میں، خدمت ہے بہت میری

سگ در آستانہ عالیہ رضویہ
احقر محمد شہاب الدین رضوی غفرلہ
(۱۵ر نومبر ۲۰۱۴ء/ ۱۴۳ھ بروز ہفتہ)

دعائیہ کلمات

از: محقق عصر استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی سید شاہد علی حسنی حسینی رضوی محدث رامپوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرے مرشد برحق شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدار اہل سنت حضرت مفتی اعظم نور اللہ مرقدہ کے وارث وجانشین فقیہ اسلام تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی شاہ محمد اختر رضا خاں قادری ازہری مدظلہ النورانی کی ذات بابرکات وستودہ صفات عالم اسلام کے لئے منبع علم وعرفان اور مرجع خلائق ہے۔

حضرت تاج الشریعہ کی سیرت وسوانح اور خدمات وکارناموں پر میرے فرزند روحانی عزیزم مولانا محمد شہاب الدین رضوی سلمہ نے گزشتہ سال ''حیات تاج الشریعہ'' تصنیف کی، اور اب ''نوادرات تاج الشریعہ۔آثار وتبرکات'' لکھ کر جملہ وابستگان سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کو بیش بہا انمول تحفہ پیش کیا ہے۔ میں نے اپنی علالت اور مصروفیات کی وجہ سے جستہ جستہ دیکھا، ایک نئی جہت کے ساتھ سوانح وسیرت پڑھنے کا لطف ملیگا۔ مولانا تاریخ وتذکرہ اور رضویات کے موضوع پر مسلسل تصنیف وتالیف میں مصروف ہیں۔

فقیر غفرلہ القدیر بارگاہ رب العزت میں مورخ بریلی مولانا محمد شہاب الدین رضوی سلمہ کے لئے دعا گو ہے کہ ان کو مزید خدمت دین اسلام واہل سنت وجماعت کی توفیق دے اور بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں قبولیت سے سرفراز کرے اور آفات دنیاوی وسماوی سے محفوظ ومامون رکھے۔ آمین

بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و بارك و سلم.

دعا گو

فقیر نوری سید شاہد علی رضوی غفرلہ

قاضی شرع ومفتی ضلع رامپور

شیخ الحدیث الجامعۃ اسلامیہ گنج قدیم مصطفےٰ آباد عرف رام پور

(۲۸/نومبر ۲۰۱۴ء/۱۴۳۶ھ)

باب اول

نوادرات تاج الشریعہ

☆ ـــــــــ ایک نظر میں

☆ ـــــــــ سلسلہ اسناد طریقت

☆ ـــــــــ سلسلہ اسناد حدیث

قصيدة في الحمد ومدح النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

من فضيلة الشيخ العلامة المفتي محمد اختر رضا القادري الازهري

بسم الله الرحمن الرحيم

اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو		
يفنى الكلُّ ويبقى هو	ليس الباقي الّا هو	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
من كان دعاه ان يا هو	ذاك حميدٌ عقباه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
من كان لربّي دنياه	عاش سعيدًا اخراه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
من كنت الٰهي مولاه	كلُّ النّاس تولّاه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
من مات يقول اللّٰه	ذاك الخالد محياه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
رسل اللّٰه تلقّاه	ابشر عبدٌ بحسناه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
الرّضوان له نزلٌ	جنّة خلدٍ مأواه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
تخشى النّاس بلا جدوى	هلّا ربّك تخشاه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
ابغ الامن لدى ربّي	انّ الامن بتقواه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
تنسى ربّك يا فاني	دم ان شئت بذكراه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
ترجو النّاس لجدواهم	انّ الجدوى جدواه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
هل غيرك يخشى ربّي	غيرك ربّي يخشاه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
ربّي ربٌّ الّا ربابٌ	ليس يضاهي حاشاه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
فسواه ربٌّ بالاسم	واله الحقّ يرعاه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
الواحد ليس بذي جزءٍ	لا واحد حقًّا الّا هو	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
الخلق مرايا موجودٍ	لا موجود الّا هو	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
والكلّ مظاهر مشهودٍ	لا مشهود الّا هو	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
فرد حقّ الّا هته	لا معبود الّا هو	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
وانهلّ صلاة اللّٰه على	من ليس شفيعًا الّا هو	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
من بالدّين احيانا	حيّ اللّٰه محيّاه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
عمّ الكون برحمته	كلّ الرّحمى رحماه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
وازدان بلاد اللّٰه به	فالكلّ / فالكون ظلام لولاه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
جاء جميل الرّحمان	فاشكر تزدد نعماه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
حلّ الفرح بمولده	فافرح حتّى تلقاه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
قد نيط حيٰوة الكون به	فالكون عديمٌ لولاه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
يا من يطلب رضوانا	ما الرّضوة الّا ايّاه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
كن لنبيّ اللّٰه رضى	تحظ لديه برلقاه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
انّ النّعمة احمدنا صلّى اللّٰه عليه وسلّم	يا طالب نعمة مولاه / اللّٰه الينا اهداه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
برسول اللّٰه فابتهجوا	فهو الفضل وبشراه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
باللّٰه تأيّد ناصرنا	لا يخذل من قد رجّاه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
ادرك عبدك جيلاني	من غيرك يدفع بلواه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
ويزور سلام الرّحمٰن	خير نبيٍّ نبّاه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو
هذا اختر ادناكم	ربّي احسن مثواه	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	مالي ربٌّ الّا هو

نذر عقیدت

از: بلبل ہند حضرت علامہ مفتی رجب علی قادری رضوی خلیفہ وتلمیذ حضور مفتی اعظم، نانپارہ ضلع بہرائچ شریف

مرحبا آئی ریاض دہر میں فصل سَمَن
لہلاتے ہیں بیاباں مسکراتے ہیں چمن

گلستان حامدی میں کس نئے گل کی ہے دید
تہنیت خوانی میں ہر سو بلبلیں ہیں نغمہ زن

اختر برج ہدایت تیری طلعت کی قسم
کس طرح سے دلنشیں صورت کا تیرا بانکپن

تیرے سر سہرا رہا تحصیل علم دین کا
منبع صد نور ہے جس کی ہر اک نوری کرن

جامع ازہر سے فارغ ہو کے آیا ہند میں
لیکے آیا اپنے دامن میں ہزاروں علم وفن

تیرے چہرے سے عیاں ہے کیا جلال قادری
تیری آنکھوں سے ٹپکتی ہے لئے جام کہن

ہوں نہ کیوں مسرور روح پاک جیلانی میاں
تو ہے ان کے باغ کا اک گل مجسم گلبدن

شاہ رحمانی میاں کی ہے دعا تیرے لئے
فیض تیرا ہو رساں از ہند تا روم وعدن

تیرے جد محترم کے در کا سائل ہے رجب
اس پہ بھی کیجئے خدارا چشم الطاف ومنن

نذر خلوص

نتیجہ فکر: فخر العلماء حضرت علامہ سید محمد عارف رضوی نانپاروی سابق شیخ الحدیث دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف

چمن کا یہ گل رنگیں بہت مسرور وخنداں ہے
ہر اک غنچہ ادائے سرخ میں عشرت بداماں ہے

فضائے بزم جیلانی میاں کیونکر نہ ہو شاداں
کہ ان کے نور دل سے ان کی محفل میں چراغاں ہے

جناب حضرت اختر رضا خاں آ گئے واپس
گلستانِ رضا میں آج پھر نوری چراغاں ہے

گھٹا رحمت کی چھائی ہے چلو اے میکدے والو
چمن میں حجۃ الاسلام کے جشن بہاراں ہے

پھلے پھولے ہمیشہ مفتی اعظم کا یہ گلشن
خداوندا دل عارف کا بس اب یہ ہی ارماں ہے

(مطبوعہ ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی، مدیر مولانا ریحان رضا قادری بریلوی، ماہ جنوری ۱۹۶۷ء/۱۳۸۷ھ، ص ۲۳)

حضرت تاج الشریعہ ---------- ایک نظر میں

ولادت باسعادت	۲۵/فروری ۱۹۴۲ء/۱۳۶۱ھ
تقریب رسم بسم اللہ خوانی	۱۹۴۴ء/۱۳۶۴ھ
اسلامیہ انٹر کالج میں داخلہ	۱۹۵۲ء /۱۳۷۲ھ
داخلہ دار العلوم منظر اسلام بریلی	۱۹۵۶ء /۱۳۷۶ھ
آغاز شعر و شاعری	۱۹۶۰ء/۱۳۸۰ھ
سلاسل اربعہ کی اجازت وخلافت از حضور مفتی اعظم قطب عالم	۱۵/جنوری ۱۹۶۲ء/شعبان ۱۳۸۱ھ
والد ماجد مفسر اعظم ہند کا وصیت نامہ جانشینی وتولیت	دسمبر ۱۹۶۲ء/۱۳۸۲ھ
جامع ازہر قاہرہ مصر روانگی	۱۹۶۳ء/۱۳۸۳ھ
آل مصر امتحان میں اول پوزیشن پر ایوارڈ	۱۹۶۴ء/۱۳۸۴ھ
اول نمبر آنے پر مدیر ماہ نامہ اعلیٰ حضرت بریلی کی خوشی	۱۹۶۵ء/جماد الاولیٰ ۱۳۸۵ھ
دوران تعلیم والد ماجد کا انتقال پر ملال	۱۹۶۵ء/۱۱صفر المظفر ۱۳۸۵ھ
جامعہ الازہر مصر سے فراغت و دستار فضیلت	۱۹۶۶ء/۱۳۸۶ھ
وطن مالوف واپسی واستقبال	۱۷/نومبر ۱۹۶۶ء/۱۳۸۶ھ
سب سے پہلا فتویٰ	۱۹۶۶ء/۱۳۸۶ھ
آغاز درس وتدریس دار العلوم منظر اسلام بریلی	۱۹۶۷ء/۱۳۸۷ھ
علامہ حسنین رضا بریلوی کی صاحبزادی سے عقد مسنون	۳/نومبر ۱۹۶۸ء/شعبان ۱۳۸۸ھ
صاحبزاد مولانا عسجد رضا قادری کی ولادت	۱۹۷۰ء/۱۴شعبان المعظم ۱۳۹۰ھ
تحریک نسبندی کے خلاف فتویٰ	۱۹۷۵ء/۱۳۹۵ھ
دار العلوم منظر اسلام میں بحیثیت صدر مدرس تقرری	۱۹۷۸ء/۱۳۹۹ھ
آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے قومی صدر منتخب	۱۹۸۰ء/۱۴۰۱ھ
برہان ملت مفتی برہان الحق جبلپوری کی اجازت احادیث وطریقت	۱۹۸۱ء/۲۷ربیع الاول ۱۴۰۲ھ
راقم محمد شہاب الدین رضوی کی ارادت بیعت	۱۹۸۱ء/۲۵صفر المظفر ۱۴۰۲ھ
نانا حضور مفتی اعظم کا انتقال اور امامت نماز جنازہ	۱۹۸۱ء/۱۴محرم الحرام ۱۴۰۲ھ
بدست مولانا عبد الوحید بریلوی نقل فتاویٰ رجسٹر تعداد ۸۰	۱۹۸۳ء/۱۴۰۴ھ تا ۲۰۰۵ء/۱۴۲۶ھ
پہلا سفر حج وزیارت	۴ستمبر ۱۹۸۳ء/۱۴۰۳ھ
دینی تبلیغی سفر کا باضابطہ آغاز	۱۹۸۴ء /۱۴۰۴ھ

امیر شریعت گجرات کی طرف سے تاج الشریعہ کا لقب	۱۸ اگست ۱۹۸۴ء/۱۴۰۵ھ
فقیہ اسلام کا خطاب از محقق عصر مفتی سید شاہد علی حسنی حسینی محدث	۱۹۸۴ء/شعبان ۱۴۰۴ھ
حضرت احسن العلماء مارہروی کی اجازت وخلافت	۱۵/نومبر ۱۹۸۴ء/۱۴۰۵ھ
دوسرا سفر حج وزیارت	۱۹۸۵ء/۱۴۰۵ھ
مفتی برکات مولانا مظفر احمد بدایونی کی طرف سے شیخ المحدثین کا لقب	۱۹۸۵ء/۱۴/شوال ۱۴۰۵ھ
بی بی سی لندن سے حجاز کانفرنس کی تقریر نشر	۵/مئی ۱۹۸۵ء/۱۴۰۵ھ
تیسرے سفر حج میں سعودی حکومت کی گرفتاری	۳۱/اگست ۱۹۸۶ء/۱۴۰۷ھ
مکہ معظّمہ سے رہائی پر بمبئی میں استقبالیہ اجلاس میں خطاب	۱۳ستمبر ۱۹۸۶ء/۱۴۰۷ھ
ولڈ اسلامک مشن لندن کی شاہ عبداللہ سے احتجاجی ملاقات	۱۹۸۷ء/ربیع الاول ۱۴۰۸ھ
فواد صادق مفتی سفیر سعودی برائے ہند کی معافی خواہی	۲۱ مئی ۱۹۸۷ء/۱۴۰۸ھ
گرفتاری کے بعد مکہ معظّمہ ومدینہ منور میں گیارہ دن قیام	مئی ۱۹۸۷ء/۱۴۰۸ء
حکومت اتر پردیش کی عہدہ کے لئے پیش کش	۱۹۸۹ء/۱۴۱۰ھ
تاریخی کتاب مفتی اعظم اور ان کے خلفاء پر تقریظ جلیل	۱۹۸۹ء/۱۴۱۰ھ
غیر مقلدین وہابیہ کا سد باب	مئی ۱۹۹۳ء/۱۴۱۴ھ
سکریٹری وزیر اعظم ہند کی ملاقات	جنوری/۱۹۹۵ء/۱۴۱۵ھ
وزیر اعظم حکومت ہند سے ملاقات سے انکار	۲۶/جولائی ۱۹۹۵ء/۱۴۱۶ھ
صرف شناختی کارڈ کے لئے فوٹو کھنچانے کے فیصل نامہ پر دستخط	فروری ۱۹۹۵ء/۱۴۱۵ھ
عالمی مسائل پر بموقع عرس رضوی ہنگامی میٹنگ کا انعقاد	۲۲/جولائی ۱۹۹۵ء/۱۴۱۵ھ
مخالفین کی طرف سے مرادآباد میں مقدمہ	۲۰/نومبر ۱۹۹۵ء/۱۴۱۵ھ
مقدمہ مرادآباد میں فتح وکامرانی اور جج کا تاریخی فیصلہ	۲۲/فروری ۱۹۹۹ء/۱۴۲۰ھ
جامعۃ الرضا متھرا پور بریلی کے قیام کے لئے زمین کی خریداری	۱۹۹۹ء/۱۴۲۰ھ
اجمیر مقدس میں ایک ہندو کا قبول اسلام	۱۹۹۹ء/۱۴۲۰ھ
جامعۃ الرضا بریلی کا تعمیری آغاز	۲۰۰۰ء/۱۴۲۱ھ
قاضی القضاۃ فی الہند کے عہدے پر تفویض	نومبر ۲۰۰۵ء/۱۴۲۶ھ
قطب وقت علامہ تحسین رضا بریلوی کا انتقال وامامت نماز جنازہ	۸/اگست ۲۰۰۷ء/۱۴۲۸ھ
شیخ الجامعہ الازہر مصر کی جانب سے فخر ازہر ایوارڈ واستقبالیہ تقریب	۲۰۰۹ء/۱۴۳۱ھ
غسل کعبۃ اللہ شریف میں شرکت واندرون کعبہ ادائیگی نماز	۲۰۱۲ء/۱۴۳۴ھ
مفتی صوفی حبیب رضا بریلوی کا انتقال وامامت نماز جنازہ	۲۸ مارچ ۲۰۱۴ء/۱۴۳۵ھ
سفر ترکی، جرمنی، پرتگال اور مکہ معظّمہ ومدینہ منورہ	۲۰۱۴ء/۱۴۳۶ھ

عالی سند سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ نوریہ

رحمۃ العالمین احمد مصطفےٰ محمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۲ر ربیع الاول شریف ۱۱ھ، مدینہ منورہ)

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ (۲۱ر رمضان المبارک ۴۰ھ، نجف اشرف)

سید الشہدا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۰ر محرم الحرام ۶۱ھ، کربلا معلیٰ)

حضرت امام سید علی بن الحسین زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۸ر محرم الحرام ۹۴ھ مدینہ منورہ)

حضرت امام سید محمد بن علی الباقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۷ر ذی الحجہ ۱۱۴ھ، مدینہ منورہ)

حضرت امام سید جعفر بن محمد صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۵ر رجب المرجب ۱۴۸ھ، مدینہ منورہ)

حضرت امام سید موسیٰ بن جعفر کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۵ رجب المرجب ۱۸۳ھ، بغداد شریف)

حضرت امام سید علی بن موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۱ر رمضان المبارک ۲۰۳ء مشہد مقدس)

حضرت الشیخ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲ محرم الحرام ۲۰۰ھ بغداد شریف)

حضرت الشیخ سید سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۳ر مضان المبارک ۲۵۳ھ، بغداد شریف)

حضرت الشیخ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۷ر رجب المرجب ۲۹۷ھ یا ۲۹۸ھ بغداد شریف)

حضرت شیخ ابوبکر شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۷ ذی الحجہ ۳۳۴ھ بغداد شریف)

حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۷ جمادالاخریٰ ۴۲۵ھ، بغداد شریف)

حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۳ر شعبان المعظم ۴۴۷ھ، بغداد شریف)

حضرت شیخ ابوالحسن علی القرشی بھکاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یکم محرم ۴۸۶ھ، بغداد شریف)

حضرت شیخ ابوسعید مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۷ر شوال المکرّم ۵۱۳ھ، بغداد شریف)

غوث الثقلین حضرت شیخ عبدالقادر الجیلانی حسن حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۱یا ۱۷ر ربیع الاخر ۵۶۱ھ بغداد)

حضرت شیخ سید ابوبکر تاج الدین عبدالرزاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۶ شوال المکرّم ۶۲۱ھ، بغداد شریف)

حضرت شیخ سید ابوصالح نصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۷ رجب المرجب ۶۳۲ھ، بغداد شریف)

حضرت شیخ سید محی الدین ابونصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۷ر ربیع الاول ۶۵۶ھ، بغداد شریف)

حضرت شیخ سید علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۳ شوال المکرّم ۷۳۹ھ بغداد شریف)

حضرت شیخ سید موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۳ر جب المرجب ۷۶۳ھ، بغداد شریف)

حضرت شیخ سید حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۶ر صفر المظفر ۷۸۱ھ، بغداد شریف)

حضرت شیخ سید احمد الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۹ر محرم الحرام ۸۵۲ھ بغداد شریف)

حضرت شیخ بہاء الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۱ر ذی الحجہ ۹۲۱ھ دولت آباد ضلع اورنگ باد)
حضرت شیخ سید ابراہیم ایرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۵ ربیع الآخر ۹۵۳ھ آستانہ محبوب الٰہی دہلی)
حضرت شیخ محمد بھکاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۹ر ذی قعدہ ۹۸۱ھ، کاکوری ضلع لکھنؤ)
حضرت شیخ قاضی ضیاء الدین المعروف شیخ جیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۱ر رجب ۹۸۹ھ نیوتنی ضلع لکھنؤ)
حضرت شیخ جمال الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ (شب عید الفطر ۱۰۴۷ھ، کوڑا جہان آباد ضلع فتحپور)
حضرت شیخ سید محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۶ر شعبان المعظم ۱۰۷۱ھ، کالپی شریف ضلع جالون)
حضرت شیخ سید احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۹ر صفر المظفر ۱۰۸۴ھ، کالپی شریف ضلع جالون)
حضرت شیخ سید فضل اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۴ر ذی قعدہ ۱۱۱۱ھ، کالپی شریف ضلع جالون)
خاتم الاکابر حضرت شیخ سید شاہ برکت اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۰ر محرم الحرام ۱۱۴۲ھ، مارہرہ شریف)
حضرت شیخ سید شاہ آل محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۶ر رمضان المبارک ۱۱۶۴ھ، مارہرہ شریف ضلع ایٹہ)
حضرت شیخ سید شاہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۴ر رمضان المبارک ۱۱۹۸ھ، مارہرہ شریف ضلع ایٹہ)
حضرت شیخ سید شاہ ابوالفضل شمس الدین آل احمد اچھے میاں (۱۷ر بیع الاول ۱۲۳۵ھ مارہرہ شریف)
نور العارفین حضرت شیخ سید شاہ آل رسول احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۸ر ذی الحجہ ۱۲۹۶ھ، مارہرہ شریف)
شیخ المشائخ حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری (۱۱ر رجب المرجب ۱۳۲۴ھ، مارہرہ شریف)
مجدد اعظم اعلیٰ حضرت شیخ امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۵ر صفر المظفر ۱۳۴۰ھ، بریلی شریف)
حجۃ الاسلام حضرت شیخ مولانا حامد رضا خاں قادری (۱۷ر جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ بریلی شریف)
مفتی اعظم مولانا الشاہ آل الرحمٰن ابوالبرکات محی الدین محمد مصطفےٰ رضا قادری (۱۴ر محرم الحرام ۱۴۰۲ھ بریلی شریف)
مفسر اعظم ہند حضرت شیخ مولانا ابراہیم رضا خاں الجیلانی القادری (۱۱ر صفر المظفر ۱۳۸۵ھ، بریلی شریف)
تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی شیخ محمد اسماعیل رضا المعروف محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ
حضرت علامہ مولانا شیخ محمد منور رضا محامد عرف عسجد رضا خاں قادری مدظلہ العالی

سند حدیث مسلسل بالاولیت

حضور نبی اکرم نور مجسم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت ابوقابوس مولیٰ عبداللہ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سفیان بن عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سفیان بن عینیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عبدالرحمٰن بن بشیر بن الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوحامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال البزار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوطاہر محمد بن محمد محمش الزیادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوصالح احمد بن عبدالملک المؤذن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوسعید اسمٰعیل بن ابوالصالح احمد بن عبدالملک نیشاپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت حافظ ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی الجوزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوالفرج عبداللطیف بن عبدالمنعم الحرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوالفتح محمد بن محمد بن ابراہیم الکبریٰ المیدومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد التدمیری

شیخ الفضل عبدالرحیم بن حسین العراقی

شیخ الشہاب ابوالفضل احمد بن علی العسقلانی (ابن حجر)

شیخ شمس الدین سخادی القاہری

شیخ وجیہ الدین عبدالرحمٰن ابراہیم علوی

شیخ محمد افلح الیمنی

شیخ زین الدین عبدالرحیم بن الحسین العراقی

شیخ ابوالفتح محمد بن ابوبکر بن الحسین المراغی

شیخ سید ابراہیم التازی

شیخ احمد حجی الوہرانی

شیخ سعید بن محمد المقری

شیخ سعید بن ابراہیم الجزائری المعروف قدورہ

شیخ عبدالوہاب بن فتح اللہ بروجی
(یکے از فقرائے سید عبدالوہاب المتقی)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی

شیخ ابوالرضا بن اسمٰعیل دہلوی (نواسہ شیخ عبدالحق)

سید مبارک فخرالدین بلگرامی

سید طفیل محمد اترولوی

سید شاہ حمزہ بن سید آل محمد بلگرامی حسنی الواسطی

سید آل احمد اچھے میاں مارہروی

سید آل رسول احمدی مارہروی

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی

حضرت مفتی اعظم مولانا مصطفٰے رضا نوری

شیخ یحییٰ بن محمد شادی

شیخ عبداللہ بن سالم البصری۔ شیخ سید عمر

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

حضرت سید آل رسول احمدی مارہروی

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی

برہان ملت مفتی عبدالباقی برہان الحق جبل پوری

تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری بریلوی

سند حدیث مسلسل بالاولیت

حضور اکرم نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لے کر شیخ الشہاب ابوالفضل احمد بن حجر العسقلانی تک وہی سند ہے جو گزری، اس کے بعد سند یوں ہے:

حضرت شیخ ابوالفضل احمد بن حجر العسقلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت شیخ الاسلام اشرف زکریا بن محمد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت شیخ ابوالخیر بن عموس الرشیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت شیخ محمد بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت شیخ احمد بن محمد الدمیاطی المعروف ابن عبدالغنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مولانا احمد حسن الصوفی مرادآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد النوری مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مفتی اعظم مولانا مصطفےٰ رضا نوری قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عبدالباقی برہان الحق جبل پوری

تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری بریلوی مدظلہ العالی

سند فقہ حنفی

اس سند کی خوبی یہ ہے کہ اس سند کے تمام اساتذہ ومشائخ اور فقہا حنفی ہیں۔

النبی الکریم الامین علیہ الصلوۃ والتسلیم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ — حضرت الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوعبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ احمد بن حفص (الشہیر ابوحفص الکبیر)

شیخ عبداللہ بن ابی حفص البخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام ابوعبداللہ السبندمونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ ابوبکر محمد بن الفضل النجاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ القاضی بوعلی النسفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام شمس الائمہ الحلوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام فخر الاسلام البزودی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام برہان الدین (صاحب الہدایہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام عبدالستار بین محمد الکردری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

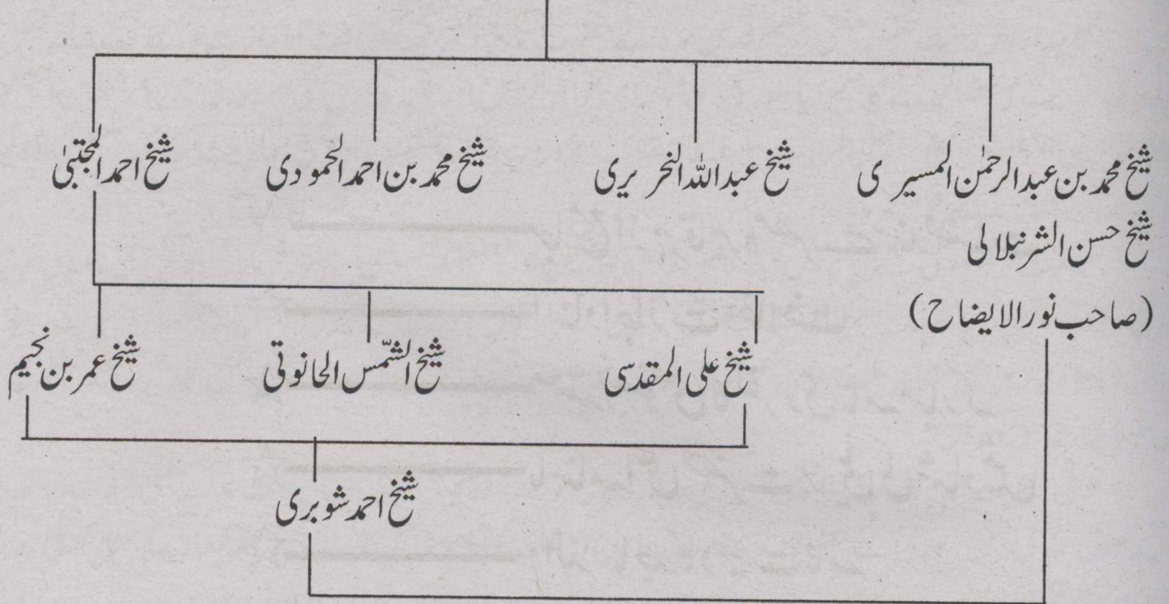
شیخ حلال الدین الکبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ عبدالعزیز البخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

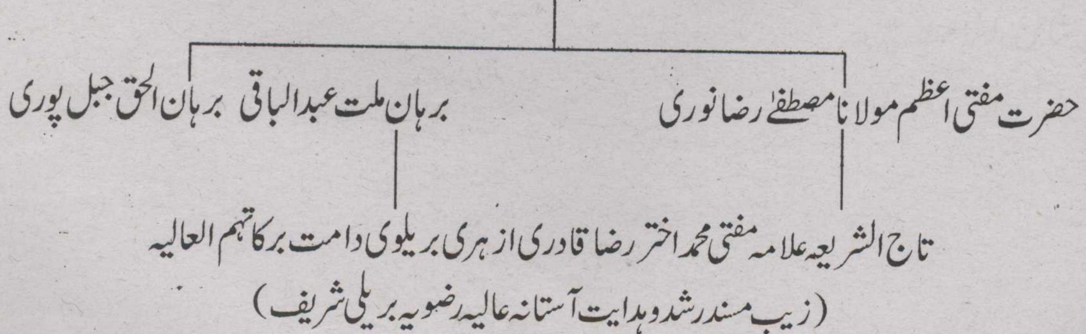
شیخ سید جلال الدین الخبازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ علاء الدین السیرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ السراج قاری الهدایہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
شیخ الکمال بن الہمام (صاحب فتح القدیر) رضی اللہ تعالیٰ عنہ
شیخ سری الدین عبدالبر بن الشخنۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
شیخ احمد بن یونس الشلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ



شیخ اسمٰعیل بن عبدالغنی النابلسی (صاحب شرح الدرر والغرر)
شیخ عبدالغنی بن اسمٰعیل بن عبدالغنی النابلسی (صاحب الحدیقۃ الندیہ)
شیخ اسمٰعیل بن عبداللہ الشہیر علی زادہ البخاری
شیخ عبدالقادر بن خلیل
شیخ یوسف بن محمد بن علاء الدین المزجاجی
شیخ محمد عابد الانصاری المدنی
شیخ جمال بن عبداللہ بن عمر مفتی مکہ
شیخ عبدالرحمٰن السراج بن شیخ عبداللہ السراج مفتی مکہ
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی



تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری بریلوی دامت برکاتہم العالیہ
(زیب مسند رشد وہدایت آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف)

باب دوم

نوادرات تاج الشریعہ

- ☆ ـــــــــ جامع ازہر قاہرہ مصر سے سند فضیلت
- ☆ ـــــــــ اسناد اجازت وخلافت
- ☆ ـــــــــ معتمد خصوصی کا تقرری نامہ مبارکہ
- ☆ ـــــــــ ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی کی شہادتیں
- ☆ ـــــــــ والد ماجد کا وصیت نامہ
- ☆ ـــــــــ علماء وشعرا کا اظہار تہنیت

حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری نے دار العلوم منظر اسلام میں اور اسلامیہ انٹر کالج بریلی سے تعلیم حاصل کر کے ۱۹۶۳ھ میں جامعہ ازہر یونیورسٹی قاہرہ مصر تشریف لے گئے، کامل طور پر تین سال رہ کر ۱۹۶۶ء/ ۱۳۸۶ھ میں جملہ علوم و فنون میں فراغت پائی، اور سند سے نوازے گئے۔ ۱۷/نومبر ۱۹۶۶ء/ ۱۳۸۶ھ کو اپنے شہر بریلی شریف میں بہار افز اگلشن ہوئے۔

تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم قدس سرہ نے حضرت تاج الشریعہ کو خلافت و اجازت دینے کے لئے محفل میلاد پاک کی تقریب منعقد کرنے کا حکم دیا، اور جید علماء کرام، عوام الناس اور طلبہ مدارس کی موجودگی میں ۸/شعبان المعظم ۱۳۸۱ھ/۱۵/جنوری ۱۹۶۲ء کو جمیع سلاسل طریقت سلسلہ عالیہ قادریہ، سہروردیہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور جمیع احادیث مبارکہ مسلسل بالاولیت کی اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا۔

نقاہت و کمزوری کے ایام میں اپنا قائم مقام و جانشین اور ''معتمد خصوصی'' مقرر فرمایا۔ اور تقرری نامہ کی تحریر لکھ کر شائع کرائی، جس پر صدر العلماء علامہ مفتی تحسین رضا خاں محدث بریلوی، احسن العلماء حضرت سید حسن میاں برکاتی مارہروی، مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمٰن عباسی اڑیسوی، شمس العلماء مفتی شمس الدین احمد جعفری وغیرہ کی تصدیقات موجود ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کے روحانی فرزند، اور تلمیذ وخلیفہ برہان ملت علامہ مفتی عبد الباقی محمد برہان الحق رضوی سلامی جبل پوری نے حضرت کو ۲۷/ربیع الاول ۱۴۰۲ھ/کو تمام سلاسل طریقت و جملہ احادیث مبارکہ کی اجازت و خلافت سے نوازا۔

والد ماجد مفسر اعظم ہند مولانا ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں نے عرس جامدی و جلسہ دستار بندی دار العلوم منظر اسلام کے موقع پر حضرت کو اپنا قائم مقام اور ''جانشین اعلیٰ حضرت'' کا اعلان کیا، اور جانشینی کا عمامہ باندھا اور عبا پہنائی۔ یہ ''اعلان ماہنامہ اعلیٰ حضرت'' کے دسمبر ۱۹۶۲ء/۱۳۸۲ھ کے شمارہ میں چھپا ہے۔ اس کے بعد مفسر اعظم ہند نے علیحدہ ایک وصیت نامہ لکھا جس میں حضرت کو دار العلوم منظر اسلام کا سرپرست، ماہنامہ اعلیٰ حضرت کا مالک اور خانقاہ عالیہ رضویہ کا متولی و جانشین بھی مقرر کیا۔ یہ وصیت نامہ ماہنامہ اعلیٰ حضرت کے ص ۲۸ و ۲۹ بابت اکتوبر ۱۹۶۵ء میں شائع ہوا ہے۔

والد ماجد کے انتقال پر حضرت کے دل کی عجیب کیفیت ہوگئی تھی جس کی عکاسی اور رنج و غم عربی و اردو نظم کے ذریعہ کیا جو ماہنامہ اعلیٰ حضرت بابت مئی ۱۹۶۳ء کے شمارہ میں طبع ہوئی تھی۔

بلبل ہند مفتی رجب علی قادری بانی مدرسہ عزیز العلوم نانپارہ ضلع بہرائچ، حضرت علامہ مفتی سید محمد عارف رضوی نانپاروی شیخ الحدیث دار العلوم منظر اسلام کے علاوہ مولانا نظام الدین زاہد القادری یار علوی، جناب ریاض الدین اشہر پیلی بھیتی، اور محمد رضا بنگش بریلوی نے حضرت کے جامعہ ازہر قاہرہ سے واپسی پر شعر و سخن کے ذریعہ استقبالیہ تہنیت پیش کی، اس کے عکوس بھی شامل اشاعت ہیں۔

(نموذج رقم ٣٠٧)



بسم الله الرحمن الرحيم

جامعة الأزهر

كلية أصول الدين. شعبة التفسير والحديث (باكستان)



شهادة

تشهد الكلية ان السيد / أختر رضا خان حصل على درجة

الاجازة العالية بتقدير جيد في دور مايو سنة ١٩٦٦

ومجموعه ٦٦٥ ستمائة وخمسة وستون من ٩٠٠ تسعمائة درجة

وتحررت هذه الشهادة بناء على طلبه لتقديمها الى

حررت بدون مسئولية الحكومة لدى أي انسان فيما يتعلق بما ورد بها وبحقوق الغير .

تحريرا في ــــ ١٣٨ هـ

٤/٦/١٩٦٦ م

عميد الكلية

١٩٦٦



(٨٤٩١-١٩٦٣-٥٠٠٠)



سند الاجازة

الله رب محمد صلى عليه وسلما ، وعلى ذويه الدائب الدهور وكرما

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم ـ الحمد لله العلي الاعلى ، وكفى ، والصلوة الابهى ، والسلام الاسنى الاوفى ، على عباده الذين اصطفى ، خصوصا على حبيبه سيدنا محمد ن المصطفى ، نبيه المجتبى ، رسوله المرتضى ، وعلى اله ومحبيه اولى بصدق والصفاء ، لاسيما الاربعة الحنفاء ، وعلى جميع التابعين وجميع ائمة الدين ، والاولياء العرفاء ، لاسيما الامام الاعظم ، والهمام الافخم ، ابى حنيفة ، كاشف الغمة ، امام ائمة الشريعة الغراء ، والغوث الاعظم ، الغياث الاكرم ، سيدنا ابى محمد محي الدين والملة البيضاء ، سيدنا الشيخ عبد القادر الجيلاني رضوان الله تعالى عليه ، وعلى جميع الصلحاء ، اهالى الوفاء ، ثم علينا الى يوم الجزاء ، اما بعد فقد التمس مني عزيزي المولوي [illegible] اجازة السلسلة العلية العالية القادرية البركاتية الرضوية المباركة واجازة الاوفاق والاعمال والاذكار والاشغال فاجزته على بركة الله تعالى ذي الجلال ، ثم على بركة رسوله الاعلى صاحب الجمال ، جل جلاله وعم نواله عليه الصلوة والتحية والثناء ، كما اجازني شيخي وسندي ، وكنزي وذخري ، ليومي وغدي ، حضرة نور العارفين ، قدوة الواصلين ، خاتم الكبراء ، مولنا الشاه ابو الحسين احمد نوري ميان صاحب ، شيخ الاسلام والمسلمين ، راس المحققين ، مجدد الملة والدين ، امام اهل السنة ، قامع الفتنة ، سيدي وسندي جناب الوالد الماجد الشيخ مولنا الشاه اعلحضرت احمد رضا خان رضي الله تعالى عنهما وامطر شآبيب الرحمة والرضوان عليهما ، واوصيته بحماية السنن السنية ، ونكاية الفتن الدنية ، واكتساب الحسنات واجتناب البدعات الغير المرضية ، بارك الله لنا وله ، وحقق املى وامله ، واصلح عملي وعمله امين امين ، برحمتك يا ارحم الراحمين ، قاله بفمه ، وامر برقمه ،

استانہ عالیہ رضویہ
سوداگران بریلی شریف

باہتمام ساجد جانی مہتمم دار العلوم منظر اسلام بریلی
مطبوعہ ناظم پریس رامپور

۷۸۶

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء وجمیع الانبیاء والمرسلین
وعلیٰ آلہ الطیبین وصحبہ الطاہرین اجمعین [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

الحمد لولیہ ثم الصلوٰۃ والسلام
علی نبیہ و علی آلہ وصحبہ التابعین
باداب اما بعد۔ عزیزم مولوی محمد اختر رضا خاں
قادری رضوی زید مجدہ السامی [illegible]
کو حضور مفتی اعظم ہند [illegible]
ہیں [illegible]
کہ [illegible]
دین وعلم [illegible]
وعلیٰ [illegible] فقیر [illegible]

[illegible]

۷۸۶

هو

الحمد لله رب العلمین والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء و اکرم الانبیاء والمرسلین

وعلی آله الطیبین و صحبه الطاهرین اجمعین وبارک وسلم امین برحمتک یا ارحم الراحمین

یہ احقر عباد [illegible] کو ختم [illegible] کر کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سنہ ۱۲۹۶

بسم الله الرحمن الرحيم

الله رب محمد صلى عليه وسلما

الحمد لله ربي الرحمن؛ في كل حين وآن؛ خالق الانس والجان؛ وسائر العالم؛ على ما انعم وعلم؛ والصلاة والسلام؛ على سيدنا محمد؛ النبي الامي؛ محبوب الرب ذي الجلال والاكرام؛ اما بعد فيسألني الشيخ العالم العامل؛ ذو الفضائل والفواضل؛ العزيز المفتي؛ محمد اختر رضا خان؛ ابن مفسر اعظم؛ علامه ابراهيم رضا خان؛ المعروف بجيلاني ميان عليه الرحمة والرضوان؛ زينه الله تعالى بعلمه وفضله المعنوي والصوري؛ اجازة ما وصل الي روايته عن مشايخي الكرام؛ وجدته على بركة الله تعالى؛ ثم على بركة رسوله الاعلى؛ جل جلاله؛ وصلى الله تعالى عليه وآله وصحبه اجمعين وبارك وسلم؛ بكل ما اجازني به سيدي وسندي؛ شيخي وكنزي وذخري؛ ليومي وغدي؛ حضرة مجدد المائة الحاضرة؛ مؤيد الملة الطاهرة؛ صاحب حجة القاهرة؛ والحجة الزاهرة؛ شيخ الاسلام والمسلمين؛ مولانا المولوي الشاه محمد احمد رضا خان رضي الله تعالى عنه وارضاه عنا من العلوم والكتب الدينية؛ والاحاديث النبوية؛ والفقهية؛ واصول الشرعية؛ واكرم الله على بنيابة العلوم؛ عن المحترم المقام؛ حضرة والدي الماجد؛ ذي الفضل والاكرام؛ مولانا المفتي عين الاسلام؛ الشاه محمد عبد السلام؛ القادري البركاتي الرضوي الجبلفوري عليه الرحمة والرضوان والسلاسل العلية؛ والاذكار؛ والاشغال؛ والاوفاق والاعمال؛ واوصيته بحماية السنن السنية ونكاية الفتن الدنية؛ واكتساب الحسنات؛ واجتناب البدعات الغير المرضية؛ بارك الله تعالى لي وله؛ وحقق املي وامله؛ واصلح عملي وعمله؛ بجاه حبيبه المصطفى المجتبى المرتضى المرتجى؛ صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وبارك وسلم.



الفقير ... الحق
كتبه
[illegible]
٢٧ ربيع [illegible]

اپیل شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند

برادران اہلسنت وجماعت سلام مسنون

الحمد للہ جان کر انتہائی خوشی ہوئی کہ اختر رضا سلمہٗ اور تحسین رضا سلمہٗ اس کام کے لیے اپنی تمام تر خدمات انجام دینے کو تیار ہیں واقعی مکتب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے تحفظ کے لیے ایسے ہی ذی علم معاملہ فہم حضرات کی ضرورت تھی وہ بفضلہ تعالیٰ پوری ہوگئی۔ امید واثق ہے کہ آپ حضرات کے تعاون سے یہ کام ان شاء اللہ تعالیٰ عرس اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ سے قبل ہو جائے گا تاکہ مہمانانِ عرس رضا کو آرام و راحت ملے گی۔ اللہ تعالیٰ اہل تعاون کو جزائے خیر دے۔ مجھے بہت مسرت ہوئی مولیٰ تعالیٰ ان سب اپنے دینی بھائیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اور کامیاب فرمائے۔ آمین۔ میں اجازت دیتا ہوں۔ باقی عبارت سمجھ میں نہیں آتی۔

دستخط حضرت قبلہ مصطفےٰ رضا قادری غفرلہٗ

ترسیل زر و خط و کتابت کا پتہ

اختر رضا خاں ازہری غفرلہٗ

کاخ رضا محلہ خواجہ قطب بریلی

فقیر اسکی تکمیل کے لیے چند احباب کی ایک کمیٹی مقرر کرتا ہے حضرت مولانا احسن میاں مارہرہ مقدسہ صدر، مولانا برہان الحق خلیفہ اعلیحضرت جبلپور صدر، محمد ریحان رضا سلمہٗ نائب صدر، حضرت مجاہد ملت نائب صدر، تحسین رضا سلمہٗ نائب صدر، اختر رضا ازہری سلمہٗ ناظم اعلیٰ، محمد منان رضا سلمہٗ نائب ناظم اعلیٰ، حبیب رضا سلمہٗ خازن، الو بھائی صفا کے بوٹ والے عاسب، مولانا سید محمد عارف نانپاروی نگراں، صوفی محمد اقبال نوری ناظم نشر و اشاعت، محمد افروز سلمہٗ نائب ناظم نشر و اشاعت، ممبر معاون انجم رضا سلمہٗ نعیم عزیزی عبد الہادی، عبد الحمید، حافظ احمد خلیل، مولانا احمد مقدم، رئیس میاں مٹھائی والے، ماسٹر شفیق احمد خاں، معتمد حضرت مفتی اعظم ہند مدظلہ العالی

میری اہلیہ و عزیز و اقربا نے مجھ سے کہا آپ کی علالت و کمزوری کے باعث لوگ اپنے مقصد برآوری و مطالب کے پیش نظر کیا کیا لکھواتے ہیں اور دستخط کراتے ہیں۔ اسلیے آپ دو معتمد مقرر فرمادیں۔ لہٰذا فقیر بمشورہ اہلیہ و عزیز و اقربا اپنا معتمد نواسہ حقیقی اختر رضا سلمہٗ ساکن خواجہ قطب بریلی و تحسین رضا سلمہٗ کو نامزد کرتا ہے اور فقیر اپنے یہ امور ان دونوں کے سپرد کرتا ہے۔ مجھے [illegible] دونوں پر یکجا یکہ یہ دونوں عالم دین و معاملہ فہم [illegible] ان دونوں کی [illegible]

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۶۴۷ - ہر انگریزی ماہ کی ۱۸ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔ تمام سنی جرائد سے زیادہ مقبول و کثیر الاشاعت

تار کا پتہ اعلیٰحضرت بریلی

ٹیلیفون نمبر ۶۱۲

۷۸۶ ۹۲

نحن عباد محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما

دار العلوم منظر اسلام کا مذہبی اصلاحی اور معاشرتی

ماہنامہ

اعلیٰحضرت

دسمبر ۱۹۶۲ء

رجب المرجب ۱۳۸۲ھ

طلوع ۱۳

قسم ۲





زیر سرپرستی حضرت مولانا محمد ابراہیم رضا خاں صاحب مفتی اعظم ہند مدظلہ



چندہ سالانہ (صہ ر)
فی کاپی — (۷ ر)

اڈیٹر :- ریحان رضا خاں

بیرونی ممالک کے لیے سالانہ چندہ — چھ روپے (۶ ر) - فی کاپی دس آنے (۱۰ ر)

ترسیل زر و خط و کتابت کا پتہ :- دفتر ماہنامہ اعلیٰحضرت - محلہ سوداگران - بریلی شریف

پاکستانی حضرات سالانہ چندہ مندرجہ ذیل پتہ پر جمع کر کے رسید دفتر ماہنامہ "اعلیٰحضرت" محلہ سوداگران بریلی روانہ فرمائیں۔
رسالہ اُن کے نام جاری کر دیا جائے گا۔ محمد شفیع صاحب سلطان منزل مقابل حبیب بینک رامپارٹ رو - کراچی
(۲) ماہنامہ "سالک" سیٹلائٹ ٹاؤن B/59 راولپنڈی - پاکستان۔

مولوی محمد ابراہیم رضا خاں پرنٹر و پبلشر و ریحان رضا خاں اڈیٹر نے ... پریس ... میں چھپوا کر دفتر اعلیٰحضرت محلہ سوداگران بریلی سے شائع کیا۔

کارجسٹرڈ عالم ہے۔ اور بھی ہیں جن کا ذکر موقعہ موقعہ سے آئیگا۔ غلام محمد سفیر مدرسہ ساتھ میں آئے تھے۔

عرس پوکھریرا میں شاندار مجمع ہوا تھا۔ مدرسہ رحمانیہ میں ۱۰۰ لڑکے ہیں جس میں ۳۵ کھانا کھاتے ہیں۔ خانقاہ رحمانیہ مدرسہ رحمانیہ شروع ہی سے خانقاہ رضوی اعلیٰ حضرت سے وابستہ ہیں۔ اس عرس کی برکت سے اس علاقہ میں شیخ نجدی کی کالی دال گلنے والی نہیں۔ یہاں پر حضرت حجۃ الاسلام سے لیکر محدث اعظم، شیر بیشہ سنت حضرت صدر الافاضل۔ بڑے بڑے علمائے اہل سنت آچکے ہیں۔ بڑی خوشی یہ دیکھکر ہوئی چمپارن میں اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما پہنچ گیا۔ چمپارن والے آئے تھے وہ خانقاہ رحمانیہ کے عقیدتمند ہیں وہ یہ درود اسم اعظم بڑی خوش الحانی سے پڑھ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ اہل سنت کا بول بالا کرے۔

نبیرۂ اعلیٰ حضرت کی علالت کی وجہ سے تبلیغ تقریر و جلسہ بند ہے جس سے بہت دینی نقصان ہو رہا ہے۔ اہل سنت کو مژدہ ہو کہ جامعہ اعلیٰ حضرت سے دو مبلغوں کی خدمات پیش کیجارہی ہیں یہ ہندوستان میں ہر جگہ دورہ کرینگے اور تقریریں کرینگے۔ غرباء اہل سنت مقرروں کے گرانقدر نذرانوں کی وجہ سے جلسہ کرانے سے معذور ہیں۔ اب نذرانہ کی کچھ ضرورت نہیں یہ مبلغ حاضر ہے دار العلوم کے خرچہ سے جائیگا۔ مگر دعوت کی ضرورت ہے اور اس بات کی ضرورت ہے آپ دار العلوم کو اس قابل بنا دیں کہ مبلغوں کا خرچہ تنخواہ الاؤنس کا بار اٹھا سکے اور ایسے سو مبلغوں کو ہر طرف تبلیغ کرنے کیلئے روانہ کرے۔ خصوصاً مدراس آسام، کشمیر، بنگلور، تو دین کا بڑا فائدہ ہو۔ اللہ رب محمد خوب راضی ہو۔ شیخ نجدی بہت روئے۔ پوکھریرا کے بعد باتھ میں بھی جلسہ ہوا۔ وہی تحریر لکھی گئی اور پڑھکر سنائی گئی۔ اور ملاقات کرنیوالوں کو اکثر وقت اسی تحریری تقریر تبلیغ سے واسطہ پڑتا تھا۔ الحمد للہ بہت اچھا اثر پڑا۔

اس نواح میں اور جلسے بھی ہوئے۔ یہاں بھی نبیرۂ اعلیٰ حضرت پہنچا جلسہ ہوا تحریری تقریر بھی ہوئی۔ مولوی عبد الواجد صاحب منظری بڑے خوش آواز مقرر ہیں۔ انکی تقریر بہت پسند آئی۔ اہل سنت اپنے عالموں مقرروں کو خوب پہچان لیں۔ ادارہ کیطرف سے اپیل کیجاتی ہے کہ اہلسنت اپنے جلسوں میں مولوی عبد الواجد کو دعوت دیں اور انکی تقریر سنیں۔ اُن کا پتہ یہ ہے۔ مولوی عبد الواجد صاحب موضع ایہاری مدرسہ علیم آباد پوسٹ اسٹیشن مکتول ضلع دربھنگہ۔

مولوی عبد الواجد بنارس میں دیوبندیوں کے مدرسہ میں پڑھتے تھے۔ بنارس میں مدرسہ حمیدیہ رضویہ کی طرف سے جلسہ ہوا تھا۔ اُس جلسہ میں نبیرۂ اعلیٰ حضرت سُنکر یہ اثر ہوا کہ بریلی آکر نبیرۂ اعلیٰ حضرت سے حدیث پڑھی۔ دیوبندیت پر تین حرف بھیجکر سنیت کا مبلغ بنگیا۔ بنارس کے اُس جلسہ میں جو وہابیوں کے مدرسہ کے نہایت متصل تھا حدیث کی کتابیں کھولکر حدیثیں پڑھکر سنائی گئیں۔ اس کا اثر ہوا جنتی پر۔ کہ راہ جنت پر جنتیوں کے ہمراہ ہو گیا وہ بھی اپنے مدرسہ میں بیٹھے ہوئے تھے سُن سُنکر مبہوت ہو رہے تھے کسی سُنی نے ان سے پوچھا۔ اب کہو کیا کہتے ہو؟ تو مرکز وہابیت کے مولویوں نے یہ جواب دیا۔ اب کچھ گنجائش نہیں۔

باتھ میں بھی جلسہ ہوا۔ کرٹہر میں بھی دو جلسے ہوئے یہاں سے کنگٹی دس میل جانا ہوا۔ وہاں پر بعد جلسہ ذکر بعد مغرب ہوا۔ اس جلسہ میں وہ تقریر مولوی عبد الواجد نے پڑھکر سنائی جو اس رسالہ میں شائع بھی ہو رہی ہے جس کا عنوان ہے "ذکر اللہ" مولوی عبد الواجد نے تقریر سنا کر موقعہ موقعہ سے ذکر کرایا۔ ذکر کا ذکر تقریر کی تقریر۔ نہایت لطف آیا۔ آپ بھی اس تقریر کو سنا کر ذکر کرائیں۔ بعد عشاء پھر جلسہ ہوا جسمیں مولوی برکت اللہ نے تقریر کی۔ ۹۔ اکتوبر کو بھی جلسہ ہونیوالا ہے۔ یہاں سے کھلہ ڈیہہ دیہ سیتامڑھی جانا ہوا وہاں بھی جلسہ ہوا۔ واپسی پر مظفر پور طبیعت خراب ہو گئی۔ قلب فترہ کرنے لگا۔ مظفر پور میں آتے جاتے ڈاکٹری معائنہ ہوا۔ بریلی پہنچنے پر بھی طبیعت خراب رہی خطرہ بہت زیادہ تھا علاج سے تدارک ہو گیا۔

عرس حامدی رضوی اپنی تاریخ مقررہ پر ہوا نہایت کامیاب۔ اشتہار عرس غلطی سے چھپ گیا تھا ۲۴ طلباء درجہ

حدیث کی دستار بندی۔ ۲۸ طلباء کی دستار بندی ہوئی۔ دو حفاظ کی بھی۔ یہ نام شائع ہو رہے ہیں۔

بوجہ علالت یہ توقع نہیں کہ اب زیادہ زندگی ہو۔ بنا بریں ضرورت تھی کہ دوسرا قائمقام ہو۔ لہذا اختر رضا سلمہ کو قائم مقام وجانشین اعلیٰحضرت بنادیا گیا۔ جانشینی کا عمامہ باندھا گیا اور عبا پہنائی گئی۔ یہ دستار اور عبا اور طلباء کی دستار وعبا اہل بنارس کیطرف سے ہوئی جس کیلئے ہم بھائی نذیر الدین صاحب حامدی کے ممنون ہیں۔ عرس اور جلسہ دستار فضیلت بخیر وخوبی انجام پذیر ہوا۔ کلکتہ، بنارس، کانپور، ہردوئی، بھیلواڑہ وغیرہ کے مقامات سے مخلصین نے شرکت کی۔ بہت بڑا اجتماع ہوا۔ اختر رضا سلمہ کی دستار بندی پر عوام نے مخلصانہ خیر مقدم کیا اور نعرے لگائے۔ اس موقعہ پر نبیرۂ اعلیٰحضرت کی تحریری تقریر مولوی رجب علی صاحب نانپاروی نے سنائی۔ یہ شائع بھی ہو رہی ہے۔ مولوی سلیمان صاحب صدر مدرس مدرسہ حمیدیہ رضویہ نے امتحان لیا اور مختصر وقت میں تقریر بھی کی۔ مفتی محمد حسین صاحب سنبھلی بھی شریک ہوئے۔ اس عرس کی خصوصیت یہ تھی کہ جنس کم تھی مگر برکت زیادہ تھی اعلیٰحضرت کا لنگر دو دن لگا رہا مگر کمی نہیں ہوئی۔ مخلصین ومحبین نے زیادہ تعاون کیا۔ اگر اسی طرح سے تعاون کریں تو سب کام ہوتے چلے جائیں گے۔ اب تعاون کرنا ہے مدرسہ کے ایک نئے سرپرست سے، رسالہ کے نئے نگراں سے، خانقاہ کے ایک نئے متولی سے۔ میں نے سید اعجاز حسین صاحب اور سید حمایت رسول صاحب کو اس کا مشیر مقرر کردیا ہے۔ یہ کام یوں ہوا کہ اگر رب تعالیٰ کی مشیت میرے متعلق کچھ اور ہے تو کاموں میں کوئی ابتری نہ پڑے کام یوں ہی جاری رہے۔ دیوکو اور دیو کے بندوں کو کوئی خوشی نہ ہو۔ جیسا کہ حضرت حشمت علی خان رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو اُن کے جانشین نے اُن کی جگہ پوری کردی۔ اور دیوبندیوں کا زخم ہرا رہا۔ بھرنے نہ پایا۔ اسی طرح سے نبیرۂ اعلیٰحضرت نے اُس غار کو جو لنگڑے دلوں میں تھا جسے اعلیٰحضرت فرماتے ہیں کہ

دو دھاری نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار سے ہے

کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

اور بھی چوڑا کردیا بھرنے نہیں دیا اسی طرح سے اختر رضا اسکو خوب چوڑا کرے۔ نمک پاشی کرتا رہے اور نبیرۂ اعلیٰحضرت قبر میں بھی اس پر مسکراتا رہے۔

اس موقعہ پر معاونین ومخلصین کا شکریہ مکرر ادا کیا جاتا ہے۔ خصوصًا ایک صاحب خیر کا۔ یہ ترقی غیر متوقع ہے جبکہ علالت کی وجہ سے توقع تھی کام کے برہم ہونے کی۔ تو رب تعالیٰ یہ دکھاتا ہے کہ گاڑی کتے کے بل پر نہیں چلتی تھی۔ اس ادارہ کا رسالہ کا خانقاہ رضویہ کا مربی رب محمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی کو یہ خیال نہ ہو کہ یہ کام درہم برہم ہو جائے گا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ مرنے والا آدام سے مرے کوئی فکر نہ کرے۔

رسالہ کی سرپرستی اور زیادہ کرنی چاہئے۔ اس کے مضامین علماء سنا رہے ہیں۔ طلباء مدارس عربی سنائیں۔ ناظرین ذرا جوش سے توسیع اشاعت میں کوشش فرمائیں۔ اپنی برادری اور تعلق کی جگہوں پر جاری کرائیں جیسا مولوی حمید الرحمٰن صاحب نے پوکھریرا میں کیا۔ ۳۰ اڈریس دئے۔ ایجنٹ حضرات اور زیادہ منگائیں۔ ۲۵ رسالہ کے ایجنٹ کو محصولڈاک معاف۔ اور طلباء مدارس عربی کو نصف قیمت پر چاہے وہ دیوبند کے ہوں۔ اور طلباء جو مساجد میں رسالہ سنائیں اُن کو وظیفہ دیا جائے گا۔ پانچ روپے ماہانہ تک۔ طلباء مدرسہ بریلی درخواست کریں۔ فارغ طلباء کو رسالہ مفت سال بھر کیلئے جاری کیا جاتا ہے۔

دعاء رجب ستائیسویں شب میں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمُشَاهَدَةِ اَسْرَارِ الْمُحِبِّیْنَ وَبِالْخَلْوَةِ الَّتِیْ حَقَّقْتَ بِهَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ حِیْنَ اَسْرَیْتَ بِهٖ لَیْلَةَ السَّابِعِ وَعِشْرِیْنَ اَنْ تَرْحَمَ قَلْبِیَ الْحَزِیْنَ وَتُجِیْبَ دَعْوَتِیْ یَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِیْنَ۔ بعد دو رکعت نماز بعد فاتحہ قل ہو اللہ۔ گیارہ بار۔ بعد نماز گیارہ مرتبہ درود شریف اسکے بعد گیارہ مرتبہ دعاء مذکورہ بالا۔ بعدہ دعا مراد۔ یا یہ دعا:۔

یَارَبِّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَكِفَایَةَ

وصیت

حضرت مولانا مفسر اعظم ہند علیہ الرحمۃ

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَا
نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَا

بعد حمد الٰہی اور صلوٰۃ وسلام رسولی کے گزارش ہے کہ میں علیل ہوں بہت زیادہ۔ اور باوجود علالت مسلسل کے میرا کام جاری ہے۔ زبان سے اب نہیں تو قلم سے — میری علالت روزافزوں ہے زندگی کا کوئی سہارا نہیں۔ کوئی حسرت دنیوی دل میں نہیں ہے۔ صرف یہی حسرت اگر جیتا رہتا تو نعت نبی کریم کرتا۔ اسرار نعت کے پردے اور اٹھاتا۔ بھیڑیوں کو اور للکارتا۔ یہاں تک کہ یہ بلوں میں جا گھستے۔ تو اے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑو! بھیڑیے تمہاری تاک میں ہیں۔ راعی کی آواز پر کان دھرو۔ راعی سے اُنس پکڑو جماعت میں رہو۔ جو جماعت کا عقیدہ وعمل ہے وہی تمہارا بھی ہو۔ الگ تھلگ نہ رہو ورنہ شیطان شیخ نجدی۔ دیو اُسے پکڑ لیگا جو جماعت بلکہ عقیدہ وعمل میں نہ رہا دور کو بھاگا حدیث کے الفاظ ہیں ایاکم ——— بچو بہت سی راہوں سے ایک راہ پر۔ صراط مستقیم پر جماعت کی راہ پر رہو۔ اسکا ترجمہ شیخ عبدالحق دہلوی نے لکھا ہے۔ راہ سلوک۔ راستہ چلا ہوا۔ راستہ چلا ہوا وہ ہوتا ہے جس پر چلا جا رہا ہے جس پر چلتے آئے ہیں۔ تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ راہ سلوک سے باہر نہ جاؤ۔ بس اسی کو سمجھ لیجئے کہ راہ سلوک کیا ہے۔ کون ہے جو سالک راہ سلوک ہے کون ہے غیر سالک راہ سلوک۔

اللہ بھی قرآن میں فرماتا ہے مَنْ یَّتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی۔ جو اپنا اتباع کرے مسلمانوں کے راستے سے الگ راستہ کا ہم پھیر دینگے اُسی طرف جدھر وہ پھر گیا۔ یعنی توفیق توبہ نہیں دینگے۔ سبیل مومنین مسلمانوں کا راستہ جس پر وہ چلتے رہے ہیں چلتے آئے ہیں۔ وہ عقیدہ وہ عمل جس پر اجماع امت ہو چکا ہے دین حق ہے اور اُسکے حق ہونے کی یہی دلیل ہے یہ آیت بتلاتی ہے وہ راہ سلوک ہے سبیل مومنین ہے وہ صراط مستقیم ہے وہی سنت ہے۔ سنت معنی طریقہ۔ راہ راستہ۔ تو جماعت جماعت جس سنت پر قائم ہے وہ ہوتی ہے سنت جماعت جماعت کی سنت مثلاً تراویح کی بیس رکعت کو صحابہ سے لیکر آجتک سنت مومنین ہے

اس کا مخالف، اس سنت سے اس راہ سے گم راہ ہے۔ تو فاتحہ عرس زیارت قبور، ندائے یا رسول اللہ، میلاد شریف، تعظیم کے لئے قیام، اولیاء اللہ سے مدد مانگنا راہ سلوک سلف ہے سبیل مومنین ہے، سنت جماعت ہے۔ جو اس راہ سے گم ہے وہ ہے گمراہ۔ تو زندگی کا کوئی اعتبار نہیں، خصوصاً علیل کی، خصوصاً میری، روزانہ ایسی صورت پیدا ہو جاتی ہے کہ اب نہیں۔ میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت کی وراثت کا وہ عصا اور کرسی اسکے سپرد کر دوں جو اس کا اہل ہو من حیث العلم والعمل۔ اور خود کو دیدار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں مہمات سے فارغ کر دوں۔ تو میں نے اس کیلئے اختر رضا کا انتخاب کر لیا ہے اور جو رہا ہے کاشانہ اور عصا اُنکے حوالے کر دیا ہے۔ ویسے مجھے مرنے کی آرزو نہیں ہے۔ آرزو ہے کہ اور رد وہابیت اور دیوبندیت کروں اور نعت نبی کریم کے جام کوثر پلاؤں اور خود پیوں۔ مگر مرنا برحق ہے۔ مجھے مرنے کا کوئی غم بھی نہیں کیونکہ مجھے امید واثق ہے کہ جب فرشتے قبر میں سوال کرینگے ما کنت تقول فی ھذا الرجل۔ تو کیا کہتا تھا اس مرد کے بارے میں (نبی کریم کے بارے میں) تو میری عید ہوگی۔ میری کیا ہر مومن کی عید ع کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارا تیرا۔ تو میں کھڑا ہو کر حسب عادت تعظیم کرونگا اور کہونگا۔ ؂

یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک — صلوٰۃ اللہ علیک

مومن کا مرنے میں آرام ہے جینے میں تکلیف ہے۔ میرا کوئی حال نہیں زندگی اور موت۔ مدرسہ، رسالہ، خدمت دین میں رکاوٹ نہ پڑے اور نہ اسے غیر معمولی سمجھا جائے۔ آنا جانا مرنا جینا لگا رہتا ہے یہ معمولی بات ہے۔ آج سے سمجھنا چاہیئے وہ علیل گوشہ نشین ہو گیا کام وہی جوش وخروش سے جاری رہنا چاہیئے۔ مدرسہ کی قربانگاہ پر میں ذبح ہوا۔ اب اپنی اولاد میں سے اول دوسرا قربانی کیلئے حاضر ہے۔ اللہ اسے قبول فرمائے۔ مدرسہ کا سرپرست اور اس..

ساتھ نکاح صحیح ہے اور کتابیہ کے علاوہ کسی اور کافرہ سے نکاح صحیح نہیں۔ بلکہ کافر مرتد کا نکاح کسی کافرہ کے ساتھ بھی صحیح نہیں۔ مسلمان کے جنازے کی نماز فرض ہے اور کافر کے جنازہ کی نماز حرام۔ مسلمان کے قبرستان میں مسلمان کو دفن کیا جائیگا۔ مسلمانوں کے قبرستان میں کافر کو دفن کرنا حرام ہے مسلمان کا وارث مسلمان ہی ہوگا۔ مسلمان کا وارث ہرگز کوئی کافر نہیں ہوگا۔ مسلمان کی بنائی ہوئی مسجد مسجد ہے اور کافر کی بنائی مسجد ہرگز مسجد نہیں۔ مسلمانوں کے قبرستان کھود کر مسجد بنانی حرام ہے اور کافروں کی قبریں کھود کر مسجد بنانا جائز ہے۔ مسلم اموات کیلئے دعائے مغفرت جائز اور کافر مردے کیلئے حرام بلکہ کفر ہے۔ مسلمان کو زکوٰۃ و فطرہ وغیرہ صدقات واجبہ دینا جائز اور صحیح۔ اور کافر کو دینا نہ جائز نہ صحیح۔ مسلمان سے خراج لینا ناجائز اور کافر سے خراج لینا جائز۔ مسلمان کو قاضی شرع بنانا جائز ہے اور کافر کو قاضی شرع بنانا ناجائز مسلمان کو سلام کرنا اور اسکے سلام کا جواب دینا جائز اور کافر کو سلام کرنا اور اسکے سلام کا جواب دینا بھی گناہ ہے لہذا کافر کو کافر ہی کہا جائیگا۔ قرآن کریم کا ارشاد (قل یاایھا الکفرون) (کافروں سے، تم کہو اے کافرو۔ اگر کوئی شخص کافر کو کافر نہ کہے تو لوگوں کو کیسے معلوم ہوگا کہ اسکے احکام مسلمانوں کے احکام سے جدا ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم.

(۲) حسام الحرمین بیشک مستند اور قابل عمل ہے حرمین طیبین زادھما اللہ شرفاً و تعظیماً کے اجلہ علماء کی تصدیقات سے مزین۔ ہے ہندوستان کے علمائے اہل سنت نے اس کی تصدیقات فرمائیں جو الصوارم الہندیہ میں شائع ہوئیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) اشرفعلی تھانوی، قاسم نانوتوی، خلیل احمد انبیٹھی ... والا خود کافر و مرتد ہے اسمٰعیل دہلوی کے کفریات لزومیہ ہیں۔ اور اس قسم کے کفر میں علمائے اہلسنت کا اختلاف ہے بعض نے مآل مقال ... کی طرف نظر کی اور حکم کفر فرمایا لیکن تحقیق یہ ہے کہ ... بدعت و بد مذہبی و ضلالت و گمراہی ہے۔۔

والعیاذ باللہ رب العلمین۔ علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شفا شریف میں فرماتے ہیں۔ من قال بالمآل لما یؤدیہ الیہ قولہ ویسوقہ الیہ مذھبہ کفرہ کانھم صرحوا عندہ بما ادی الیہ قولہ ومن لم یر اخذھم بمآل قولھم ولا الزمھم مذھبھم لم یر اکفارھم قال لانھم اذا وقفوا علی ھذا قالوا لا نقول بالمآل الذی الزمتموہ لنا ونعتقد نحن وانتم انہ کفر بل نقول ان قولنا لا یؤل اللہ علی ما اصلنا فعلی ھذین الماخذین اختلف الناس فی اکفار اھل التاویل والصواب ترک اکفارھم (انتھی ملخص) واللہ تعالیٰ اعلم۔

(مفتی سید محمد افضل حسین دار الافتاء منظر اسلام بریلی)

بقیہ مضمون صـ۳۰

"خانقاہ کا متولی اور جانشین اور رسالہ کا مالک ہیں اپنے بجائے اختر رضا کو نامزد کرتا ہوں۔ اللہ بطفیل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قبول فرمائے اور اُسے اعلیٰ حضرت کی حقیقی وراثت نصیب کرے۔ ایمان ایقان اور ولایت اور اجابت اور خدمت دین اور تاثیر قبول اور کفایت مہمات اور برکت مال عطا کرے۔ آمین۔

میں نے اُسے سپرد خدا کیا اور سید اعجاز حسین صاحب اور حمایت رسول صاحب کو اسوقت اُس کا مشیر مقرر کیا۔ میں اُن لوگوں کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں جنہوں نے اس عرس میں شرکت کی۔ اور خصوصاً اُن لوگوں کا جنہوں نے عرس کے لئے طویل سفر گوارا کیا۔

یہ دستار بندی اور عبا پوشی تکمیل تعلیم کی نہیں ہے۔ یہ تو جانشینی اعلیٰ حضرت کی ہے:۔

حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ کی آخری وصیت دوبارہ اُنکی رحلت کے بعد پھر قارئین کیجا رہی ہے کہ برادران اہلسنت اُنکی اس وصیت آخری کو یاد رکھیں کہ دنیا و آخرت کی بھلائی اور اللہ جل و علا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ان کے دشمنوں سے نفرت اور ان سے دور رہنے ہی میں ہے۔ اعلیحضرت قدس سرہ العزیز کے زمانہ حیات سے لیکر ابتک مسلمانان اہلسنت کو یہی تعلیم دی جاتی رہی ہے۔ اور انشاء المولیٰ یہی تعلیم دیجاتی رہے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۷۸۶/۹۲ نحمدہ و نصلی علیہ وسلم

آج جماعت اہل سنت حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے قائم مقام
اور جانشین کے انتخاب اور بعد کی ذمہ داری ہم نیچے دستخط کنندگان کو سپرد
کی گئی ہے
آپس میں تبادلہ خیال اور جانشین کے بابت سینے سے [illegible] ہم لوگ [illegible]
فیصلہ کن ہے اور [redacted] سجادہ نشین آستانہ رضویہ مہتمم دارالعلوم
منظر اسلام دائم و مستقل اور ولایت کا پیام [illegible] اکبر ہو [illegible] ہے حضرت [illegible]
ریحان رضا صاحب [illegible] ہیں اور حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ [illegible]
بھی خلافت اور ولایت دی ہے [illegible] بیعت و ارشاد کا سلسلہ جاری
رکھیں گے اور [illegible] کے [illegible] الصمد [illegible] اور الرحمٰن [illegible]
اپنے جد [illegible] حضرت حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ [illegible] نشین کی [illegible]
الام [illegible] رہے ہیں اور حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ [illegible]
[illegible] کو [illegible] سے [illegible] حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ
[illegible] اور [illegible] علیہ [illegible]
کے بعد [illegible] جو حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ [illegible]
اختر رضا [illegible] کی طرف منتقل ہو [illegible] بیعت و ارشاد
[illegible] حضرت [illegible] اپنے
رہیں گے اور [illegible] کی [illegible] جانشین [illegible]
تشریف رکھتے ہیں
دونوں حضرات [illegible] اور [illegible] اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ
عنہ [illegible] اور [illegible] بالمعروف و نہی عن المنکر اور
شریعت مطہرہ [illegible] یا [illegible] اعلیٰ حضرت کا [illegible] اختیار
[illegible] نہیں [illegible] اختیار [illegible]
حضرت مولانا [illegible] اللہ [illegible] علیہ الرحمۃ
حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ کی حیات طیبہ ہی سے [illegible] اسلام کے
[illegible] منصب پر [illegible] قائم رہیں گے اور [illegible]
[illegible] ان کے [illegible] رہیں گے [illegible]
اور [illegible] حضور مفتی اعظم ہند کے [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] بیعت و ارشاد کا سلسلہ جاری رکھیں گے

[illegible]
فقیر [illegible]
[illegible]
[illegible] غفرلہ [illegible]
[illegible] ۲۵ [illegible]

ضیائے اختر

مولانا اختر رضا خان صاحب ازہری

اور کچھ زیادہ اُمنڈ آتا ہے دل
کس کے غم میں ہائے تڑپاتا ہے دل

دل ترا ہرگز بہلنے کا نہیں
تو عبث بیمار بہلاتا ہے دل

ہائے دل کا آسرا ہی چل بسا
ٹکڑے ٹکڑے اب ہوا جاتا ہے دل

کون جانے راز محبوب و محب
کیوں لیا جاتا دیا جاتا ہے دل

اے تعالی اللہ شانِ اولیا
اُن کے استغنا پہ بل کھاتا ہے دل

جاں بحق تسلیم ہو جانا ترا
یاد کر کے میرا بھر آتا ہے دل

کھا چکا ہے بارہا کتنے فریب
پھر بھی دنیا پر مٹا جاتا ہے دل

تیرے پیچھے ہو گیا برباد میں
ہائے اب کیوں مجھ کو بہکاتا ہے دل

چھوڑ دے للہ غفلت چھوڑ دے
کیوں سوئے دوزخ لئے جاتا ہے دل

اپنے مولےٰ کو منا لے بدنصیب
ٹھوکریں در در کی کیوں کھاتا ہے دل

اپنے اختر پر عنایت کیجئے
میرے مولےٰ اُس کو بہکاتا ہے دل

تلوموني علی ذنب عظیم
بڑے گناہ پر تم مجھ کو ملامت کرتے تھے

ومن یات الذنوب فقد الاما
اور جو گناہ کرے گا مستحق ملامت ہوگا

ولطف اللہ اوسع ان یضیقا
اور اللہ کی مہربانی وسیع تر ہے اس سے کہ تنگ ہو

بمثلي فاسمعوا ودعوا الملاما
میرے مثل پر توبہ سنو اور ملامت چھوڑ دو

دعوني اسال الرحمٰن سؤلي
مجھے رحمت والے خدا سے بھیک مانگنے دو

واني واثق ان لا اضاما
اور میں بھروسہ رکھتا ہوں کہ وہ قہر نہ کریگا

فلي میثاق ربي ان یتوبا
کیونکہ میرے لئے میرے رب کا وعدہ ہے کہ وہ میری توبہ

علي وھو عن خلف تساما
قبول فرمائیگا اور وہ وعدہ خلافی سے پاک ہے

الٰھي فاغتفر لي ما مضی من
میرے معبود جو کچھ میرے سے

ذنوبي قبل ان القی حماما
گناہ ہوچکے مجھے موت سے ملنے کے پہلے معاف فرمادے

وللاخوان والاصحاب اما
اور میرے اور ساتھیوں کو (معاف فرما)

دعونا کا فادخلنا السلاما
ہم نے تجھ سے دعا کی تو ہم کو جنت میں داخل فرما

وجنبنا عذاب النار ربي
اور ہم کو جہنم کے عذاب سے دور کر دے اے میرے رب

فان عذابھا کان غراما
اس لئے کہ دوزخ کا عذاب سخت ہے

وابق المفتي الشیخ الجلیلا
اور مفتی شیخ جلیل کو ان کے

علی اعدائه دوما حساما
دشمنوں پر ہمیشہ تلوار بنائے رکھ

ومتعنا به دھرا طویلا
اور ان سے ہم کو طویل زمانہ تک فائدہ عطا فرما

وبارك فیه وارفعه مقاما
اور ان کی ذات میں برکت دے اور ان کا مقام بلند فرما

بجاہ المصطفیٰ من جاء فینا
شفیع کائنات کا صدقہ جو ہم میں تشریف لائے

رسولا ھادیا یجلو الظلاما
ایسے رسول ہادی ہو کر کہ اندھیری کو روشن فرماتے ہیں

ہدیاتِ تبریک و تہنیت

جناب مولانا محمد اختر رضا خان صاحب رضوی ازہری ابن حضرت مفسر اعظم ہند علیہ الرحمۃ کی جامعہ ازہر مصر سے کامیاب واپسی پر

(حضرت مولانا محمد رجب علی صاحب رضوی)

مرحبا آئی ریاضِ دھر میں فصلِ سمن
لہلہاتے ہیں بیاباں مسکراتے ہیں چمن

گلستانِ حامدی میں کس نئے گل کی ہے دید
تہنیت خوانی میں ہر سو بلبلیں ہیں نغمہ زن

آج کس مہوش نے چہرہ سے ہٹائی ہے نقاب
بزم کا ہر ایک گوشہ ہو رہا ہے ضو فگن

اخترِ برجِ ہدایت تیری طلعت کی قسم
کس طرح ہے دلنشیں صورت کا تیری بانکپن

تیرے سر سہرا رہا تحصیلِ علمِ دین کا
منبعِ صد نور ہے جس کی ہر اک نوری کرن

جامع ازہر سے فارغ ہو کے آیا ہند میں
لیکے آیا اپنے دامن میں ہزاروں علم و فن

تیرے چہرے سے عیاں ہے کیا جلالِ قادری
تیری آنکھوں سے ٹپکتی ہے مئے جامِ کہن

تیرے سر پہ سایۂ غوث الوریٰ دائم رہے
مفتیٔ اعظم کا دامن تجھ پہ ہو سایہ فگن

حضرت حامد رضا کی ہو دعا تیرے لئے
اعلیٰ حضرت کا ہو فیضِ خاص تجھ میں جلوہ زن

ہو نہ کیوں مسرور روحِ پاک جیلانی میاں
تو ہے ان کے باغ کا اک گل مجسم گلبدن

شاہ رحمانی میاں کی ہے دعا تیرے لئے
فیض تیرا ہو رساں از ہند تا روم و عدن

رنگِ خاص اعلیٰ حضرت سے بفضلِ کبریا!
نکھرے ہر ہر لمحہ تیری سنیت کا پیرہن

تیرے جدِّ محترم کے در کا سائل ہے رجب
اس پہ بھی کیجیے خدارا چشمِ الطاف و منن!

جناب مولانا سید محمد عارف صاحب رضوی نانپاروی مدرس دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف

چمن کا ہر گلِ رنگیں بہت مسرور و خنداں ہے
ہر اک غنچہ ردائے سرخ میں عشرت بداماں ہے

فضائے بزمِ جیلانی میاں کیونکر نہ ہو شاداں
کہ ان کے نورِ دل سے ان کی محفل میں چراغاں ہے

کھلا ہے کیوں درِ میخانہ ساقی بنا میکش
لبوں پر کس لئے تیرے مسرت آج رقصاں ہے

پلائی ہے مئے حبِ نبی جس نے زمانے کو
اسی کے لختِ دل کی دید کا منظر درخشاں ہے

جنابِ حضرتِ اختر رضا خان آ گئے واپس
گلستانِ رضا میں آج پھر نوری چراغاں ہے

گھٹا رحمت کی چھائی ہے چلو اے میکدے والو!
چمن میں حجۃ الاسلام کے جشنِ بہاراں ہے

مبارک حضرتِ اختر رضا کو علم کی دولت
گہرہائے رضا سے آج مملو جن کا داماں ہے

پھلے پھولے ہمیشہ مفتیٔ اعظم کا یہ گلشن
خداوندا! دلِ عارف کا بس اب یہ ہی ارماں

جناب نظام الدین خان صاحب زاہد القادری (بریلوی)

میرے بہار گلشن باغ رضا اختر رضا … تاجدار اہل ایماں باصفا اختر رضا
تیرے ماتھے پر ہے روشن جلوۂ علم و عمل … بزم جیلانی کی شمع پر ضیا اختر رضا
تم ہو باغ رضا اور شمع جیلانی میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہما … کس بلندی پر ہے تیرا مرتبہ اختر رضا
ہو گئے بندو! تمہیں تو ناز ہے ابلیس پر … اور ہمارا آگیا ہے اچھا پیشوا اختر رضا
میرے عالی زاد پر چشم کرم فرمائیے … چشم الطاف و کرم برایں گدا اختر رضا

میرے دل سے اب نکلتی ہے صدا آٹھ پہر
نائب خیر الوریٰ ہیں برملا اختر رضا

جناب اشہرؔ صاحب پیلی بھیتی

اسی مژدہ نے گلشن کی فضا میں لہر دوڑائی … کہ جیلانی میاں کے باغ میں تازہ بہار آئی
نسیم صبح کی صورت میاں اختر رضا آئے … تعالی اللہ گلشن کی یہ زیبائی و رعنائی
فراغت کی سند لے کر وہ آئے مصر سے دیکھو … یہ ایسی تھی خبر کہ سنیت میں جس سے جان آئی
مبارک ہو تمہیں باعافیت آنا وطن اختر! … بہی گاتی ہے اب پیہم ہمارے دل کی شہنائی
و خورشید شادمانی نے بڑھایا اس قدر دامن … سماتی ہی نہیں دل میں شگفتہ دل کی پہنائی

ق

کوئی کہہ دے یہ جیلانی میاں سے لو مبارک ہو … تمہارے بعد اختر نے نئی تابندگی پائی
وطن سے دور بھیجا تھا خدا حافظ جسے کہہ کر … اسی نور نظر کی شکل نورانی نظر آئی
وہ دولھا ہے براتی آج سارے اہل سنت ہیں … مگر کیوں آپ کی ہوتی نہیں ہے جلوہ فرمائی
خدا کے واسطے آجائیے مرقد سے اب باہر … نہ ممکن ضبط گریہ ہے نہ ہے تاب شکیبائی
ادھر تابندہ اختر ہیں ادھر روپوش جیلانی … نظر آتی ہے یوں اشہرؔ خوشی و غم کی یکجائی

ق

ترانہ کاروان اہل سنت کی زباں پر ہے … مبارک رہنما کی ذات بھی تشریف لے آئی
بنایا جن کو سجادہ نشیں خلد آشیاں نے خود … انہیں کی آج آمد پر نہ کیوں گائے یہ شہنائی
گلستان رضا میں یہ گل خنداں جو مہکا ہے … چمن کا رنگ نکھرا ہے فضا لیتی ہے انگڑائی
زمیں پر چاندنی محفل میں رونق نور کی بارش … شب ماہ مسرت میں فلک پر انجم آرائی
(یہ سب پڑھ کر یہ ہے جانتے ہیں سارا پروانہ) … ریاض الدین احمد بھی تمنا اگیر ہے اختر!
دماغ و قلب اشہرؔ بھی نظر آتا ہے سودائی … اختر میں انہیں تابش نظر آئی
چراغ قلب

بنگش بریلوی

سب رضویوں کے حامی و غمخوار آگئے … اور سارے سنیوں کے مددگار آگئے
سارے علوم جامعہ ازہر سمیٹ کر … بنگش بھرے پُرے مرے سرکار آگئے

باب سوم

نوادرات تاج الشریعہ

☆ ———— تحریک نسبندی کے خلاف فتویٰ

☆ ———— ظالم وجابر حکمراں کے سامنے اعلاء کلمۃ الحق

☆ ———— جراتمندانہ اقدام دین مصطفےٰ کی حفاظت

☆ ———— پہلی بار فتویٰ کی اصل کاپی کی اشاعت

۱۳۹۷ھ تا ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۷ھ تا ۱۹۷۹ء کا دور اسلامیان ہند کے لئے ایک بھیانک طوفانی دور تھا، ۱۹۷۵ء میں سابق وزیر اعظم اندرا گاندھی نے ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا تھا، تمام شہریوں کے بنیادی حقوق سلب کر لئے تھے، رقیبوں و سیاسی مخالفین کو ایک ایک کر کے قید و بند میں ڈالا جا رہا تھا۔ ''میسا'' جیسے جابر قانون کو نافذ العمل کر دیا گیا تھا، جیسا کہ آج کل '' ٹاڈا'' '' این، ایس، اے'' قانون کی شکل ہے۔ ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی پر کنٹرول حاصل کرنے کی غرض سے اندرا گاندھی اور اس کے بیٹے مسٹر سنجے گاندھی نے اعلان کر دیا کہ جس کے دو بچے ہیں اس کو نسبندی کرانا ضروری ہے، ورنہ جرمانہ یا سزائے قید دی جائیگی اور اگر ملازمت میں ہے تو برخواست کر دیا جائے گا۔ پولس و حکام جبراً نسبندی کرا رہے تھے، اسی اثنا میں نسبندی کے جواز و عدم جواز پر ملک میں بحث چھڑ گئی کہ یہ حکومت کا عمل شریعت اسلامیہ میں مداخلت رکھتا ہے کہ نہیں؟ ایک طرف دار العلوم دیوبند کے مہتمم قاری محمد طیب نے حکومت کے ڈر وخوف سے فتویٰ دے دیا کہ نسبندی کرانا جائز ہے۔ تو دوسری طرف عوام نے رضوی دار الافتاء بریلی سے رجوع کیا، ملک میں بھیانک کیفیت اور امت مسلمہ پر غیر اسلامی عمل کے دباؤ کو دیکھتے ہوئے جابر و ظالم حکمراں کے خلاف حضور مفتی اعظم قدس سرہ کے حکم پر حضرت تاج الشریعہ نے نسبندی کے حرام و ناجائز ہونے کا قرآن و حدیث کی روشنی میں فتویٰ صادر کیا۔ فتوی پر حضور مفتی اعظم نے تصدیق فرمائی اور ''رضوی دار الافتاء بریلی شریف'' کے دوسرے مفتیان عظام نے بھی تصدیقات کیں۔ فتویٰ کی نقلیں حکومت اور عوام تک پہنچا دی گئیں۔ فتویٰ کی اشاعت کے بعد مرکزی و ریاستی حکومتوں نے فتویٰ کی واپسی کے لئے بہت زور دباؤ ڈالا، ڈرایا و دھمکایا گیا۔ تعزیرات ہند کی آئی پی سی دھارا بتائی گئی۔ مگر حضرت نے اپنے موقف سے رجوع کرنے سے انکار کر دیا، اور نمائندگان حکومت سے صاف صاف لفظوں میں واضح کر دیا کہ یہ شرعی حکم قرآن و حدیث کی روشنی مین دیا گیا ہے، اس لئے کسی بھی صورت میں واپس نہیں لیا جائیگا چاہے، جو بھی نتائج سامنے آئیں۔ حضرت نے اندیشہ سود وزیاں سے بے پرواہ، و بے نیاز ہو کر جراتمندانہ اقدام سے دین مصطفےٰ کی حفاظت کا ذریعہ بن گئے، اس فتویٰ کیا اصل کاپی پیش کی جارہی ہے۔

فتویٰ کا عوام نے زبردست استقبال کیا، اور عمل آوری کے لئے ہر ممکن جد وجہد کی۔ اس کے نتیجہ میں حکومت کا ایمرجنسی دور زوال پزیر ہو گیا، حضرت مفتی اعظم نے مریدین وعقیدت مندوں سے فرمایا کہ اس حکومت کا تخت پلٹ جائیگا۔ بالکل ایسا ہی ہوا، آئندہ ہونے والے عام پارلیمانی الیکشن میں اندرا گاندھی کی کانگریس پارٹی ہار گئی اور جنتا پارٹی نے حکومت سازی کی۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی شان جن کے نقوش پا سرمائیہ حیات ہیں۔

کیا اسلام کے نزدیک نسبندی جائز ہے؟

نوٹ۔ یہ فتویٰ امیر جنسی کے عہد میں ماہ رمضان المبارک میں لکھا گیا تھا۔ بعض وجوہ کی بنا پر یہ فتویٰ نہ چھپا یا جا سکا۔ جسکا فقیر کو افسوس ہے۔ حالانکہ فقیر بعض احباب کو بہ غرض اشاعت دے چکا تھا۔ نفع عوام کی خاطر اسکی اشاعت کی جا رہی ہے۔ فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

الجواب۔

بعون الملک الوہاب۔ نسبندی شرعاً حرام ہے۔ اور یہ ایسی حرام بین ہے کہ جس کی حرمت میں عالم تو عالم کسی جاہل غبی کو بھی ادنیٰ شک نہیں۔ أوّلاً کون نہیں جانتا کہ بلا ضرورت شرعیہ ننگا ہونا حرام ہے اور بے حیائی کا کام ہے۔ اور اس امر کی قباحت نہ صرف اسلام ہی میں بلکہ دیگر مذاہب میں بھی ثابت و مقرر ہے۔ پھر اس پر آدمی کا دوسرے کے عضو غلیظ کو چھونا قباحت بالائے قباحت ہے۔ ثانیاً یہ تغییر خلق اللہ ہے اور تغییر خلق اللہ شرعاً حرام اور شیطانی کام ہے اور شیطان نے تحدی سے یہی کہا تھا کہ ولاٰمرنہم فلیبتکن اٰذان الانعام ولاٰمرنہم فلیغیرن خلق اللہ الآیۃ۔ یعنی میں لوگوں سے کہوں گا تو وہ چوپایوں کے کان کاٹیں گے۔ اور خدا کی بنائی ہوئی چیز کو بدل ڈالیں گے۔ اس آیہ کریمہ سے تغییر خلق اللہ کا ہر فرد ناجائز و ممنوع ہو گیا۔ مگر وہ جس پر شرعاً دلیل قائم ہو وہ اس دلیل شرعی سے جائز ہو گا۔ مثلاً ختنہ کرنا شرعاً مطلوب ہے لہٰذا نسبندی کو ختنہ پر قیاس کرنا جائز نہیں بایں وجہ کہ وہ دلیل شرعی سے جائز ہوا۔ ایسی ہی دلیل اسکے لیے مطلوب جو اس کو تغییر خلق اللہ کے عموم سے خاص کر کے نکال دے اور وہ یہاں مفقود ہے پھر یہ کہ ختنہ اصلاً تغییر خلق اللہ ہے ہی نہیں کہ جب وہ شرعاً مطلوب ہے تو معلوم ہوا کہ اس کھال کو رب العزۃ نے کٹنے ہی کے لیے پیدا فرمایا اور پھر اس کے کاٹنے میں فائدہ نظافت عضو ہے اور نظافت شرعاً و عرفاً محمود و مقصود ہے تو معلوم ہوا کہ تغییر خلق اللہ ایسے جزو بدن کو کاٹنا ہے جسکا شرع مطہر نے حکم نہ فرمایا ہو نہ اس کے کاٹنے میں فائدہ ہو نہ ضرورت کاٹنے کی شرعیہ ہو اور نسبندی کا یہی حال ہے کہ اس میں کوئی فائدہ نہیں۔ بلکہ قطع رگ سے ضرر ہے جو معلوم و محسوس ہے نہ شرع مطہر نے اس کا حکم دیا ہے نہ ضرورت شرعیہ ہے بالجملہ اسے ختنہ پر قیاس کرنا باطل یونہی یہ امر بھی اس کی دلیل جواز نہیں بن سکتا کہ فقہا نے عورت کو بہ ضرورت شرعیہ اپنے رحم کا منہ بند کرنے کی اجازت دے دی ہے اور وہ بھی بطور بحث فرمایا ہے جس سے ظاہر کہ مذہب حنفی کی اس باب میں کوئی روایت نہیں۔ بس بعض فقہا کی ایک بحث ہے تو اگر اسے اجازت مان لیں تو وہ بربنائے ضرورت ہے اور یہاں ضرورت نہیں۔ اور فقر و فاقہ کا خوف موہوم ہرگز ضرورت شرعیہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق الآیۃ فاقہ کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو بلکہ فقر حاضر بھی ضرورت شرعیہ اور وجہ جواز اس فعل کی نہیں بن سکتا۔ قال تعالیٰ لا تقتلوا اولادکم من املاق الآیۃ۔ فقر کی وجہ سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے زیادہ بچے جننے والی عورت سے شادی کرنے کا حکم دیا حدیث میں ہے تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم یوم القیامۃ۔ شوہر سے محبت کرنے والی زیادہ بچے جننے ..... والی سے نکاح کرو کہ میں کل تمہاری کثرت سے اگلی امتوں پر غالب آؤں۔ یہاں سے ظاہر ہوا کہ یہ مقصد شرع کے مخالف ہے پھر سد فم رحم بغیر دوسرے مرد کے سامنے ننگے ہوئے خود یا شوہر کے ذریعہ بھی ممکن۔ اور نسبندی بغیر ننگے ہوئے ناممکن ظاہر کہ اس پر بھی قیاس کرنا باطل ہے و لہٰذا محمود اور ازانجا کہ ضرورت شرعیہ وہ جسکے بغیر چارہ نہ ہوا اور جو بہ ضرورت مباح ہو گا اسی ضرورت کے مقدار مباح ہو گا اس سے آگے نہیں اشباہ و نظائر میں فرمایا وما ابیح للضرورۃ یتقدر بقدرہا اس کا مقتضی یہ ہے کہ سد فم رحم اسی صورت میں جائز ہو کہ عزل وغیرہ ادویہ فرزجہ کی تدبیر نہ بنے اور نیز یہ کہ اتنی ہی دیر تک اس کی اجازت ہو۔ جب تک ضرورت قائم ہو یہاں سے ظاہر کہ سد فم رحم وغیرہ تدابیر عارضی ہیں نہ کہ دوامی۔ اور نسبندی منع حمل کی دائمی تدبیر ہے اور ہماری شرع مطہر میں ایسی تدبیر کی ہرگز اجازت نہیں جسکا انجام تعقیم اور ہمیشہ کے لیے پیدائش نسل کا رک جانا ہو اسی لئے حدیث میں حضور انور صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا لا خصاء فی الاسلام اسلام میں خصی ہونا جائز نہیں۔ اس سے یہ سمجھنا کہ حدیث میں صرف خصیوں کو نکالنے سے ممانعت فرمائی گئی ہے قصور فہم ہو گا ہرگز ایسا نہیں بلکہ وہی ہے جو ہم نے کہا کہ تعقیم ہماری شریعت مطہرہ میں ممنوع و مذموم ہے اور یہ قباحت جس طرح خصی ہونے میں ہے اسی طرح نسبندی میں بھی موجود ہے تو نسبندی حرمت میں خصاء کی بلاشبہ نظیر ہے۔ اس پر یہ معارضہ کرنا کہ نسبندی خصاء نہیں کہ اس میں خصیے کاٹ دیئے جاتے ہیں اور اس میں ایسا نہیں ہوتا جہالت مجسمہ ہے کہ اس کا مدعی ہی کون ہے کہ یہ بعینہ خصاء ہے۔ مزید براں بعض ڈاکٹروں کے بیان سے معلوم ہوا کہ اس میں خصیے کے اندر کی رگوں کو کاٹ کر باندھ دیا جاتا ہے۔ تو یہ اس بنا پر خصاء ہے اس لئے کہ یہ باعتبار مصداق کے کل خصیے کو یا اس کے کسی جزو

کو کاٹنے میں تفاوت نہیں ہے خصۂ بریدن دونوں صورتوں پر صادق ہے یہ اور بات ہے کہ اس کا نام نسبندی خواہ کچھ اور رکھا جائے

اس فعل کو عزل پر قیاس کرنا محض باطل ہے۔ اولاً عزل اپنی منکوحہ سے جائز ہے اس میں شرعاً و عقلاً کوئی بے حیائی نہیں اور نسبندی

بے حیائی کا ارتکاب واللہ لا یأمر بالفحشاء۔ ثانیاً عزل بے ضرر ہے اور اس میں ضرر ہے تو اگر ضرورت بھی ہو تو جائز و بے ضرر طریقہ

موجود ہوتے ہوئے ایک حرام و مضر طریقے کی شرعاً اجازت نہیں ہوسکتی ثالثاً عزل عارضی تدبیر ہے اور یہ تعقیم ہے جو دائمی ہے اور یہ

حرام ہے۔ رابعاً عزل کو بھی حدیث میں ناپسند فرمایا گیا ہے۔ اور اس کے متعلق ارشاد ہوا ذلك الوأد الخفي یہ خفیہ طور پر اولاد

کشی ہے۔ گو اس میں ناپسندیدگی اس طریقہ مروجہ سے کم ہے تو جب عزل ہی کو شرع مطہر نے ناپسند فرمایا اور اسے ذلك الوأد

کہہ کر مقصد شرع جو نکاح کے ذریعہ افزائش نسل ہے اور اسی لئے شرع مطہر نے نکاح کی ترغیب فرمائی۔ اور اس سے بیزاری پر

سنائی کہ النکاح من سنتي فمن رغب عن سنتي فليس مني کہ نکاح میری سنت ہے تو جو میری سنت سے

اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں۔ اور اسی لئے عیسائیوں کی رہبانیت کو جو تجرد کی زندگی سے عبارت تھی۔ لا رهبانية في الاسلام

کہہ کر باطل فرمایا تو یہ عمل عزل کی اگر نظیر ہے تو ناپسندیدگی اور منافات مقصد شرع میں ہے بلکہ اس سے کئی گنا زائد ہے۔

یہاں ہم یہ بھی بتاتے چلیں کہ بعض کتابچوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ فقہا نے بضرورت ۱۲۰ دن کا حمل گرانے کی اجازت دی ہے تو یہ

بہتان ہے۔ فقہا نے بضرورت حمل گرانے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ ۱۲۰ دن کا نہ ہوا ہو اور بلا ضرورت شرعیہ یہ بھی نا جائز

فرمایا اور ۱۲۰ دن کی مدت کا حمل گرانے کو مطلقاً حرام فرمایا۔ اور یہ تصریح فرمائی کہ اس صورت میں عورت پر قتل ولد کا گناہ ہوگا

اور عورت پر دیت لازم آئے گی۔ در مختار میں منظومہ وھبانیہ سے ہے۔ ويكره ان تسقى لاسقاط حملها وجاز لعذر

حيث لا يتصور ان اسقطت ميتا ففي السقط غرة لوالده من عاقل الأمر تحضر۔ رد المحتار میں ہے۔ وفي الذخيرة

لو ارادت القاء الماء بعد وصوله الى الرحم قالوا ان مضت مدة ينفخ فيه الروح لا يباح

لها وقبله اختلف المشائخ فيه والنفخ مقدر بمائة وعشرين يوما بالحديث اھ قال في الخانية ولا اقول

بالحل اذ المحرم بيض الصيد لانه اصل الصيد فلما كان يؤاخذ بالجزاء فلا اقل من ان يلحقها اثم وهذا اذا

اسقطت بغير عذر اھ۔

بالجملہ نسبندی کی مذہب اسلام میں کوئی وجہ جواز نہیں دیگر طریقے شخصی طور پر بضرورت و بقدر ضرورت جائز

ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے رب کریم پر توکل کریں۔ کہ اس نے اپنے ذمہ کرم پر ہر جاندار کا رزق لیا ہے

اس فصل سے بچیں ہم حکومت ہند سے بھی کہیں گے۔ کہ وہ مسلمانوں کے مسئلہ شرعیہ کا احترام کرے اور انہیں مجبور نہ کرے

واللہ تعالیٰ اعلم وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وبارك وسلم۔

۶/۹/۷۶

فقیر محمد اختر رضا خاں
قادری غفرلہ

نسبندی کے جواز پر جو کچھ اساسی دلائل ہیں اس مختصر فتویٰ میں حضرت علامہ ازہری صاحب
نے انکا بہت ہی منقح جواب مرحمت فرمادیا۔ اور نسبندی کے عدم جواز پر جو کچھ ٹھوس دلیلیں تھیں
قائم کردی ہیں۔ فالحمد للہ علی ذلك ونفع اللہ بہ المومنین۔

واللہ تعالیٰ اعلم
کتبہ

الجواب صحیح وصواب والمجیب مصیب ومثاب
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی۔
دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی

الجواب الجواب واللہ تعالیٰ اعلم
محمد مصطفیٰ رضا خاں غفرلہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم
ریاض احمد سیوانی غفرلہ
دار الافتاء منظر اسلام

(...)

باب چہارم

نوادرات تاج الشریعہ

☆——— عربی اخبار الاتحاد والہدیٰ کی بکواس

☆——— البریلویہ کی زہر افشانی کا جواب

☆——— مخالفین اعلیٰ حضرت کا تعاقب

☆——— اہل سنت و جماعت کی ترجمانی ودفاع

☆——— دانشوران اہل عرب کے نظریہ کی تطہیر

حضرت تاج الشریعہ جس طرح سلیس اردو زبان میں مضامین و مقالات اور فتاویٰ تحریر فرماتے ہیں اس سے بھی کہیں زیادہ فصاحت و بلاغت اور شائستگی کے ساتھ عربی زبان و ادب میں لکھنے کا ملکہ رکھتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کی دو درجن سے زائد اردو تصانیف کی آپ نے عربی میں ترجمہ کیا، جو لبنان اور دبئ سے شائع ہو چکی ہیں۔ شیخ المحدثین حضرت علامہ امام محمد اسماعیل بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحیح بخاری شریف پر عربی میں حاشیہ لکھا، جس کو الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کی ''مجلس برکات'' نے شائع کیا ہے، عاشق رسول حضرت امام شرف الدین محمد بوصیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ''قصیدہ بردہ شریف'' کی عربی میں تشریح ۵۶۸ صفحات پر مشتمل تشریح و تفسیر لکھی، جس کو دمشق کے اشاعتی ادارہ دار النعمان نے ۲۰۱۳ء میں طبع کرایا، اس طرح عربی کے مذہبی ادب میں حضرت کے ہاتھوں لکھا ہوا ایک بڑا علمی و ادبی ذخیرہ موجود ہے جس سے اہل عرب، علماء و فضلاء فیضیاب ہو رہے ہیں۔

پاکستان کے مشہور زمانہ سلفی مبلغ مولوی احسان الٰہی ظہیر نے عرب دنیا بالخصوص سعودی عرب میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کے خلاف خوب تشہیر کی کہ اعلیٰ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے شاگرد تھے۔ اسلام میں ''بریلوی'' کے نام سے ایک نئے فرقہ کو جنم دیا، اور سامراجی طاقتور کے آلہ کار تھے وغیرہ وغیرہ۔ مولوی احسان الٰہی ظہیر کی ''البریلویہ'' نے عرب دنیا میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے تعلق سے شکوک و شبہات پیدا کر دیتے تھے، عربوں میں شبیہ کو بگاڑنے و مسخ کرنے میں کلیدی کردار ادا کر رہی تھی۔ اس ہیجانی کیفیت کو دیکھتے ہوئے حضرت تاج الشریعہ نے ''البریلویہ'' کا عربی میں ''مرآۃ النجدیہ'' کے نام سے مبسوط انداز میں فوراً جواب لکھ کر تعاقب کیا۔ اور تمام الزامات واتہامات کے دندان شکن جوابات دیئے۔ یہ یاد رہے کہ حیدر آباد سے شائع شدہ ''مرآۃ النجدیہ'' پر حضرت کا پیدائشی نام ''محمد اسماعیل'' لکھا ہے۔ کتاب پر علامہ مولانا محمد احمد مصباحی صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ مبارکپور نے تقدیم لکھی تھی، جو طبع نہیں ہو سکی ہے۔

متحدہ عرب امارات کا حکومتی ترجمان ''روز نامہ الاتحاد دبئ'' مشہور اخبار ہے، یہ اخبار جمعہ کو ''الھدیٰ'' کے عنوان سے خصوصی ضمیمہ شائع کرتا ہے، رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ کی اشاعت میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی اور ان کے عقیدت مندوں کے خلاف زہر آلود مضمون شائع کیا، جس کی اطلاع ملتے و مضمون کا مطالعہ کرتے ہی حضرت تاج الشریعہ بے چین و بیقرار ہو گئے کہ کس طرح سے بدنام کرنے کی سازشی تحریک چل رہی ہے، حضرت نے فوراً جواب تحریر کیا اور ''روز نامہ الاتحاد'' کے اڈیٹر و مالکان کو بھیجا۔ ساتھ ہی حکومتی سطح پر مضبوط و مربوط کاروائی کے لئے دستخطی و مراسلاتی مہم کی تحریک شروع کی، برصغیر کے علماء مشائخ اور مدارس کے ذمہ داران کو مراسلہ لکھ کر باخبر و بیدار کیا کہ عرب دنیا میں اہل سنت و جماعت کے خلاف کس طرح سے مکروہ پروپیگندہ کیا جا رہا ہے۔ قارئین آگے حضرت کے ہاتھوں لکھی تحریرات سے بخوبی اندازہ لگا لیں گے کہ حضرت تاج الشریعہ کی سوچ و فکر میں کتنی بلندی پائی جاتی ہے اور بین الاقوامی سطح پر کیا ہو رہا ہے، اس پر بھی کس طرح گہری نظر رکھتے ہیں۔

حضرت نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی عربی تصنیف الزلال الانقی (قلمی) عربی سے اردو ترجمہ کیا جس کو راقم السطور نے ادارہ سنی دنیا بریلی کے زیر اہتمام شائع کیا تھا، اس کے مسودہ کا ایک صفحہ اور المعتقد المنتقد پر حاشیہ و تشریح کا مسودہ بھی دیکھیں گے۔

مرآة النجدية

لشيخ الدين و السنة

العلامه اسماعيل الأزهرى



دار الافتاء المركزية

محله سودا گران بریلی شریف (یو - پی)

الطبعة الاولى

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده و نصلى و نسلم على رسوله الكريم و آله و صحبه الكرام أجمعين .

اللهم أرنا الحق حقا و ارزقنا اتباعه ، و ارنا الباطل باطلا و أرزقنا اجتنابه ـ

آمين بحرمة حبيك الأكرم عليه و على آله و أصحابه أفضل الصلوات و التسليمات .

الامام أحمد رضا القادرى البريلوى

و دسائس الوهابية فى الهند و العرب

و بعد فقد كانت فيما مضى عن قريب آلمت قلوبنا نحن معشر أهل السنة و الجماعة فى الهند و باكستان كلمة نشرتها مجلة « الهدى » الصادرة من « أبو ظبى » ملأى بأكاذيب و افتراءات علينا و على عالمنا القذ إمام أهل السنة و الشيخ المشهود له بالامامة و البراعة على ألسنة الأئمة الأعلام و القدوة الجهابذة الكرام ساداتنا فى الدارين علماء الحرمين الشريفين ، أعنى به الشيخ الأجل و العلامة الأهل سيدى و سندى جدى الامام أحمد رضا خان الفاضل البريلوى ـ نور الله تعالى مرقده ، و سبق أن رددنا عليها .

و ما أن عثرنا على جواب ما كتبناه حتى فاجأتنا كلمة أخرى مثلها مشحونة بالزور و البهتان، نشرت فى مجلة تصدرها « رابطة العالم الاسلامى » عنوانها « البريلوية بعد القاديانية » و إنا لنبرأ إلى الله تعالى مما جاء فى هذه الكلمة المؤلمة من الأكاذيب، والله على ما نقول وكيل، و هو حسبنا و نعم الوكيل، زعمت الكلمة ما يلى:

« منذ سنوات صدر قرار الحكومة الباكستانية باعتبار القاديانية طائفة خارجة عن الاسلام، و هى الملة التى كفرت بفريضة الجهاد، فاعتبرت مرزا غلام أحمد خاتم الأنبياء و الرسل زورا و بهتانا باطلا، و نحن اليوم فى حاجة إلى قرار آخر فى مستوى قرار القاديانية الكافرة قرار يدين البريلوية و يعتبرها ملة خارجة على الدين الاسلامى ».

و رداً على هذا ينبغى إعادة بعض ما قلنا فى كلمتنا[1] السالفة التى رددنا بها على ما ورد فى مجلة « الهدى » المذكورة آنفا قلنا فيها ما نصه:

و لا شك أن كل هذه الأكاذيب إنما تلقته المجلة من أناس من الهند (كذلك تلقت الرابطة المذكورة أكاذيب من رجل باكستانى - يسمى ظهير) تهمتهم الافتراء على أهل السنة و الجماعة و علمائها. لا سيما إمام أهل الاسلام مولانا العلام الشيخ أحمد رضا خان - أكرم الله تعالى مثواه الجنان.

و قد زعم قائل هذه الكلمة ما نصه « ظهرت فى البلاد بدعة جديدة من بدع الطوائف الخارجة عن الاسلام و المسلمين - و هى البريلوية ».

(١) يعنى به تاليفه « الحق المبين ».

۷۸۶
۹۲

مکرمی و محترمی۔ سلام مسنون۔ گزارش اور باعث تحریر یہ کہ ابوظبی سے الشرق نامی اخبار میں ایک مضمون شائع

ہوا جس میں لکھا گیا ہے کہ بریلوی یعنی بدعتی ہیں اور بریلوی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ کی خدمت میں اس کی فوٹو کاپی ارسال ہے۔ براہ کرم اس

کا جواب لکھ کر دبئی بھیجیں اور ذیل میں جو گئے ہیں پتے ارسال ہیں ان پتوں پر ضرور ڈالیں کہ اعلیحضرت علیہ الرحمہ سنی صحیح العقیدہ زبردست عالم

اور ان کے معتقدین سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہیں اور ہند و پاک اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں ان کی اکثریت ہے اور ہمیں مطالبہ کریں کہ مضمون کی

اشاعت پر پابندی لگائی جائے اور اخبارات میں معذرت چھاپی جائے۔ براہ کرم آپ حضرات اپنی خط و کتابت کی ایک کاپی مجھ کو بھی بھیج دیں۔ والسلام

نوٹ: الشرق، الاتحاد کا ضمیمہ ہے جو ہر جمعہ کو ابوظبی سے شائع ہوتا ہے

قادری غفرلہ
الازہری
فقیر محمد اختر رضا خاں
... الحرام ...

1- EDITOR OF DAILY AL_ITTEHAD NEWS PAPERS ESSA MOHD.
ABU DHABI U. A. E.

2- DAIRECTOR OF AUQAF DUBAI
SHAKHA ABDUL JABBAR MOHD. AL MAJID. P.O.B. 3135 DUBAI U.A.E

3- MUFTI SHAKHA AL JEELT AHAMAD AL MAKKI ASSAINT DIRECTOR OF
AUQAF DUBAI P.O. B. 3135 DUBAI U. A.E.

4- SHAKHA EESA MANEY ASSAINT DIRECTOR OF AUQAF DUBAI
P.O.B 3135 DUBAI U. A.E.

5- ASISTENT DIRECTOR OF LAND DEPOTENT DUBAI SHAKHA UMAR
UBAID AL MAJID DUBAI U. A. E.

6- MINUSTRY OF AUQAF
HIS EXCELLENCY MOHD HASSAN KHIZER JI
P.O.B :2272 ABU DHABI U. A. E.

7- CHEIF MEJESTOR OF U. A.E.
HIS EXCELLENCY SHEKHA AHMAD ABDUL AZIZ MUBARAK
P.O.B. 295 295 ABU DHABI U.A.E.

8- DAIRECTOR GENARAL OF DAILY AL ITTEHAD NEWS PAPERS
Mr. AHEMAD MANNAN ABU DHABI U. A.E.

9- HIS EXCELLENCY AMMESSEDOR OF UA.E
NEW DELHI

10- HIS EXCELLENCY COUNSALLET GENERAL OF U.A.E
COLABA BOMBAY .

---

11. SHAKHA AL EDRISI
ASSISTT. DIRECTOR OF AUQAF DUBAI
P.O.B. NO. 3135 DUBAI U.A.E.

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي ونسلم على رسوله الكريم وآله وصحبه الكرام أئمة الهدى وقدوة الدين القويم ومن تبعهم باحسان إلى يوم الدين صلاة وسلاما دائمين متلازمين بالوف التبجيل والتكريم وبعد فقد مر بنظري كلمة مؤلمة في مجلة الهدى الصادرة من أبو ظبي مليء بأكاذيب وافتراءات على أهل السنة وامام أهل السنة مولانا أحمد رضا خان قدس سره ولاشك أن كل هذه الأكاذيب انما تلقته المجلة من اناس من الهند همتهم الافتراء على أهل السنة والجماعة وعلماءها لاسيما امام أهل الاسلام شيخ المسلمين العلامة أحمد رضا خان أكرم الله مثواه في دار المقامة وقد زعم قائل هذه الكلمة مالفظه. ظهرت في البلاد بدعة جديدة من بدع الطوائف الخارجة عن الاسلام والمسلمين وهي البريلوية ورداً عليه اقول لنسبتنا أهل السنة والجماعة إلى البريلوية دون الديوبندية من أهل الهند والذي اتهمونا به من الخروج عن الاسلام والمسلمين هم أحق به وأجدر وأهله وهذه التهمة بهم ألصق ونحن بحمد الله عن هذه التهمة براء ولا نتخذ البريلوية ولا ملة جديدة غيرها انما ندين الملة السمحاء البيضاء التي ليلها كنهارها فلم نزل من أهل السنة وفي أهل السنة ومع أهل السنة عن بكرة أبينا والله على ما نقول وكيل غير أن الامام العلامة الحبر الفهامة الشيخ أحمد رضا خان البريلوي قام بنصر السنة ورد البدعة ونكد بأهل الأهواء لاسيما الديوبندية والقاديانية وله في الرد على القاديانية رسائل قيمة وهي السوء والعقاب على المسيح الكذاب وقهر الديان على مرتد بقاديان والجراز الدياني والصارم الرباني على اسراف القادياني وجزاء الله عدوه بابائه ختم النبوة فرماه أولئك الذين رد عليهم من أهل البدع خصوصاً الديوبندية بانتحال الملة الجديدة ولنسبوا من يعتقده إلى بلدة بريلي فقالوا البريلوية فصار البريلوية علما ولقبا على أهل السنة والجماعة وقبل أن أرد على قائل هذه الكلمة المؤسفة يقتضي أن آتي بدلائل ما ادعيت على من اتهمنا أهل السنة والجماعة بالخروج عن الاسلام أنهم هم الخارجون عن الدين والناكبون عن سبيل المسلمين لا نحن وانا به زعيم فها انا اسرد لك عبارات علماء الديوبندية التي تصرح بمعتقداتهم الزائغة. قال قاسم النانوتوي مؤسس مدرسة ديوبند قائلا في تحذير الناس بالأردوية ما لفظه "عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم وتأخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں" وهو القائل في نفس الكتاب

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے"
وهو الذي زعم في الكتاب المذكور ما نصه "بالفرض آپ کے زمانے میں کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے" يعني
إنما يتخيل العوام أن كونه صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين بمعنى أن زمنه صلى الله تعالى عليه وسلم بعد زمن الأنبياء السابقين
وأنه صلى الله تعالى عليه وسلم آخر النبيين لكنه جلي عند أهل الفهم أنه لا فضل في تقدم و تأخر الزمن أصلا ثم زعم ما ترجمته
بالعربية لو حدث بعده صلى الله تعالى عليه وسلم نبي جديد لم يخل ذلك بخاتميته فضلا أن لو فرض نبي آخر معاصر له في أرض غير أرضه
صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وسلم أو في نفس أرضه صلى الله تعالى عليه وسلم وادعى أيضا ما معناه بالعربية لو حدث في زمنه صلى الله تعالى
عليه وسلم نبي غيره في مكان ما تبقى خاتميته بحالها وهذا خليل أحمد الانبيتهي تلميذ المولوي رشيد أحمد الكنگوهي في
البراهين القاطعة زاعما ما نصه "شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو
رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے" وكتب قبله ما نصه "شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے" يعني أن هذه السعة في العلم ثبتت للشيطان
وملك الموت بالنص وأي نص قطعي في سعة علم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حتى ترد به النصوص جميعا وزعم قبل هذه العبارة
أن إثبات السعة في العلم لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم إن لم يكن شركا فأي نصيب فيه من الإيمان وهذا المولوي أشرف علي
التهانوي تبجح في حفظ الإيمان بما نصه "آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض
غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے"
يعني إن صح الحكم على ذات النبي المقدسة بعلم المغيبات كما يقول به زيد فالمسؤول عنه أنه ماذا أراد بهذا أبعض الغيوب أم
كلها فإن أراد البعض فأي خصوصية فيه لحضرة الرسالة فإن مثل هذا العلم بالغيب حاصل لزيد وعمرو بل لكل صبي ومجنون
بل لجميع الحيوانات والبهائم والآن استمع إلى ما سجل في مجلة الامداد الصادرة من تهانہ بھون بلد أشرف علي المذكور وهو
أن أحد المريدين لأشرف علي المذكور كتب إليه ما نصه "خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی
جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں لیکن
زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس
خیال کو دل سے دور کیا جائے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر
بھی یہ کہتا ہوں اللھم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں" اهـ ما نصه ملتقطا فكتب
إليه أشرف علي ما نصه "اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے" يقول حاكيا عن نفسه ما ترجمته بالعربية إلى آخر الخ في المنام

(٤) العلم للشيطان وعدم ثبوته للنبي صلى الله عليه وسلم ومنهم اسم فعلى التابني القائل ان صح الحكم على ذات النبي صلى الله عليه وسلم بعلم المغيبات كما يقول به زيد فالمسئول عنه أنه لماذا أراد بهذا البعض الغيوب أم كلها فأن أراد البعض فأي خصوصية فيه لحضرة الرسالة فان مثل هذا العلم بالغيب حاصل لزيد وعمرو بل لكل صبي ومجنون بل لجميع الحيوانات والبهائم وأنه ألف رسالة في الرد عليهم وابطال اقوالهم سماها المعتمد المستند ثم أطلعني على خلاصة من تلك الرسالة فيها بيان أقاويلهم المذكورة فقط والرد عليهم على سبيل الاختصار وطلب التقريظ والتصديق على ذلك فكتبنا له التقريظ والتصديق المطلوب وحاصل ما كتبنا أنه ان ثبت عن هؤلاء تلك المقالات الشنيعة فهم أهل كفر وضلال لأن جميع ذلك خارق لاجماع الأمة وأشرنا في ضمن ذلك إلى بعض الأدلة في ابطال اقاويلهم التي هي الغرض من غاية المأمول ومن المستظرف أن هذا الكتاب الناطق بكفر اولئك الطائفة المذكورة قد قام بطبعه هؤلاء الذين حكم بكفرهم هذا الكتاب المستطاب

(٥)

وهاحنن اولاء لنشرع فى الرد على المقال الذى ورد فى جريدة الهدى. فنقول : اما ما نمى اليهم من أنا نعتقد أن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ليس بشراً والعياذ بالله تعالى وسبحنه فنعلم عنا انهم لعيتقدون بأن الرسول ليس بشر افنقول ما يكون لنا أن نتكلم بهذا سبحنك هذا بهتان عظيم. الشيخ الامام احمد رضا خان وجميع علماء أهل السنة لاينكرون أن النبى صلى الله تعالى عليه وآله وسلم لبشر ونحن على آثارهم مقتدون فندين كما دانوا أنه صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وسلم لبشر لكن ليس لبشر امثلنا بل هو صلى الله تعالى عليه وسلم خير البشر بل خير البرية ونكفر من أنكر أنه صلى الله تعالى عليه وسلم لبشر. وهذا امامنا أهل السنة الشيخ العلامة أحمد رضا خان أعزه الله تعالى فى دار المقامة مصرحاً فى فتاواه بما ترجمته كما يلى. فقال ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ليس عبد الله فهو كافر مطلقاً ومن نفى عنه البشرية فهو كافر مطلقاً ايضا قال تعالى قل سبحن ربى هل كنت الا بشراً رسولا صدق الله العلى العظيم ومن قال ان الرسول صلى الله عليه وسلم صورته الظاهرية لبشرية و حقيقته الباطنية أفضل من البشرية الظاهرية فهو صادق فى قوله ومن قال انه صلى الله تعالى عليه وسلم لبشر وليس كالآخرين فهو صادق لكونه صلى الله تعالى عليه وسلم صفوة الله وخيرة خلقه من الناحية الروحانية ومن نفى عنه البشرية فهو كافر (الفتاوى الرضوية ج ٦ ص ٦٧) فبحمد الله سبحنه تعالى علم من بهتنا نحن وامامنا الشيخ العلامة أحمد رضا خان رحمه الله فسبحان الله بانكار لبشرية سيد البشر والجان صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ما اختلف الجديدان أفضل صلاة و أحسن سلام دائمين متلازمين إلى آخر الزمان ولايسوغ هذا البهتان ما قاله الامام أحمد رضا خان فى كنز الايمان أن قل انما انا لبشر مثلكم فى الصورة الظاهرية لأن الشيخ لم ينف البشرية عنه صلى الله تعالى عليه وسلم انما نفى المثلية الموهمة لمساواة غير النبى مع النبى صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وسلم فأفاد أن المثلية فى الآية راجعة إلى ظاهر البشرية فهو صلى الله تعالى عليه وسلم مثلنا فى الظاهر وليس كأمثالنا فى الحقيقة اذ قد أعطى خصائص وميزات بها امتاز عن جنس البشر والأنبياء كلهم من نوع البشر لظاهرهم وليسوا كالبشر فى الحقيقة ولئن كان هذا القول كفر فهل تجترئ هؤلاء الطائفة أن يكفروا القاضى العلامة الامام عياضا المالكى القائل فى الشفا عن الأنبياء

عليهم الصلاة والسلام "فظواهرهم وأجسادهم وبنيتهم متصفة بأوصاف البشر طارئ عليها ما يطرأ على البشر

من الأعراض والأسقام والموت والفناء وأرواحهم وبواطنهم متصفة بأعلى من أوصاف البشر متعلقة

بالملأ الأعلى متشبهة بصفات الملائكة سليمة من التغير والآفات لا يلحقها غالباً عجز البشرية ولا ضعف الإنسانية

إلى أن قال فجعلوا من جهة الأجسام والظواهر مع البشر ومن جهة البواطن والأرواح مع الملائكة كما قال صلى

الله تعالى عليه وسلم ولكن أخوة الإسلام لكن صاحبكم خليل الرحمن وكما قال تنام عيناي ولا ينام قلبي أم يتجاسرون

على أن يرموا بالكفر الإمام العلامة مولانا الشهاب أحمد الخفاجي المصري القائل في نسيم الرياض شرح شفاء

القاضي عياض والحاصل أن بواطنهم وقواهم الروحانية ملكية ولذا ترى مشارق الأرض ومغاربها

ولسمع أطيط السماء ولتشم رائحة جبريل عليه الصلاة والسلام إذا أراد النزول إليهم كما شم يعقوب عليه الصلاة

والسلام رائحة يوسف صلى الله تعالى عليه وسلم ولذا عرج به صلى الله تعالى عليه وسلم إلى السماء والذي قال في نفس

الكتاب تحت قول الشفاء حكاية عن النبي عليه السلام (لكن صاحبكم خليل الرحمن) وقال صاحبكم ولم يقل ولكني

وهو أخصر وأظهر إشارة إلى أن مناسبته لهم بحسب الظاهر وأنه بين أظهرهم لا بحسب الحقيقة وهو القائل تحت قول

الشفاء عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم تنام عيناي ولا ينام قلبي وهذا دليل على أن ظاهره صلى الله تعالى عليه وسلم

بشري وباطنه ملكي ولذا قالوا إن نومه عليه الصلاة والسلام لا ينقض وضوءه كما صرح به ولا يقاس عليه

غيره من الأمة كما توهم وتوضيه صلى الله تعالى عليه وسلم بعد نومه استحباباً أو تعليماً لغيره أو لعروض ما

يقتضيه اه ويتبجحون بتكفير المسلمين اجمعين لأن المسلمين مجمعون على أن الأنبياء عليهم الصلاة و

السلام كائنون مع البشر بحسب الظاهر خارجون عن جنس البشر بالسرائر وهذا الإمام الهمام القاضي

عياض والشهاب الخفاجي قد صرحا في الشفاء وشرحه بما نصه والنبي صلى الله عليه وسلم أي جنس النبي أو كل نبي وإن كان

من جنس البشر وتجوز على جبلته ما يجوز على البشر فقد قامت البراهين القاطعة وتمت كلمة الإجماع أي انعقد إجماع من

لعقد به واتفقوا عليه حتى كان كلامهم كلمة واحدة على خروجه عنهم أي خروج النبي عن جنس البشر غيره و

وتنزيهه عن كثير من الافات بهذا القدر، بان أن ما نمي اليهم عنا بهتان وأن ما قاله الشيخ الإمام

أحمد رضا خان في كنز الايمان ترجمة القرآن وما أثر عن نور العرفان وهو للمفتي أحمد يار خان لو نسبته الى الشيخ

أحمد رضا خان خطأ) بمعزل عن الكفر ولا مساس له بالكفر لبشرية النبي صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وسلم وأنه

صلى الله تعالى عليه وسلم مماثل للبشر بحسب جسده وبنيته ومفارق عن البشر لبشريته وهذا أجمعوا عليه

فالمكفرون لنا هم الجديرون بالكفر حيث خالفوا اجماع المسلمين فوقعوا فيما رمونا به من الكفر المبين وكانوا

أحق به وأهله وقدما قال امام أولئك الطائفة اسمعيل الدهلوي في تقوية الايمان من غير

تبجيل واعظام للأنبياء عليهم الصلاة والسلام انما هم لبشر وعباد عاجزون فرسخ في قلوبهم أن المماثلة في الآية

حقيقية لا بحسب الظاهر والبدن وأن قول امامهم هذا وقيعة في الأنبياء عليهم الصلاة وتنقص لهم

واتباع للكافرين الأولين الذين حكى عنهم القرآن المبين فقال عز من قائل وقال الذين كفروا إن

أنتم إلا لبشر مثلنا ثم انظر أيها القارئ أين هذا القول الذي صدر من امام هذه الطائفة من

الأدب الذي التزمه ساداتنا العلماء الأعلام في جانب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من حذف نحو راع وغيره

من الأخبار مما يوهم نقصا قال في نسيم الرياض شرح الحافظ ابن حجر عما يقع في الموالد من الوعاظ بين العوام من

ذكر الأنبياء عليهم الصلاة والسلام مما يخل بالتعظيم حتى يحصل لسامعه رقة وحزن كقولهم إن

المرضع لم تأخذه صلى الله عليه وسلم حتى أخذته حليمة شفقة عليه ويقولون انه كان يرعى غنما وينشدون في ذلك

يا تغنامه ساره أجيب لمن يرعى ؛ فيا حبذا راع فؤادي له يرعى - فأجاب بانه ينبغي أن يحذف

من الخبر ما يوهم نقصا وان لم يضره بل يجب ذلك انتهى - اما قول في نور العرفان وهكذا كان النبي صلى الله تعالى

عليه وسلم في الصورة الظاهرية بشر وفي الحقيقة نور فليس من الكفر في شئ بل نطق به القرآن فقال قد جاء كم من الله نور وكتاب مبين

صرّح المفسرون بأن المراد بقوله نور محمد صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وسلم وليت شعري ما يقول هؤلاء فيما ورد عن
النبي صلى الله تعالى عليه وسلم أنه قال كنت نبيا وان آدم لمنجدل في طينته رواه الترمذي دل الحديث على أن الحقيقة
المحمدية على صاحبها ألف ألف تحية وجدت قبل آدم أبي البشر. أكان سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم اذ ذاك بشرا أم شيئا
آخر غير البشر فان قالوا انه كان بشرا فهل سمعتم بابن وجد قبل ابيه والبشر كلهم بنو آدم على نبينا وعليه الصلاة والسلام
وان قالوا انه لم يكن بشرا اذ ذاك فكيف يجوز لهم التكفير على من يقول انه صلى الله تعالى عليه وسلم مماثل البشر بحسب الصورة الظاهرية
خارج عنهم بحقيقته القدسية وأي بدع في القول بأن تلك الحقيقة المحمدية نور وقد نطق به القرآن فتكفيرنا على هذا
تكفير على غير شئ وايمان ببعض الكتاب وكفر ببعضه كما هو جلي لا خفاء به. اما ما قيل علينا في هذه المقالة وهو كما يلي

ومن معتقدانهم أنه يجوز اطلاق كلمة الرب على الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم فهو بهتان ودعوى من غير برهان ومن
ادعى فعليه البيان والتعليل لما تقول علينا من تجويز اطلاق كلمة الرب على الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم بقوله فهم يعتقدون

أنه متصرف في الكون تعليل من غير دليل اذ ليس بلازم من اعتقادنا أن النبي صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وسلم متصرف
في الكون أن نقول انه يجوز اطلاق كلمة الرب على الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم فكيف يستدل عليه بمعتقدنا وكان عليه
أن يثبت ما قاله بتوقيف على وقوع كلمة الرب في كتبنا ولن يفعل ولو حرص وبذل جهده الى يوم القيامة
قل هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين. اما ما حكوا من معتقدنا أنه صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وسلم متصرف
في الكون فقد صدقوا فيه وليس في معتقدنا هذا ما يخرج عن الدين فتكفيرنا في هذا مجازفة قبيحة
وجرأة شديدة وافتراء على الشرع المبين كيف وقد أعطى الله تعالى وسبحانه احاد الناس ما شاء من التصرف
وجعل من الملائكة المدبرات امرا فقال سبحانه وتعالى والنازعات غرقا الى قوله فالمدبرات امرا قال الراغب

الأصفهاني في المفردات في غريب القرآن تحت قوله تعالى والنازعات غرقا قيل هي الملائكة "تنزع الأرواح من الأشباح"

(٣) اذكر لا إله إلا الله محمد رسول الله لكني اتلفظ باسمك مكان محمد رسول الله يريد أنه يقول (أشرفعلي رسول الله) أثناء ذلك
وقع في قلبي انك فرطت منك خطأ في ورد الكلمة ينبغي ورده على الوجه الصحيح بهذا القصد اذكر الكلمة ثانيا ولكن يجري على لساني
بلا صنع مني مكان اسم رسول الله صلى الله عليه وسلم اشرفعلي (اسم شيخه المذكور) وفي اليقظة لما انتبهت على الخطأ في الكلمة
أردت أن أدفع هذا الخيال حتى لا يقع خطأ مثل هذا (الذي مر) لبعد على هذا القصد جلست للجلوس ثم أصلي على
رسول الله صلى الله عليه وسلم مضطجعا على جنب اخر ومع ذلك أقول اللهم صل على سيدنا ونبينا ومولانا اشرفعلي واكال
أني يقظان ولا أحلم لكني مضطر مجبور لا أملك لساني هذا ملخص ما كتبه مريد أشرفعلي اليه ثم رد اشرفعلي على مريده
مسرورا فقال ما ترجمته الجواب كان في هذه الواقعة تسلية بأن الذي ترجع اليه متبع السنة بعونه تعالى أيها القارئ الاترى
كيف غض الطرف اشرفعلي من هذه العظائم التي مرت في كتاب مريده بل كيف سلاه ولم يطلب منه التوبة وتجديد
الايمان والتبري من هذا الكفر الصريح الذي تفوه به غير مرة وهو يقظان أفتمترى بعد هذا كله في أن أشرفعلي رضي
على مريده بكفره وغير خاف عليك ما أثر ذلك قبيل هذا من اشرفعلي لنفسه وغيره من العظائم ومما لا ينقضي منه العجب أن هذه
الطائفة بنقصها عن الدين صدقت لنرايانا أهل السنة والجماعة بالخروج رمت وعلينا افترت ما نحن عنه بفضل الله
تعالى بريئون واذ قد فرغنا عن بيان معتقداتهم فلا يفوتنا أن علماء الحرمين الشريفين زادهما الله تعالى شرفا وتعظيما
الذين كانوا في عصر الامام أحمد رضا خان قدس سره وقفوا على تلك المعتقدات السيئة فافتوا كما سألهم الامام
أحمد رضا خان بكفرهم بل وبكفر من شك في كفرهم وعذابهم وكل فتاوى هؤلاء الأجلة العلماء جمعت في مجموعة سميت
بحسام الحرمين ومن هؤلاء العلماء الاجلة الاعلام حضرة مولانا السيد أحمد آفندي البرزنجي مفتي المدينة المنورة مصنف غاية
المامول فقد قال في الكتاب المذكور ما نصه ثم بعد ذلك ورد الى المدينة المنورة رجل من علماء الهند يدعى أحمد رضا خان
فلما اجتمع بي أخبرني أولا بأن في الهند اناسا من أهل الكفر والضلال منهم غلام أحمد القادياني فانه يدعي مماثلة
المسيح والوحي اليه والنبوة ومنهم الفرقة المسماة بالأميرية والفرقة المسماة بالنذيرية والفرقة المسماة بالقاسمية يدعون
أنه لو فرض في زمنه صلى الله عليه وسلم بل لو حدث بعده نبي جديد لم يخل ذلك بخاتميته ومنهم الفرقة الوهابية الكذابية
اتباع رشيد أحمد الكنكوهي القائل بعدم تكفير من يقول بوقوع الكذب من الله تعالى بالفعل ومنهم رشيد أحمد الذي يدعي ثبوت

وقال تحت قوله تعالى فالمدبرات أمراً يعني "ملئكة موكلة بتدبير امور" وقال العلامة الإمام القاضي البيضاوي تحت الآية المذكورة ما نصه "هذه صفات ملئكة الموت إلى أن قال أو صفات النفوس الفاضلة حال المفارقة فانها تنزع عن الأبدان غرقاً أي نزعاً شديداً من اغراق النازع في القوس وتنشط إلى عالم الملكوت وتسبح فيها وتسبق إلى حظائر القدس فتصير لشرفها وقوتها من المدبرات" وعلى ما قال البيضاوي تكون الآية دلت على أن الله تبارك وتعالى جعل اولياءه من المدبرات أمراً وقال عز من قائل قل يتوفكم ملك الموت الذي وكل بكم وحكي عن آصف بن برخيا صاحب سليمان فقال عز وجل قال الذي عنده علم من الكتب انا آتيك به قبل أن يرتد اليك طرفك" واذا كان الله تعالى وسبحنه شرف من شرف من اولياءه بالاستخلاف فقال سبحنه وتعالى "هو الذي جعلكم خلائف في الأرض فصار اولياءه سبحنه وتعالى خلفاء لله القائمين بأمره عنه سبحنه وتعالى تشريفاً من الله سبحنه وتعالى لأولياءه الذين استخلفهم وذلك الخلافة هي النيابة عن الغير والقيام بأمره نيابة عنه قال الإمام الراغب الأصفهاني في المفردات يقال خلف فلان فلانا قام بالأمر عنه اما معه واما بعده قال تعالى (ولو نشاء لجعلنا منكم ملئكة في الأرض يخلفون) والخلافة النيابة عن الغير اما لغيبة المنوب عنه واما لموته واما لعجزه واما لتشريف المستخلف وعلى هذا الوجه الأخير استخلف الله أولياءه في الأرض قال تعالى هو الذي جعلكم خلائف في الأرض وهو الذي جعلكم خلائف الأرض إلخ واذا كان سبحنه وتعالى قد أعطى الشيطان قدرة على اضلال الانسان في كل مكان وهذا النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يقول إن الشيطان يجري من الانسان مجرى الدم فما ظنك لسيد المرسلين وامام الأنبياء الذي هو رحمة للعالمين فالعوالم به وجدت وله خلقت أ فيعجز عن التصرف في الكون ومن دونه من الأولياء والملئكة نطق القرآن بتصرفهم في الكون بل لا يشك أحد في تصرفات الشيطان في جميع العالم بالاضلال والاغواء مع أنهم شر البرية وأبغض الخليقة إلى الله سبحنه وتعالى أ فيعطي الله سبحنه وتعالى هؤلاء الملاعين ما يعطي من القدرة ويمنع خيرة خلقه وصفوته من رسله عليه وعليهم الصلاة والسلام ما لكم كيف تحكمون ام لكم كتاب فيه تدرسون ان لكم فيه لما تخيرون لعمري ان كان اثبات التصرف لأحد لعطاء الله سبحنه وتعالى كفراً مخرجاً عن الملة فهذا شيء لم يخل عنه القرآن بل القرآن به مشحون وقد تلونا عليكم ما تعلمون

(١٠) فبأي حديث بعده يؤمنون ولئن كفرنا كما يزعمون أفهم المؤمنون كلا بل هم الكافرون حيث كفروا بنصوص
القرآن وكفروا المسلمين بغير سلطان بمحض الظنون ولكن الوهابية قوم يجهلون هذا وقد صرح ابن القيم امام
هؤلاء المانعين لتصرف النبي المتهمين لمن قال به للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم وغيره من الأولياء بالكفر صرح بما
يلي "وتاثيرات النفوس بعضها في بعض أمر لا ينكره ذو حس سليم ولا عقل مستقيم ولا سيما عند تجردها نوع تجرد عن
العلائق والعوائق البدنية فان قواها تتضاعف وتتزايد بحسب ذلك ولا سيما عند مخالفة هواها وحملها
على الأخلاق العالية من العفة والشجاعة والعدل والسخاء وتجنبها سفساف الأخلاق ورذائلها وسافلها فان
تاثيرها في العالم يقوى جدا تاثيرا يعجز عنه البدن وأعراضه أن تنظر إلى حجر عظيم فتشقه أو حيوان كبير فتتلفه أو إلى نعمة
فتزيلها وهذا أمر قد شاهدته الأمم على اختلاف اجناسها واديانها ولم تزل الأمم تستعيذ من تاثير النفوس الفعالة والمستعين
ويحذر اثرها وقد جرب الناس من تاثير الأرواح بعضها في بعض عند تجردها في المنام بجانب القوى الحيوانية
وقد نبهنا على بعضها فيما مضى فعالم الأرواح عالم آخر أعظم من عالم الأبدان وأحكامه وآثاره أعجب من آثار الأبدان بل كل ما في العالم
من الآثار الانسانية فانما هي من تاثير النفوس بواسطة البدن" كتاب الروح لابن القيم ص٢٤٧ - انظروا كيف أثبت ابن القيم امام هؤلاء
الذين يستبعدون أن يكون سيد البشر سيدنا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم متصرفا في الكون بل يعدونه شركا مخرجا عن الدين و
أكفروا نحن المسلمين كيف اثبت تصرفات في الكون لأرواح آحاد البشر من غير تفريق بين مؤمن وكافر وصالح وفاجر فكان بجعل
هذا النص من ابن القيم برهانا لنا على ما ادعينا من قبل أن الله تعالى أعطى آحاد الناس ما شاء من التصرف فليكفروا ابن القيم
ليكفروا أنفسهم لأن الوهابية كلهم أجمعوا على امامة ابن القيم وقد صرح هو بهذا الشرك الجلي عند الوهابية فصار مشركا
صرح به واتخذته الوهابية اماما فهم إلا على أثره مشركون كذلك العذاب ولعذاب الآخرة أكبر لو كانوا يعلمون وأفاد
ابن القيم هذا أن نبينا صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وسلم متصرف بايصال الخير إلى الأمة جميعا قال ابن القيم "الخاصة الثانية
كثرة الصلاة فيه (أي الجمعة) على النبي صلى الله عليه وسلم وفي ليلته لقوله صلى الله عليه وسلم أكثروا من الصلاة علي يوم الجمعة وليلة الجمعة

سيد الأنام ويوم الجمعة سيد الأيام فللصلاة عليه في هذا اليوم مزية ليست لغيره مع حكمة أخرى وهي أن كل خير
نالته الأمة في الدنيا والآخرة فإنما نالته على يده فجمع الله لأمته بين خيري الدنيا والآخرة فأعظم كرامة تحصل لهم فإنما
تحصل يوم الجمعة فإن فيه بعثهم إلى منازلهم وقصورهم في الجنة وهو يوم المزيد لهم إذا دخلوا الجنة وهو عيد لهم ويوم فيه يسعفهم
الله بطلباتهم وحوائجهم ولا يرد سائلهم وهذا كله إنما عرفوه وحصل لهم بسببه وعلى يده فمن شكره وحمده وأداء القليل من حقه
صلى الله عليه وسلم أن يكثر من الصلاة عليه في هذا اليوم وليلته زاد المعاد ج ١ ص ١٧٣ وإذ قد صرح ابن القيم بما صرح فكيف
يستحل الوهابية تكفيرنا أهل السنة والجماعة فيما وافقنا فيه إمامهم ابن القيم ويتركون إمامهم فلا يكفرونه. أي شرع هذا أم
أي دين هذا. أفما ينطق به ابن القيم دين وما القول به أهل السنة مثله كفر عند هؤلاء الوهابية إن هذا إلا اختلاق
وسيعلم الذين ظلموا أي منقلب ينقلبون وهذا الإمام الأكبر عند الوهابية ابن تيمية شيخ ابن القيم مصرحا في الصارم
المسلول والفرقان بين أولياء الرحمن وأولياء الشيطان بما يلي ونص لفظ الفرقان ومن الإيمان به الإيمان بأنه الواسطة بين الله
وبين خلقه في تبليغ أمره ونهيه ووعده ووعيده وحلاله وحرامه فالحلال ما أحله الله ورسوله والحرام ما حرمه الله ورسوله
والدين ما شرعه الله ورسوله صلى الله عليه وسلم فمن اعتقد أن لأحد من الأولياء طريقا إلى الله من غير متابعة محمد صلى الله تعالى عليه وسلم
فهو كافر من أولياء الشيطان. أفاد ابن تيمية أن نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم متصرف في الكون بالنيابة عن الله تعالى
وسبحنه أمرا ونهيا ووعدا ووعيدا وتحليلا للشيء وتحريما الآخر وتشريعا وإيصالا للخلق إلى المولى سبحنه وتعالى. فهلا يكفر هؤلاء
الذين أكفرونا لاعتقادنا أن نبينا صلى الله عليه وسلم متصرف في الكون بعطاء الله سبحنه وتعالى فهلا يكفرون ابن تيمية
الذي صرح بمثل ما قلنا وإنه أشرك بزعمهم مبين وحيث صرح ابن تيمية هذا بما مضى لزمه أن يقر أن سيدنا محمدا صلى الله
تعالى عليه وسلم واسطة في النفع لمن أطاعه والنصرة لهم والضرر لمن عصاه وخذلانهم والهداية لمن اتبعه وأن كل خير ونعمة فمن
على يده صلى الله عليه وسلم لكنه خبط خبطا وناقض نفسه فيما أسلف فقال وأما خلق الله تعالى للخلق ورزقه إياهم وإجابته لدعائهم وه

(١٢) لقلوبهم ونصرتهم على أعداءهم وغير ذلك من جلب المنافع ودفع المضار فهل الله وحده يفعله بما يشاء من الاسباب لا يدخل في مثل هذا وساطة الرسل" وهذا القول من ابن تيمية وان نفى به ابن تيمية ما أثبته الله تعالى لآحاد الناس فضلا عن الرسل عليهم الصلاة والسلام قال تعالى "ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لهدمت صوامع وبيع" الآية فهو حجة على هؤلاء الوهابية المكفرين لنا على غير شيء سوى اعتقادنا أن نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم متصرف في الكون حيث اثبت ابن تيمية تصرفات للشيء لاسباب شتى منها الخلق اذ هو القائل فيما اسلفنا "يفعله بما يشاء من الاسباب" ونحن لم نثبت الخلق للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم ولا لغيره من الخلق كيف والخلق صفة ازلية تفرد بها الخالق سبحنه وتعالى القائل "هل من خالق غير الله" الآية فليلتفت ابن تيمية ان كانوا موحدين حقا ولله الحجة البالغة وله الحمد وصرح ايضا ابن تيمية بما نصه "ومن الكرامات التي يكرم الله بها أولياءه المتقين وخيار أولياء الله كراماتهم لحجة في الدين أو لحاجة بالمسلمين كما كانت معجزات نبيهم كذلك وكرامات اولياء الله انما حصلت ببركة اتباع رسوله صلى الله عليه وسلم فهي في الحقيقة تدخل في معجزات الرسول صلى الله عليه وسلم مثل انشقاق القمر وتسبيح الحصا في كفه واتيان الشجر اليه وحنين الجذع اليه واخباره ليلة المعراج بصفة بيت المقدس واخباره بما كان وما يكون واتيانه بالكتاب العزيز وتكثير الطعام والشراب مرات كثيرة كما أشبع في الخندق العسكر من قدر طعام وهو لم ينقص وروى العسكر في غزوة خيبر من مزادة ماء ولم تنقص وملأ أوعية العسكر عام تبوك من طعام قليل ولم ينقص وهم نحو ثلثين الفا ونبع الماء من بين أصابعه مرات متعددة حتى كفى الناس الذين كانوا معه كما كانوا في غزوة الحديبية نحو الف وأربعمائة أو خمسمائة ورده لعين قتادة حين سالت على خده فرجعت أحسن عينيه ولما أرسل محمد بن مسلمة لقتل كعب بن الأشرف فوقع وانكسرت رجله فمسحها فبرئت وأطعم من شواء مائة وثلثين رجلا كلا منهم حز له قطعة وجعل منها قطعتين فأكلوا منها جميعهم ثم فضل فضلة ودين عبد الله أبي جابر لليهودي وهو ثلثون وسقا قال جابر فأمر صاحب الدين أن يأخذ التمر جميعه بالذي

(١٣) كان له فلم يقبل فمشى فيهما رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال لجابر جدّ له فوفاه الثلثين وسقا

فضل سبعة عشر وسقا ومثل هذا الكثير قد جمعت نحو ألف معجزة" الفرقان ص٦٥ و ص٦٦ انظروا أيها

الوهابية كيف سرد اما مسلم ابن تيمية من تصرفات سيدنا محمد المتصرف في الكون باذن بارئ

الكون الشيء الكثير وجاء بالعجب العجاب وكيف ملك الحق لمحبته وبهر فؤاده حتى اثبت لسيدنا محمد صلى الله

تعالى عليه وآله وسلم ما لفاه عنه لفواه فيما مضى لا يدخل في مثل هذه او ساطة الرسل وكذلك الحق يعلو

ولا يعلى ثم سرد ابن تيمية كرامات كثيرة لأولياء الله تعالى في نحو ثلث صفحات تتعلق بجلب المنفعة ودفع المضرة

وابراء المرضى واحياء الميت واستجابة الدعاء والنصرة على الأعداء ومعلوم أن الكرامة من جنس المعجزة كما

صرح به العلماء وقد أقر ابن تيمية نفسه هنا بهذا حيث قال فيما مضى وكرامات الأولياء انما

حصلت لهم ببركة اتباع رسوله صلى الله عليه وسلم فهي في الحقيقة تدخل في معجزات الرسول صلى الله عليه وسلم و

اذ قد أقر ابن تيمية أن كرامات الأولياء معجزات الرسول عليه الصلاة والسلام فقد افاد ابن تيمية

لا محالة أنه صلى الله عليه وسلم لا يزال متصرفا الآن الأولياء موجودون وكراماتهم جارية

فكيف يدعي أنه لا يدخل في مثل هذه او ساطة الرسل وهل هذا الا نفي لمعجزات الأنبياء التي جاءت

في القرآن والسنة كما ثبت لسيدنا عيسى عليه الصلاة والسلام أنه يخلق من الطين كهيئة الطير فينفخ فيه

فيكون طيرا باذن الله ويبرئ الأكمه والأبرص ويحيي الموتى باذن الله وكما وقع لسيدنا موسى عليه الصلاة

والسلام من فلق البحر وانه ضرب الحجر لعصاه فانبجست منه اثنتا عشرة عينا وأنه دعا الله تعالى بكشف

الرجز عن فرعون ومن تبعه فانكشف وانزال المن والسلوى بدعاء موسى وانزال مائدة من السماء بدعاء

عيسى على نبينا وعليهما الصلاة والسلام الى غير ذلك مما لا يحصى كثرة وكيف نفى عن الرسل صلى الله تعالى على

سيدنا محمد وعليهم وسلم الوساطة في الهداية وهذا القرآن يقول لسيدنا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم

١٤) وإنك لتهدي إلى صراط مستقيم وقال عن الأنبياء عليهم الصلاة والسلام أئمة يهدون بأمرنا
وهكذا ادين ابن تيمية يثبت وينفي ويهدم ويبني ثم تراه هنا أثبت لسيدنا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم ما
من المعجزات بعد ما قال ما أسلفناه من المقال الذي يؤدي إلى نفي المعجزات وتراه أقر للأولياء بما تواتر
أثره من كرامات لهم ما أثر وهو نفسه راح في صدر الكتاب ينفي حديث السبعة الذي رواه أبو نعيم
في الحلية ويدعي أنه كذب باتفاق أهل العلم ويرمي كل حديث يروى في عدة الأولياء والأبدال والنقباء
والنجباء والأوتاد والأقطاب ثم بنفسه يقر أنه لم ينطق السلف بشيء من هذه الألفاظ سوى الأبدال و
روي فيهم حديث أنهم أربعون رجلاً وأنهم بالشام وهو في المسند من حديث علي كرم الله وجهه ثم يطعن
فيه بما لا يصح أن يكون مطعناً وهذا النص في الفرقان ص٩ وقد روي أنه كان بها غلام للمغيرة بن شعبة
أن النبي صلى الله عليه وسلم قال هذا واحد من السبعة وهذا الحديث كذب باتفاق أهل العلم
ان كان قد رواه أبو نعيم في الحلية وكذا كل حديث يروى في عدة الأولياء والأبدال والنقباء
والنجباء والأوتاد والأقطاب مثل اربعة أو سبعة أو اثنا عشر أو اربعين أو سبعين أو ثلثمائة أو
ثلاثمائة وثلث عشر أو القطب الواحد فليس في ذلك شيء صحيح عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ولم ينطق السلف
بشيء من هذه الألفاظ إلا بلفظ الأبدال وروي فيهم حديث أنهم اربعون رجلاً وأنهم بالشام وهو في
المسند من حديث علي كرم الله وجهه وهو حديث منقطع ليس بثابت ومعلوم أن علياً ومن معه من الصحابة
كانوا أفضل من معاوية ومن معه بالشام فلا يكون أفضل الناس في عسكر معاوية دون عسكر علي أقول اما
في الحديث الذي رواه أبو نعيم في الحلية هذا الحديث كذب باتفاق اهل العلم فليس بصحيح وليس الأمر
كما قال بل تلقاه العلماء بالقبول فهذا الإمام أحمد ابن حنبل يستشهد لبشر بن الحارث أنه رابع سبعة من
الأبدال قال الزرقاني في شرحه على المواهب اللدنية عن ابن عساكر أن ابن المثنى سأل أحمد بن حنبل ما تقول في بشر بن ا

قال رابع سبعة من الأبدال وقال الحريري جلت في الملكوت فرأيت ابا مدين معلقا بساق العرش رجل اشقر ازرق العين
فقلت له ما علومك وما مقامك قال علومي أحد وسبعون علما ومقامي رابع الخلفاء ورأس الأبدال السبعة قلت فالشاذلي
قال ذاك بحر لا يحاط به وجاء في المواهب اللدنية والزرقاني ما لفظه وفي تاريخ بغداد للخطيب وتاريخ الشام لابن عساكر
كلاهما عن الكتاني بالفتح والفوقية نسبة إلى الكتان وعمله الامام المحدث المتقن أبي محمد عبد العزيز بن أحمد بن محمد بن علي التميمي
الصوفي محدث دمشق ومفيدها سمع الكثير وألف وجمع قال الذهبي ويحتمل أن يوصف بالحفظ في زمنه ولو وجد في زماننا
لعد في الحفاظ وقال ابن الأثير حافظ كبير متقن روى عن تمام بن محمد وغيره وعنه الخطيب وابن ماكولا وغيرهما مات سنة تسع
وثمانين وثلثمائة الزرقاني على المواهب صفحه جزء ٥) قال النقباء ثلثمائة والنجباء سبعون والبدلاء أربعون والأخيار سبعة والعمد أربعة
وهم الأوتاد والغوث واحد واما قوله وكذا كل حديث يروى في عدة الأولياء الخ فأقول ظاهر كلامه يعطي أن كل حديث يروى
في عدة الأولياء الأبدال والنجباء والأوتاد وغيرهم كذب باتفاق أهل العلم حيث شبهه بحديث أبي الخير فقال وكذا الخ و
ليس الأمر كما ادعى فان الأمة تلقت هذا كله بالقبول وقد رأى الكتاني الذي ورد فيه النقباء والنجباء والبدلاء والعمد الذي
فسر بالأوتاد والغوث وهو القطب الفرد الجامع كذا فسره الزرقاني وخبر الأبدال روى بطرق عديدة عن صحابة عدة
أجلة سردها في المواهب وشرحه الزرقاني واليك بعضها قال في المواهب وشرحه عن أنس رفوعا الأبدال أربعون رجلا
وأربعون امرأة كلما مات رجل ابدل الله رجلا مكانه واذا ماتت امرأة ابدل الله مكانها امرأة فاذا كان عند قيام
الساعة ماتوا جميعا رواه أبو محمد الحسن بن أبي طالب بن محمد بن الحسن بن علي بن الخلال الحافظ البغدادي ولد سنة اثنتين
وخمسين وثلثمائة وسمع ابن شاذان وغيره وعنه الخطيب وغيره قال الخطيب كان ثقة خرج المسند على الصحيحين
مات سنة تسع وثلثين وأربعمائة في كتابه المؤلف في كرامات الأولياء ورواه أي حديث أنس الطبراني في الأوسط قال
الحافظ نور الدين الهيثمي باسناد حسن بلفظ لن تخلو الأرض من أربعين رجلا مثل خليل الرحمن عليه الصلاة والسلام فبهم يسقون وبهم ينصرون
ما مات منهم أحد إلا ابدل الله مكانه آخر ورواه ابن عدي في كامله بلفظ البدلاء اربعون اثنان وعشرون بالشام وثمانية عشر بالعراق كلما

(١٦) مات منهم أحد أبدل الله مكانه آخر فإذا جاء الأمر قبضوا كلهم فعند ذلك تقوم الساعة وكذا يروى كما عند أحمد
من حديث عبادة بن الصامت مرفوعا بإسناد حسن لا يزال في هذه الأمة ثلثون مثل إبراهيم وفي لفظ لأحمد من حديث
عبادة الأبدال في هذه الأمة ثلثون رجلا قلوبهم على قلب إبراهيم خليل الرحمن كلما مات واحد أبدل الله تعالى
مكانه رجلا وفي لفظ الطبراني في الكبير بإسناد صحيح من حديث عبادة الأبدال في أمتي ثلثون بهم تقوم
الأرض وبهم يمطرون وبهم ينصرون ثم قال الزرقاني وقد زعم ابن الجوزي أن أحاديث الأبدال كلها موضوعة
ونازعه السيوطي وقال خبر الأبدال صحيح وإن شئت قلت متواتر يعني لتواتره معنويا كما أشار إليه بعد وقال السخاوي
وله طرق عن أنس بألفاظ مختلفة كلها ضعيفة ثم ساق ما ذكره المصنف وزيادة ثم قال وأحسن مما تقدم ما رواه
أحمد من حديث شريح يعني ابن عبيد قال ذكر أهل الشام عند علي وهو بالعراق فقالوا العنهم يا أمير المؤمنين قال
لا إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول البدلاء يكونون بالشام وهم أربعون رجلا كلما مات رجل
أبدل الله مكانه رجلا يستسقى بهم الغيث وينتصر بهم على الأعداء ويصرف عن أهل الشام بهم العذاب رجاله رجال
الصحيح إلا شريحا وهو ثقة وقال السيوطي حديث علي أخرجه أحمد والطبراني والحاكم من طرق أكثر من عشرة قال
السخاوي ومما يقوي الحديث ويدل لانتشاره بين الأئمة قول الشافعي في بعضهم كنا نعده من الأبدال وقول البخاري في
كانوا لا يشكون أنه من الأبدال وكذا وصف غيرهما من النقاد والحفاظ والأئمة غير واحد بأنه من الأبدال وقالوا ما تغرب
الشمس يوما إلا ويطوف بالبيت رجل من الأبدال ولا يطلع الفجر من ليلة إلا ويطوف به واحد من الأوتاد وإذا انقطع
ذلك كان سبب رفعهم من الأرض ويجف القلم لعلم ما في طرق الحديث من كثرة ولعلم تلقي الأئمة والأمة له بالقبول
السلف كما نطقوا بلفظ الأبدال كذلك نطقوا بالأوتاد وغيره فما ادعاه ابن تيمية غلط صريح ومجازفة قبيحة و
للأحاديث من غير سلطان وطعن في السلف حيث يلزم إن سلم ما قاله ابن تيمية أن السلف تلقوا الكذب بالقبول

(١) كالذاهل الذهول بحيث لم يميز الكذب من غيره ولا خفاء على أحد أن السلف أئمة الدين وعماده والطعن فيهم طعن في الدين ثم لا ينقضي العجب أنه بنفسه أقر أن السلف لم ينطقوا إلا بلفظ الأبدال فأفاد الاعتداد بالابدال وانتشار خبرهم بين السلف ثم راح يطعن في حديث الأبدال الذي خرجه الامام أحمد بن حنبل وغيره وقد سمعت طرفه فيما مر بأنه منقطع ليس بثابت وقد سمعت أنه صحيح وقد روي من طرق أكثر من عشرة ثم المنقطع لا يقال فيه انه كذب فكيف زعم من قبل انه كذب بالاتفاق أهل العلم وكذا كل حديث يروى به وما طعن به الحديث بقوله فلا يكون أفضل الناس في عسكر معاوية دون عسكر علي لا يخفى وجها للطعن لأن الحديث لم يعط أن البدلاء ليسوا بالعراق كيف وقد مر أن ثمانية عشر منهم بالعراق وأيضا ورد في بعض الطرق هم في الأرض كلها وعلى هذا فلا يخفى وجودهم بمكان دون آخر بل يتصرفون في محل الأرض وان كان مقرهم بالشام ولا يلزم من هذا كونهم افضل من علي ومن معه لأنه فضل جزئي وهو لا يساوي الفضل الكلي مع الأوتاد أفضل من الأبدال وهم من ابناء الكوفة قال الزرقاني ج ٣٩٦ وروى ابن عساكر من حديث علي الأوتاد من ابناء الكوفة وبهذا يظهر أن ابن تيمية لا يبالي بتكذيب نفسه ومناقضة مقاله فما شكوانا من طعنه في السلف وردّه للحديث الصحيح المروي بطرق عدة من غير سلطان وبالجملة فقد كفانا ابن تيمية مؤنة ما كنا بصدد ابانته لقد جاء امام الوهابية ابن تيمية من تصرفات سيدنا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم ما أفحمهم ولله الحجة البالغة وله الحمد أولاً وآخراً وختاماً لهذا البحث نذكر عن امام الوهابية في الهند اسمعيل الدهلوي ما يؤيدنا أهل السنة ويكبت الوهابية قال يمدح المشايخ في الطريق في كتابه صراط مستقيم "أئمة اين فريق واكابر اين طريق در زمرهٔ ملائكهٔ مدبرات الأمر كه در تدبير امور از جانب ملأ أعلى ملهم شده در اجراے آں مى كوشند معدود دانند ليس احوال اين كرام بر احوال ملائكه عظام قياس بايد كرد" يعنى أئمة هذا الفريق وأكابر هذا الطريق معدود في زمرة الملائكة المدبرات امرا حيث يلهمون من جانب الملأ الأعلى في تدبير الأمور ويسعون في اجرائها فينبغي أن

(١٨) لتقاس أحوال هؤلاء الكرام على أحوال الملائكة العظام والآن أقول للوهابية جميعا من كانوا وحيث كانوا
لئن كفرناكما تزعمون فإنكم شركاء مشتركون فيما ترمونا به بمحض الظنون وأنتم بهم مقتدون فهم
قد حاق بكم ما منه تفرون فأين تذهبون كلا لا وزر ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم

٢ أما ما ادعى علينا في الكلمة المومى إليها المذكورة بقوله "ويجزمون بكفر أئمة المسلمين الذين يخالفونهم في المذهب
وأنه لا تجوز الصلاة خلفهم" فبهتان عظيم وإفك مبين لم نكفر واحدا من   المسلمين فضلا عن أئمة الدين
ومن كفرناهم ممن أسلفنا عباراتهم المصرحة بفاسد معتقدهم أنهم ليسوا من المسلمين فضلا أن يكونوا أئمتهم
وقد أكفرهم علماء الحرمين كما هو مفصل في حسام الحرمين على منحر الكفر والمين والمفتي شجاعت على الضالة
يكفر من أئمة المسلمين جهلا ومن ادعى فعليه البيان وأما قوله "وهم يعتقدون أن الرسول صلى الله عليه وسلم عالم الغيب
بما كان وما يكون وأنه صلى الله تعالى عليه وسلم حاضر في كل مكان وناظر إلى كل شيء" فرد اعليه نقول وبالله التوفيق أما اسم عالم
الغيب المختص بالله تعالى سبحانه لا نستبيح إطلاقه على غير الله تعالى كما أن قولنا عز وجل مختص به سبحانه وتعالى لا يقال لغيره
سبحانه وتعالى عز وجل ومع ذلك لا يمنع هذا ثبوت العزة لغيره سبحانه وتعالى بعطائه عز وجل قال تعالى ولله العزة ولرسوله
وللمؤمنين كذلك لا مانع أن يتصف غيره سبحانه وتعالى ممن أظهره الله تعالى على غيبه من رسله بعلم المغيبات فإن أسمهم
الجليلة في هذا العلم مخصوصة أعني عالم الغيب بإضافة عالم إلى الغيب المحلى بالألف واللام أما عالم الغيب فليس يمتنع إطلاقه على غيره عز وجل
عليه السلام إذ ليس علمه كعلم الله سبحانه وتعالى وكيف يحكم علينا بالكفر إذا اعتقدنا أن النبي صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب ويعلم ما
كان وما يكون وهو النبي   والنبي لغة هو المخبر عن الغيب والمستقبل بالإلهام من الله كما في المنجد وذكر أفنس نفلا
المعنى بالأردوية عبد الحفيظ الديوبندي في مصباح اللغات أخذا من المنجد وأقره فليراجع ثمة وقد قال الله سبحانه وتعالى فلا
يظهر على غيبه أحدا إلا من ارتضى من رسول دلت الآية على أن الأنبياء عليهم الصلاة والسلام يعلمون المغيبات
بإعلامه سبحانه وتعالى أصالة وسائر الناس تبع لهم في ذلك فيعلمون الغيب بإعلامهم قال الشهاب الخفاجي العلامة

مقام فی دار المقامة فی نسیم الریاض شرح شفاء القاضی عیاض وهذا لاینافی الآیة الدالة

علی أنه لایعلم الغیب إلا الله وقوله لوکنت أعلم الغیب لاستکثرت من الخیر فان المنفی علمه من غیر واسطة

اما اطلاعه علیه باعلام الله له فأمر متحقق لقوله تعالی فلا یظهر علی غیبه أحداً إلا من ارتضی من رسول قال

ابن عطاء الله فی لطائف المنن اطلاع العبد علی غیب من غیوب الله بنور منه بدلیل اتقوا فراسة المؤمن

فانه ینظر بنور الله تعالی لا یستغرب وهو معنی قوله تعالی کنت بصره الذی یبصر به ومن کان الحق بصره

فاطلاعه علی غیبه غیر مستغرب وقال بعض العارفین قوله إلا من ارتضی من رسول لاینافی قول المرسی إلا رسول أو صدیق

أو ولی ولا زیادة فیه علی النص فان السلطان اذا قال لایدخل علی الیوم إلا الوزیر لاینافی دخول اتباع الوزیر معه فکذلک

الولی اذا اطلعه الله علی غیبه لم یره بنور نفسه وانما رآه بنور متبوعه ولم یکلفنا الله الایمان بالغیب إلا وقد

فتح لنا باب غیبه والی هذا اشار الغزالی فی أمالیه علی الاحیاء وکیف ینفی علم الغیب عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم وآله

وصحبه أجمعین ولم یؤمن من آمن إلا بعد ما نُبّئ بالغیب فصدقه وعلمه وآمن به عن ربنا جل وعلا بمس حنا فیقول عز

من قائل یؤمنون بالغیب فنافی علم الغیب عن النبی صلی الله تعالی علیه وآله وصحبه وسلم مطلقا نافی عن نفسه الایمان

ورمی نفسه فی مهوی من الکفر سحیق لأن النبوة هی الاطلاع علی الغیب ممن له یذعن له بعلم الغیب فقد أنکر

النبوة بلا ریب وکفر بالقرآن وکذب الرحمن کیف لا وهو القائل جل وعلا فی محکم کتابه وعظیم خطابه

للنبی علیه الصلاة والسلام تشریفا وتعظیما وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل الله علیک عظیما وقال ذلک من انباء

الغیب نوحیه الیک وقال وما هو علی الغیب بضنین وقال فأوحی الی عبده ما أوحی وقال الرحمن علم القرآن خلق الانسان

علمه البیان قال الخازن فی تفسیره وقیل اراد بالانسان محمداً صلی الله علیه وسلم علمه البیان یعنی بیان ما کان وما یکون لأنه صلعم

ینبئ عن خبر الأولین والآخرین وعن یوم الدین والفیا عن ابن تیمیة فی الفرقان اخباره بما کان وما یکون - أورد فی الشفا وتسنده

عن حذیفة قال قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم مقاما ما ترک شیئا یکون فی مقامه ذلک الی ان تقوم الساعة إلا حدثه حفظه من حفظه ونسیه من نسیه

(٢٠) فمن علمه أصحابي هؤلاء وانه ليكون منه الشئ فأعرفه فأذكره كما يذكر الرجل وجه الرجل اذا غاب عنه ثم اذا رآه عرفه ثم قال ما أدري أنسي أصحابي أم تناسوه والله ما ترك رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من قائد فتنة إلى أن تنقضي الدنيا يبلغ من معه ثلثمائة فصاعداً إلا قد سماه لنا باسمه واسم ابيه وقبيلته" وفي نفس الشفاء عن أبي ذر "قال لقد تركنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وما يحرك طائر جناحيه في السماء إلا ذكر لنا منه علماً" ورواه أحمد والطبراني وغيرهما بسند صحيح كذا في نسيم الرياض وتمام البحث في الدولة المكية بالمادة الغيبية لشيخ الاسلام والمسلمين الامام أحمد رضا خان مؤلف قيم في اثبات علم الغيب للمصطفى عليه السلام الفه الامام أحمد رضا في مكة المكرمة وحظي من علماءها ومن علماء المدينة بالقبول وكتبوا عليه تقريظات جيدة وقد ابتنت مع نفس الكتاب المذكور فليراجع

اما ترجمة شاهداً إلى الحاضر والناظر فليس فيه بحمد الله ما يخرج عن الملة والترجمة صحيحة لغة وشرعاً لأن الشهود والمشاهدة كما صرح به الراغب امام اللسان في مفردات القرآن الحضور مع المشاهدة اما بالبصر أو البصيرة وهذا المعنى معتبر شرعاً أيضاً ولذا لا تجوز الشهادة على محجب كما في الدر المختار للعلائي ولذا قالوا لا يشهد أحد بما لم يعاينه بالاجماع كذا في الدر واشترطوا لتحمل الشهادة ثلثة منها البصر ومعاينة المشهود به قال في الدر المختار وشرائط التحمل ثلثة العقل الكامل وقت التحمل والبصر ومعاينة المشهود به ومن هنا جعل ركن الشهادة لفظ أشهد المتضمنة معنى مشاهدة ففي الدر المختار وركنها لفظ أشهد لا غير لتضمنه معنى مشاهدة قال العلامة الشامي قدس سره الشامي في رد المحتار تحت قول الدر المار وهي الاطلاع على الشئ عياناً واذا كان الحضور والمشاهدة لابد منهما في شهادات آحاد البشر فما ظنك بالذي ارسله الله تعالى لكافة الناس بل لجميع الخلق بشيرا ونذيرا وجعله شاهداً وداعياً إلى الله باذنه وسراجاً منيراً كيف لا يكون حاضرا ومشاهداً للكل وقد أرسل إلى الكل وأي دليل يدل أن شهادته عليه الصلاة والسلام لا يعتبر فيها الحضور والمشاهدة واذ لا دليل فمن قال انه عليه الصلاة والسلام حاضر وناظر على سواء السبيل إذ أجرى النص على الظاهر حيث لا صارف ولا حاجة

فهو المؤمن بما ورد فى النبي عليه الصلاة والسلام من وصف الشاهد ومن أنكر هذا المعنى فهو الجاحد
لما نص عليه القرآن المبين حيث أخلى النظم عن المعنى فكان من المعطلين ومنشأ اكفارنا أهل السنة
والجماعة على هذا أن الوهابية لو توهموا خصوص الحاضر والناظر بالله تعالى مع أنه لم يرد فى أسماء الله تعالى
حاضر ولا ناظر بل الله سبحانه وتعالى منزه وجوباً عن ظاهر معناهما إذ الحاضر ينبئ ظاهره عن الحلول فى
مكان وهو تعالى عن الحلول منزه والناظر هو الذى يرى بالناظر أعنى الحدقة التى خلق الله تعالى
فيهما قوة الابصار وهو تعالى تقدس عن الرؤية بالحدقة قال الراغب الامام الأصفهانى فى المفردات
"النظر تقليب البصر والبصيرة لادراك الشيء ورؤيته" ولذلك يؤول ما ورد من النظر مسنداً
إلى الله تعالى بالاحسان وافاضة النعم قال الراغب العلامة فى مفرداته "ونظر الله تعالى إلى عباده هو احسانه
إليهم وافاضة نعمه عليهم" وحيث لم يستقم الحاضر والناظر فى حق الله تعالى منعوا اطلاقه بل كفر لبعض
العلماء قائله وإن كان الحق عدم الاكفار من غير وقوف على المراد قال فى الدر المختار "يا حاضر ويا ناظر
ليس بكفر" قال العلامة الطحطاوى تحت قوله (ليس بكفر) لأن الحضور بمعنى العلم قال الله تعالى ما يكون
من نجوى ثلثة إلا هو رابعهم والنظر بمعنى الرؤية قال الله تعالى ألم يعلم بأن الله يرى فالمعنى يا عالم يا من
يرى. اهـ منه" واذا كان اطلاق الحاضر والناظر على الله سبحانه وتعالى قد يأتى منه التكفير لقائله فما ظنك
بمن يعتقد خصوص الحاضر والناظر بالله تعالى وهو قد تنزه عن ظاهر معناهما فيكون هذا أمؤمنا
وقد أثبت لله تعالى ما الله عنه منزه وغيره يكون كافراً مع أنه نفى عن الله تعالى هذا الذى لا يجوز عليه
هذا وتكفيرنا أهل السنة والجماعة فى ذلك تكفير لجميع المفسرين حيث صرحوا بمراقبته صلى الله تعالى عليه وسلم لأحوال
الأمة ومشاهدته لأعمالهم ولو ذهبنا لنسرد عباراتهم لطولنا وأمللنا ولكنا نقتصر على عبارة واحدة هذا!
المولى أبو السعود قائلاً فى ارشاد العقل السليم تحت قوله تعالى (شاهداً) على من بعثت إليهم تراقب أحوالهم
وتشاهد أعمالهم وتتحمل عنهم الشهادة بما صدر عنهم من التصديق والتكذيب وسائر ما هم عليه من الهدى والضلال

(۲۲) ولتؤديها اداءً مقبولاً فيما لهم وما عليهم وهكذا قال في روح المعاني الذي تعتمده الوهابية والديوبندية وهذا الذي فسروا به الآية سند لترجمة شاهداً بالحاضر والناظر فليكفر الوهابية هؤلاء المفسرين ان كانوا صادقين وليكفر الديوبندية رئيسها وبانى مدرسة ديوبند وهو النانوتوي القائل في تحذير الناس "النبي اولى بالمؤمنين من أنفسهم كو بعد لحاظ صلۂ من أنفسهم كے ديكھيے تو يه ثابت ہوتی ہے كه رسول الله عليه الصلاة والسلام كو امت كے ساتھ وہ قرب ہے كه ان كى جانوں كو بھى ان كے ساتھ حاصل نہيں كيونكه اولى بمعنى اقرب ہے" لعني انظروا قوله تعالى النبي أولى بالمؤمنين من أنفسهم ملاحظين لصلة من أنفسهم يحصل أن للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم بالأمة القرب الذي لم يحصل لأنفسهم بهم لأن الأولى بمعنى أقرب وكيف يشك من يصلي الصلوات الخمس في كل يوم وليلة أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم حاضر وناظر مع أنه يقول حين يجلس السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته ومعلوم أن الكاف للمخاطب الحاضر فتبيّن بهذا أنه عليه السلام حي حاضر ناظر اذ لاسلام إلا على حي ولا خطاب إلا لحاضر ولا يجوز العدول من غير دليل عن الظاهر وليس هذا حكاية عما وقع في المعراج بل المصلي يطلب شرعاً أن يقصد به التحية للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم صرح به الفقهاء قال في الدر المختار ويقصد بالفاظ التشهد الانشاء كأنه يحيي الله ويسلم على نبيه ونفسه" الخ ومنع الفقهاء المصلي أن يقصد الحكاية عما وقع في المعراج قال في رد المحتار تحت قول الدر المختار أي لا يقصد الاخبار والحكاية عما وقع في المعراج منه عليه السلام ومن ربه ومن الملئكة" من هنا ظهر أنه عليه الصلاة والسلام بين يدي كل مصل حيثما كان ناظر اليه فينبغي للمصلين أن يرجعوا إليه باجلال ويقبلوا عليه بتعظيم كأنهم يرونه فان لم يكونوا يرونه فانه يراهم بلا مرية ومن هنا ايضا ظهر أن هذا الأمر لا ينبغي أن يختلف فيه اثنان ومن قبلنا لم يختلفوا في هذا وهذا المولى المحقق الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوي معتمد كل من أهل السنة والوهابية والديوبندية بالهند مصرح في أقرب السبل مع الفضة" باچندين اختلافات كه

(۲۴) مذاہب کہ در علماء امت است یک کس را درین مسئلہ خلافے نیست کہ وے صلی اللہ علیہ وسلم بحقیقت حیات بے شائبۂ مجاز

و توہم تاویل دائم و باقی ست و بر اعمال امت حاضر و ناظر یعنی بالرغم من اختلافات عديدة ومذاهب كثيرة لعلماء

الأمة لا خلف لأحد في أنه صلى الله تعالى عليه وآله وسلم حي وباق على حقيقة الحياة بلا شائبة مجاز ولا توهم

تاويل وأنه حاضر على أعمال الأمة وناظر لها إذ لم يختلف السلف في هذا فالخلف فيه بدعة مردودة

وتكفيرنا على هذا تكفير للسلف وليت شعري كيف يستبعدون أن يكون النبي صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه

وسلم حاضرا بروحه العلية في كل مكان وقد مر أن الشيطان يجري من الإنسان مجرى الدم وهذا ملك الموت عليه

السلام يقبض الناس في آن واحد في أماكن متعددة بل وهذه الشمس في كبد السماء وضوءها يغشى البلاد مشرقا

ومغربا وروح أحدنا في المنام تسرح حيث شاء الله ومع هذا لها تعلق بالبدن محسوس وروح الميت تصعد

بها الملائكة إلى حيث شاء الله ثم يرجعون بها إلى مقره وذلك في مدة تكفينه وتجهيزه ومع ذلك لا يزال لها

بالبدن تعلق فيعرف الميت من يغسله ويكفنه ومن يحمله ومن يدليه في قبره ومن يزوره ويسلم عليه ويرد هو عليه السلام قال

ابن القيم في كتاب الروح "قد بينا أن عرض مقعد الميت عليه من الجنة والنار لا يدل على أن الروح في القبر ولا على فنائه

دائما من جميع الوجوه بل لها إشراف واتصال بالقبر وفنائه فإن للروح شأنا آخر تكون في الرفيق الأعلى في أعلى عليين ولها

اتصال بالبدن بحيث إذا سلم المسلم على الميت رد الله روحه فيرد عليه السلام وهي في الملأ الأعلى وإنما غلط أكثر

الناس في هذا الموضع حيث يعتقد أن الروح من جنس ما يعهد من الأجسام التي إذا شغلت مكانا لم

يمكن أن تكون في غيره وهذا غلط محض بل الروح تكون فوق السموات في أعلى عليين وترد إلى القبر فترد

السلام وتعلم بالمسلم وهي في مكانها هناك وروح رسول الله صلى الله عليه وسلم في الرفيق الأعلى دائما ويردها الله

سبحانه إلى القبر فترد السلام على من سلم عليه وتسمع كلامه وقد رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم موسى قائما يصلي في قبره ورآه

في السماء السادسة والسابعة فإما أن تكون سريعة الحركة والانتقال كلمح البصر وإما أن يكون المتصل منها بالقبر وفنائه

بمنزلة شعاع الشمس وجرمها في السماء وقد ثبت أن روح النائم تصعد حتى تخترق السبع الطباق وتسجد

(٤٢) لتنا بين يدي العرش ثم ترد إلى جسده في أيسر زمان وكذلك روح الميت تصعد بها الملائكة حتى »
تجاوز السموات السبع وتوقف بين يدي الله فتسجد له ويقضي فيها قضاء ويريها الملك ما أعد الله
لها في الجنة ثم تهبط فتشهد غسله وحمله ودفنه وقد تقدم في حديث البراء بن عازب أن النفس
يصعد بها حتى توقف بين يدي الله فيقول تعالى اكتبوا كتاب عبدي في عليين ثم أعيدوه إلى الأرض
فيعاد إلى القبر وذلك في مقدار تجهيزه وتكفينه فقد صرح به في حديث ابن عباس قال فيه يطوفون
على قدر فراغه من غسله وأكفانه فيدخلون ذلك الروح بين جسده وأكفانه" الروح لابن القيم ص١٠١
ثم قال بعدما سرد حديثا "ففي هذا الحديث بيان سرعة انتقال أرواحهم من العرش إلى الثرى
ثم انتقالها من الثرى إلى مكانها ولهذا قال مالك وغيره من الأئمة أن الروح مرسلة تذهب حيث
شاءت وما يراه الناس من أرواح الموتى ومجيئهم إليهم من المكان البعيد أمر يعلمه عامة الناس
ولا يشكون فيه" الروح لابن القيم ص١٠٢ ثم قال بعد قليل "ولا يضيق عقلك عن كون الروح في الملأ
الأعلى تسرح في الجنة حيث شاءت وتسمع سلام المسلم عليها عند قبرها وتدنو حتى ترد عليه السلام
وللروح شأن آخر غير شأن البدن وهذا جبريل صلوات الله وسلامه عليه رآه النبي صلى الله عليه وسلم
له ستمائة جناح منها جناحان قد سد بهما ما بين المشرق والمغرب وكان من النبي صلى الله عليه وسلم حتى يضع ركبتيه
بين ركبتيه ويديه على فخذيه وما أظنك يتسع بطنك أنه كان حينئذ في الملأ الأعلى فوق السموات
حيث هو مستقره وقد دنا من النبي صلى الله عليه وسلم هذا الدنو فإن التصديق بهذا له قلوب خلقت
له وأهلت لمعرفته" اهـ. هذا قد ذكر ابن القيم معتمد الوهابية وأما مرهما ذكر عن روح النائم والميت
وحكى عن جبريل عليه الصلاة والسلام ما حكى ولا شك أن نبينا صلى الله تعالى عليه وآله وسلم سيد الإنس والجان بل سيد
الأكوان وروحه أعظم الأرواح فكيف لا تملأ الأكوان وله شأن أي شأن قال السيوطي في تنوير الحلك في إمكان
رؤية النبي جهارا والملك "قد تقدم عن الشيخ أبي العباس الطنجي أنه قال وإذا بالسماء والأرض والعرش والكرسي
مملوءة من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وقال ابن حجر الهيتمي المكي في فتاواه الفقهية لما سئل عن الميت هل

(٢٥ هل يرى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ويقال له ما تقول في هذا الرجل وهذه الإشارة إلى الحضور وقد يموت في الوقت الواحد خلق كثير ويقال ذلك لكل واحد منهم فكيف هذا؟ فاجاب بقوله قال الامام العارف ابن أبي جمرة إن هذا الرجل المراد به ذات النبي صلى الله عليه وسلم ورؤيتها بالعين وفي هذا دليل على عظم قدرة الله إذ الناس يسألون في الزمان الفرد في أقطار الأرض على اختلافها بعدا أو قربا كلهم يراه قريبا منه لأن لفظة هذا لا تستعمل إلا في القريب وفيه رد على من أنكر رؤيته صلى الله عليه وسلم في الأقطار في زمن واحد بصور مختلفة ودليله عقلا أنهم جعلوا ذاته الشريفة كالمرآة كل يرى فيه صورته على ما هو عليه من حسن أو قبح والمرآة على حالها من الحسن لم تتبدل والذي قاله المحققون من الصوفية إن الأشياء في عالم البرزخ والآخرة على خلاف عالم الدنيا فينحصر الإنسان في صورة واحدة إلا الأولياء كما نقل عن قضيب البان وغيره أنه رئي في صور مختلفة والسر في ذلك أن روحانيتهم غلبت على جسمانيتهم فجاز أن يظهر في صور كثيرة وحملوا عليه قوله صلى الله عليه وسلم لأبي بكر الصديق رضي الله عنه لما قال وهل يدخل أحد من تلك الأبواب كلها قال نعم وأرجو أن تكون منهم وقالوا إن الروح إذا كانت كلية كروح نبينا صلى الله عليه وسلم ربما تظهر في سبعين ألف صورة اهـ ج ٢ ص ٩

وفي هذا القدر بلغة وبلاغ مبين وبراءة لساحة امام أهل السنة الامام أحمد رضا عن تهمة الكفر الدنيئة ولله الحمد فمن رماه بالكفر فقد تعدى وافترى وهو لم يرم بالكفر الامام أحمد رضا فحسب بل أكفر ابن القيم مع آخرين من العلماء الأجلة الكرام وأكفر السلف الصالحين

أما ترجمة الآية الكريمة خلق الإنسان علمه البيان بما نقل عن الامام أحمد رضا خان عليه الرحمة والرضوان فلا مغمز فيها وقد قدمنا عن الخازن ما يؤيده ولفظه "وقيل أراد بالإنسان محمدا صلى الله عليه وسلم علمه البيان يعني بيان ما كان وما يكون لأنه صلى الله عليه وسلم ينبئ عن خبر الأولين والآخرين وعن يوم الدين وقوله ما أعني الامام أحمد رضا خان ترجمة لبيان

(٢٦) صلى الله تعالى عليه وسلم روح الانسان في ترجمة البديعة فليس فيه ما يؤخذ عليه كيف وقد ثبت أنه صلى الله تعا[لى]

وآله وصحبه وسلم اول خلق الله ففي الحديث أنه قال يا جابر ان الله خلق نور نبيك عليه الصلاة والسلام قبل الأشياء ومن نوره خلق

وجعل الله تعالى فاتحا وخاتما كما ورد في حديث الاسراء عنه عليه الصلاة والسلام وجعلني فاتحا وخاتما فهو [...]

كل خير وواسطة كل فيض وورد في التنزيل وأزواجه أمهاتهم وقرئ وهو أب لهم ويسمى كل من كان [...]

في ايجاد شيء أو اصلاحه أو ظهوره ابا كذا في المفردات للراغب فنبه القرآن على أن الناس بوجوده [...]

فلا عتب على الشيخ الامام المترجم في هذا فمن اعترض عليه فهو مبطل والمكفر له هو الحقيق بأن يكفر [...]

معترض ايضا على المترجم الممدوح في ترجمة آية والذين يتبعون الرسول النبي الأمي الآية بقوله پیروی الرسول [...]

الغيب بغير لعلم حيث عبر عن الاتباع التام الذي يصير فيه هوى المحب تبعا لما جاء به الرسول صلى [...]

بالرق ولم يُرِد به العبودية بالمعنى الذي يراد بها العبودية لله سبحانه وتعالى فحمله على العبودية المضاهية لعبودية

لله تعالى اساءة ظن واساءة الظن بالمسلم حرام وكيف يأخذون عليه قوله هذا وهذا ربنا تعالى ولقد يسمى

اين بنا عبادا لنا فيقول وأنكحوا الأيامى منكم والصالحين من عبادكم الآية ويأمر نبيه عليه الصلاة

أن ينادي امته فيقول "قل يا عبادي الذين أسرفوا على أنفسهم" الآية وهذا سيدنا عمر رضي الله عنه يقول [...]

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كنت عبده وخادمه. ثم هذا محمود الحسن الديوبندي مرثية رشيد احمد الكنگوهي [...]

فيقول - قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں عبید سود کا ان کے لقب تھا یوسف ثانی (موسوم بہ رشید احمد الکنگوہی) يعني هذا القائل ان المقبول

المقبولون كان لقب العبيد السود لرشيد أحمد ثاني يوسف - أفيغضون الطرف عن هذه العظيمة في هذه

ولم يطعنون في الامام أحمد رضا خان من غير مطعن أي شرع هذا أم أي دين هذا - هذا وكان هذا [...]

في الجواب تمشيا مع المعترض وإلا فنقول الاعتراض ساقط بالمرة ولا مساغ له في ترجمة الامام أحمد رضا خان حيث قال [...]

"غلامی کریں" و ترجمة اللفظية بالعربية يصيرون غلمانا للرسول صلى الله عليه وسلم وأنت خبير انه يمتنع شرعا أن [...]

(٢) اذ ليوهم لنسبة الولد إلى الله سبحنه وتعالى وهو سبحنه عن الولد منزه ومن هنا ظهر أن المترجم لترجمة الامام لقوله يرقون
فوق الأعلى لبشر اذ ترجم ترجمة لم تميز فالغير الله من مرف وعبودية لله سبحنه وتعالى وذلك ليسوغ له
الاعتراض على الامام أحمد رضا خان عليه الرحمة والرضوان + اما ما قاله مولانا العلامة أمجد علي من أن كل ذرة من
الأرض والسماء امام نظر كل نبي فصحيح وعليه من القرآن دليل قال تعالى "وكذلك نري ابراهيم ملكوت السموات
والأرض وليكون من الموقنين" تفيد الآية على أن سيدنا ابراهيم عليه الصلاة والسلام رأى ملكوت السموات
والأرض بإراءة الله سبحنه وتعالى وأن هناك أمثاله من الأنبياء بل ومن الأولياء من أراهم الله تعالى
السموات والأرض بدليل قوله وليكون من الموقنين. ومن ثمه قال في روح البيان "وهذه الاراءة
سنة إلهية قديمة للحق سبحنه يري بها كل من جعله نبيا أو وليا ناسوت العالم وملكوته وجبروته و
لاهوته سواء كان عالما صغيرا أو عالما كبيرا ولا تزال تلك السنة باقية إلى يوم القيمة" وقد مر عن
نسيم الرياض "أن قواهم ولواطنهم روحانية ولذا ترى مشارق الأرض ومغاربها" ومن ينفي
علم الغيب عن نبي مطلقا فضلا عن سيد الأنبياء عليه وعليهم الصلاة والسلام فيصدق عليه
حقا أفتؤمنون ببعض الكتاب وتكفرون ببعض وقد مر دلائل علم الغيب من قبل فما قاله مولانا
العلامة أمجد علي حق صحيح لا غبار عليه وأما ما أخذ علينا في هذه الكلمة لقوله ويعتقدون ان الرسول
صلى الله عليه وسلم حي في قبره الخ فردا عليه نقول نعم نعتقد أنه عليه الصلاة والسلام حي في قبره وكيف لا
نعتقد حياته وهو صلى الله تعالى عليه وسلم القائل إن الله حرم على الأرض أن تاكل اجساد الأنبياء فنبي الله
حي في قبره يرزق قال في المواهب اللدنية والزرقاني ونقل السبكي في طبقاته عن ابن فورك أنه عليه السلام
حي في قبره رسول الله ابد الآباد أي في جميع الأزمنة الصادقة بما بعد موته إلى قيام الساعة على الحقيقة لا المجاز
لحياته في قبره يصلي فيه بأذان واقامة قال ابن عقيل الحنبلي ويضاجع أزواجه ويتمتع بهن أكمل من الدنيا وحلف على ذلك
وهو ظاهر ولا مانع منه" اه ج ٥ ص ١٦٩ الزرقاني على المواهب وقد مر حكاية الاجماع على حياته صلى الله عليه وسلم من قبل فالمخالف في
هذا خارق لاجماع المسلمين فهو الكافر دون الامام أحمد رضا وسائر المسلمين ومن هنا تبين أن الامام أحمد رضا

٢ حكى عن الزرقاني أن أزواجه عليه الصلاة والسلام يبتن معه عليه السلام فتكفيره على هذا أكثر للزرقاني ومن مضى قبله

وأما ما حكى عنا في خطب الجمعة بقوله ويقولون انه لم يمت فافتراء علينا

اما قوله يتخذون من المقابر مساكن لهم ومساجد فليس بصحيح ولو فرض فلا يخفض وجها للاكفار والاخراج

عن الدين أما ما قاله مولانا العلامة صدر الأفاضل نعيم الدين المرادبادي من أن بناء المسجد جنب القبور طريقة

قديمة لأهل الايمان فصحيح وليس من الكفر في شيء كيف وقد حكى ربنا صنيع من كان قبلنا فقال عز من قائل

"قال الذين غلبوا على أمرهم لنتخذن عليهم مسجداً" الآية ولم ينكره عليهم وكان بناءهم المسجد تبركا وصيانة

لآثار أصحاب الكهف قال النسفي في مدارك التنزيل تحت هذه الآية (لنتخذن عليهم) على باب الكهف (مسجدا)

يصلي فيه المسلمون ويتبركون بمكانهم ص١٩١ مدارك التنزيل بهامش الخازن قال الرازي في الكبير ثم قال الله تعالى قال الذين

غلبوا على أمرهم قيل المراد به الملك المسلم وقيل أولياء أصحاب الكهف وقيل رؤساء البلد لنتخذن عليهم مسجدا

نعبد الله فيه ونستبقي آثار أصحاب الكهف بسبب ذلك المسجد" الكبير ص٤٧٥ ج ٥ هذا آخر ما أردنا

في دفع الأكاذيب والمطاعن عن الامام أحمد رضا ومن والاه وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وآله وصحبه وبارك وسلم

الجواب لقد اصاب من اجاب والله تعالى اعلم

قاضي محمد عبد الرحيم البستوي غفر له القوي

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کی طرف اشارہ ہے اس میں

من حدیث مجالد عن الشعبی قال سالت ابن عباس او سئل ای الناس … مجالد سے شعبی کی حدیث سے انہوں نے شعبی سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ

اول اسلاما قال اما سمعت قول حسان بن ثابت اذا تذکرت شجوا میں نے حضرت ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے پوچھا یا ابن عباس سے پوچھا گیا

من اخی ثقة فاذکر اخاک ابابکر بما فعلا خیر البریة اتقاها واعدلها کہ لوگوں میں سب سے پہلے کون اسلام لایا انہوں نے فرمایا کیا تم نے حسان بن ثابت کے

الا النبی واوفاها بما حملا الثانی التالی المحمود مشهده واول … (ترجمہ اشعار) جب تجھے دوست کا غم یاد آئے تو اپنے بھائی ابوبکر

الناس منهم صدق الرسلا … انبانا عبد الرحمن بن … کو ان کے کارناموں سے یاد کر جو نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بعد

ابی عبد اللہ … عن عابد الزبیدی … عن القلانسی عن ابن … عن … مخلوق میں سب سے زیادہ تقویٰ اور عدل والے اور سب سے زیادہ عہد کو پورا کرنے والے

… ابن ارکش عن ابن حجر العسقلانی عن الکمال ابی … جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں رہے جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

انا ابو محمد عبد اللہ بن الحسین بن محمد بن ابی التائب عن محمد بن ابی بکر … ہجرت میں جن کا منظر محمود ہے اور لوگوں میں سب سے پہلے جنہوں نے رسولوں کی

البلخی … الحافظ … عن ابی عمران موسیٰ بن ابی تلید … کی (صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد وعلیہم وسلم) ہمیں خبر دی عبد الرحمن نے

الامام ابی عمر یوسف بن عبد البر قال فی الاستیعاب … روایت کی ابن عبد اللہ مکی سے انہوں نے روایت کی عابد زبیدی … سے

… قال … قلت … ابی … قال لعمو … هذه … روایت کی فلاں سے وہ روایت کرتے ہیں ابن … سے وہ روایت کرتے ہیں

الابیات … ابیات رابع وهو … اللغات المنیف وقد … وہ روایت کرتے ہیں ابن ارکش سے وہ روایت کرتے ہیں ابن حجر عسقلانی سے

… صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم … راوی ہیں کمال ابو العباس سے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن

… وقال … محمد بن ابی التائب … محمد بن ابی بکر … روایت کرتے ہیں حافظ …

… موسیٰ بن ابی تلید … روایت کرتے ہیں امام

… یوسف بن عبد البر سے ابن عبد البر نے استیعاب میں فرمایا کہ …

… ابوبکر کے بارے میں …

… حسان … نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم … انہوں نے عرض کی جی اور حضرت حسان نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

… عبد اللہ … حدیث غالب بن عبد اللہ … حبیب … اور ان میں کچھ شعر ہے وہ یہ ہے (ترجمہ) غار منیف میں

ابی حبیب … ابن سعد فی الطبقات … الطبرانی عن الزهری … دو میں دوسرے جب دشمن پہاڑ کے گرد چکر لگا رہے تھے …

… حدیث مجالد عن الشعبی … حدیث …

… اور فرمایا اے حسان …

… نزول القرآن …

… لوگوں … تمام مخلوق … حضور صلی اللہ تعالیٰ

… علیہ وسلم نے کسی کو … قلت …

… نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے …

اول … ابن عباس کو طبرانی نے بھی روایت کیا …

… حدیث … نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حضرت

… اشعار کو سنکر … اصل …

… عبد اللہ کی حدیث … غالب بن عبد اللہ …

المستند المعتمد ص ١٢٧ مکتبہ حامدیہ کراچی۔

یخوضوں فیما عنده صلی اللہ تعالی علیہ وسلم صراعاة للادب والاجلال وکذا عند سماع القرآن ملخصا اس پر تحت اعلیحضرت قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں ای یجب کما نص علیہ الشراح فی قول الفقہاء ینبغی للمسلمین ان یلتمسوا ہلال رمضان ای یجب اقول اختلف الناس فی ان سماع القرآن العظیم فرض عین او فرض کفایۃ علی قولین ورجح کل منہما فالامر بخفض الصوت عند سماع القرآن یتاتی علی القول الآخر وعلیہ الاکثر اذا کان ہناک من یسمع وینصت فالباقون وان لم یومروا بالانصات یومرون بخفض الاصوات والخلاف انما ہو خارج الصلوۃ والعبد الضعیف وفقہ اللہ تعالی للتوفیق بین القولین وحقق فی فتاواہ ان الناس ان اجتمعوا لسماع القرآن وجب الانصات عینا فانہم کالمقتدین من لا یبلغہ الصوت منہم لبعدہ کما ہو الاصح فی الخطبۃ والقرآن احق اما اذا کان الناس فی شغلہم غیر مستمعین لذلک ولا قاصدین [illegible] لہ فیتادی الفرض بالانصات البعض واللہ تعالی اعلم

خلاصہ ارشاد گرامی میرے اعلیحضرت علیہ الرحمۃ والرضوان یہ ہے کہ مذہب محقق و مختار فقیر علیہ الرحمہ یہ ہے کہ جب لوگ سننے کے لیے بیٹھے ہوں تو قرآن عظیم کا سننا اور اسکی تلاوت کے درمیان چپ رہنا سب پر فرض ہے اگرچہ ہزاروں ہوں یہاں تک کہ وہ شخص جسے دور ہونے کی وجہ سے آواز نہ پہنچتی ہو اسے بھی خاموش رہنا لازم ہے جیسا کہ خطبہ کے بارے میں علماء کا مذہب اصح یہی ہے اور قرآن اس امر کا سب سے زیادہ مستحق ہے ہاں اگر لوگ قرآن سننے کیلیے نہ بیٹھے ہوں بلکہ اپنے کاموں میں مصروف ہوں تو فرض بعض کے چپ رہنے سے ادا ہو جائے گا

باب پنجم

نوادرات تاج الشریعہ

☆———— کنز الایمان پر اعتراضات کے جوابات

☆———— اردو ادب کا لب ولہجہ

☆———— امام احمد رضا بریلوی کی طرز نگارش کے اثرات

☆———— دلائل وشواہد کی بھر مار

حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری مسلسل تصنیف وتالیف اور ترجمہ نگاری میں مصروف عمل ہیں، سفر وحضر میں بھی یہ سلسلہ جاری رہتا ہے، پہلے ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی مرحوم اور مولانا عبدالوحید رضوی بریلوی مرحوم کے ہاتھ کے مسودات ملیں گے، راقم السطور جب حضرت کے ہمراہ خدمت سفر میں رہتا تھا تو ٹرین ہو یا پلین قیام گاہ ہو یا جلسہ گاہ ہر جگہ املا کراتے تھے۔ مفتی شعیب رضا قادری اور مولانا عاشق حسین کشمیری کے ہاتھ سے لکھے عربی مسودات کافی تعداد میں ہیں۔ حضرت کے لکھنے کا انداز نہایت ہی خوبصورت اور خوشخط ہے، کوئی بھی لائن ٹیڑھی نہیں ہوسکتی ہے۔ حضرت کو تصنیف و تالیف اور فتویٰ نویسی سے نہایت ہی غایت درجہ لگاؤ ہے۔ جس دن حضرت کے لکھنے ولکھانے کے اوقات میں خلل پڑ جاتا ہے تو حضرت کی اضمحلالی کیفیت خدام ہی محسوس کرسکتے ہیں۔

حضرت نے دوران تعلیم دارالعلوم منظر اسلام بریلی میں سب سے پہلے ''جشن عید میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' پر مقالہ تحریر کیا، پھر دوسرا مقالہ ''کیا دین کی مہم پوری ہو چکی'' لکھ کر والد ماجد مفسر اعظم ہند مولانا ابراہیم رضا جیلانی میاں کی ادارت میں نکلنے والا ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی نے شائع کیا۔ آپ کی باضابطہ کتاب ''تصویروں کا شرعی حکم'' پہلی بار منظر عام پر آئی، یہ کتاب اس وقت تصنیف کی جب حضرت دارالعلوم منظر اسلام میں ''شیخ الحدیث'' کے عہدے پر فائز تھے، کتاب پر تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم قدس سرہ اور بحرالعلوم مفتی سید افضل حسین مونگیری کی تقریظات بھی ثبت ہیں۔ اس کتاب کو حضرت کے برادر اکبر مولانا ریحان رضا خاں رحمانی میاں نے اپنے اہتمام سے طبع کرایا تھا۔

اردو زبان میں حضرت کی دو درجن کتابیں ہیں۔ اور ہزاروں کی تعداد میں فتاویٰ موجود ہیں، حضرت کی طرز نگارش پر نظر ڈالیں تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری فاضل بریلوی کا لب ولہجہ، انداز بیان، عبارت کی مقفہ ومسجع گیری خوب جھلکتی نظر آتی ہے۔ یہاں پر راقم السطور کے استفتاء کے جواب میں حضرت کا تحریر کردہ ''ٹائی'' کے موضوع پر ٦ صفحات پر مشتمل فتوی ملاحظہ کریں گے۔ ٩ صفحات صاحبزادہ ابوالخیر زبیر احمد نقشبندی حیدرآبادی (پاکستان) کی شرعی گرفتوں پر ہے کہ تلاوت قرآن پاک کے درمیان حق نبی نہیں کہا جاسکتا ہے، اس پر دلائل وشواہد سے حضرت نے بہت تفصیل سے مختلف اوقات میں مضامین لکھے تھے، جن کو بہت جلد کتابی شکل میں شائع کردیا جائیگا۔ ٢ صفحات کا مسودہ مولوی اخلاق حسین قاسمی دہلوی کے کنزالایمان پر اعتراضات کا جواب ہے جو ''دفاع کنزالایمان'' کے نام سے موسوم ہے، یہ رسم الخط مولانا عبدالوحید رضوی بریلوی کے ہاتھ کا ہے۔ دفاع کنزالایمان کے نام سے حضرت کی دو تصانیف ہیں، ''روزنامہ الجمعیۃ دہلی'' بابت ١٣ / جنوری ١٩٨٣ء میں کنزالایمان پر اعتراضات کے جواب میں لکھے مقالہ کو کتابچہ کی شکل میں رضا اکیڈمی نے شائع کیا تھا۔ بعدہٗ اسی نام سے کسی دوسرے وہابی معترض کے جواب میں ایک تفصیلی کتاب لکھی، اس کا نام بھی ''دفاع کنزالایمان'' رکھا، جب کہ دونوں کے مضامین وماخذ جداگانہ ہیں۔ ''ٹی۔ وی، ویڈیو کا آپریشن'' کا مسودہ بھی ایک صفحہ کا بطور نمونہ شامل اشاعت ہے۔

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام کہ ٹائی کا باندھنا کیسا ہے؟

اور اس سلسلہ میں حضور اعلیٰ حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

اور حضور مفتی اعظم علامہ الشاہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے

کیا فتاویٰ دیئے تفصیل سے واضح کریں ——— بینوا توجروا

[illegible]

الجواب: حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ العزیز یہ فرماتے تھے

کہ ٹائی قرآن عظیم کا رد ہے۔ قرآن عظیم فرماتا ہے وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم وما قتلوہ یقیناً

یعنی یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو قتل نہ کیا نہ انہیں سولی دی بلکہ اللہ نے

ان کی شبیہ کا دوسرا بنا دیا اور یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو یقیناً قتل نہ کیا۔ اسکے برخلاف عیسائیوں کا

عقیدہ یہ ہے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی دی اور سولی پر لٹکایا۔ لہذا عیسائی اسکی

یاد میں صلیب کا نشان جسے کراس کہتے ہیں بناتے ہیں اور گلے میں ٹائی (کھنڈا) لٹکاتے ہیں یا باندھتے ہیں

حضرت اقدس کی خدمت میں رہنے والوں کا بارہا کا مشاہدہ تھا کہ کسی کو ٹائی پہنے دیکھتے سخت بیزاری کا اظہار کرتے

اور ٹائی اتروا دیتے تھے اور ٹائی کو عیسائیوں کا شعار بتاتے تھے۔ حضرت اقدس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فتویٰ چند وجوہ سے قوی تر

(۱) ہم لوگ بھی اس فتویٰ مبارک کی تائید میں بتانے کا ارادہ رکھتے ہیں جو سب کے نزدیک مسلم ہے اور وہ یہ

کہ (کراس) جسے مسلم و غیر مسلم سب بالاتفاق عیسائیوں کا نشان جانتے ہیں اکثر کراس (Cross) ہے

اور اسی طرح اس معروف نشان ہوتا ہے جسے اسی طرح وہ تختہ جس پر بقول نصاریٰ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی

Practical Advanced پہلے تو یہی دیکھئے کہ اس کا مطلب ہے جو کہ انگریزی کی مستند لغت

Twentieth Century Dictionary کے تحت ہے Cross ۱

stake with a transverse bar used for crucifixion

صلیب the Cross, wooden structure on which according

to the Christian religious belief, Jesus was crucified

صلیب

Anything shaped like + or × صلیب کا نشان the sign of the cross نشان صلیب

اس کراس کی شکل پر بھی یہ وہی کراس کا مصداق ہے چنانچہ اسی ڈکشنری میں آگے ہے

(۲) یہ نشان بنانا عقیدہ نصاریٰ میں ان کے عبادات اور باعث برکت ہے چنانچہ اسی ڈکشنری میں لفظ Cross کے تحت ہے

Cross (oneself) make the sign of the cross with the hand

religious act among Christians عیسائیوں میں مذہبی عمل

(۳) مذکورہ [illegible] میں مذکورہ ٹائی کو دیکھیے تو صاف ظاہر ہوگا کہ یہ پھانسی کے تختہ سے مشابہ ہے خصوصاً سیدھی

چوڑی پٹی والی ٹائی تو اس تختۂ دار سے زیادہ مشابہ معلوم ہوتی ہے، اور عیسائیوں کے نزدیک یقیناً وہ بھی مقدس و محترم ہے نہ یہ کہ صرف

یہ بلکہ اس کا نشان بھی مقدس ہے اور مذکورہ بالا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ صلیب کا نشان بنانا اگرچہ ہاتھوں کے اشارے سے ہو ان کے نزدیک

باعث برکت و حفاظت جانتے ہیں تو صلیب یا جزء صلیب کی نشانی کو اپنے گلے میں ڈالنا کیوں نہ باعث برکت جانیں گے۔ خود وہ ان کے

نزدیک باعث برکت ہے اور یہ ٹائی ہے جسے عیسائی گلے میں باندھتے ہیں

(۴) آدمی کے گلے میں بندھی ہوئی ٹائی دیکھ کر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ دونوں بازو کے بیچ سینہ پر پڑی ہوئی وہ ٹائی مکمل کراس کا نشان دکھا رہی ہے

مذکورہ [illegible] ذرا غور سے ظاہر ہے کہ خود اس بندھی ہوئی ٹائی میں مکمل کراس موجود ہے کہ ٹائی کی پٹی گردن میں ڈال کر جب پھندا لگاتے ہیں تو دونوں

[illegible] کو اس کراس [illegible] کرتے ہیں اور یہ دونوں طرف پسلی کی ہڈی پر رہتی ہیں اور یہ شکل بنتی ہے

جس سے پھانسی کا تختہ اور پھانسی کا پھندا صاف نظر آتا ہے اب انہیں اگر پن (PIN) لگا دیجئے

[illegible] جیسا کہ اس شکل سے ظاہر ہے تو ٹائی کئی وجوہ سے کراس کا نشان بناتی ہے اور پھانسی کی جسے انگریزی

میں (Cross) اور Crucifixion کہتے ہیں یاد عیسائیوں کے طور پر دلاتی ہے۔ بالجملہ ٹائی [illegible]

[illegible] اس کا پھانسی کا پھندا بھی ہے اسی طرح بو ٹائی (Bow tie) کو قیاس کر لیجئے کہ گلے میں بندھنے سے بھی کراس کی شکل بنتی ہے

جیسا کہ اس شکل سے ظاہر ہے اور کراس اور شبیہ کراس عیسائیوں کا مذہبی نشان ہے تو ٹائی کو کراس کو یا شبیہ کراس

[illegible] عیسائیوں کا شعار ہے اور جو چیز کافروں کا مذہبی شعار ہو وہ ہرگز روا نہ ہوگی اگرچہ معاذ اللہ کیسی ہی عام ہو جائے

(۵) — اہل بصیرت کو تو خود ٹائی کی شکل سے اس کا حال معلوم ہو گیا مگر اصلی عیسائیوں کے یہاں اتنی اہمیت ہے کہ [illegible]

کو بھی ٹائی پہناتے ہیں تو ضرور یہ ان کا مذہبی شعار ہے جو مسلم کے لیے حرام اور باعث عار و ننگ ہے جیسی تو کسی کی [illegible]

اجازت نہیں ہو سکتی۔ ان کے اوپر لازم ہے کہ اس سے شدید احتراز کریں اور شرٹ پتلون وغیرہ بھی نہ پہنیں کہ صلحاء اور دیندار لوگوں کا [illegible]

مسلمان [illegible] اپنی تہذیب کو سنت سرکار علیہ الصلاۃ والسلام اور بزرگان دین کی [illegible] اور ان کی وضع پر زندہ رکھیں اور اسے

۹۲ ۸۶

Hazrat Maulana Mufti
Akhter Raza Khan Azhari
President All India
Sunni Jamiatululema & Head Mufti
Central Darul...
82 Saudagran Bareilly. 243003



حضرت علامہ مولانا مفتی قاری محمد اختر رضا خان قادری ازہری
صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء و ازہری
صدر مفتی مرکزی دار الافتاء بریلی شریف
۸۲ سوداگران۔ بریلی شریف

پیش کردہ عبدالنعیم عزیزی (ایڈیٹ)

۳۰

تاریخ:-

ھوالمعین

ملازمت وغیرہ کے لیے ہرگز نہ جھوٹ بولے اور اللہ عزوجل پر بھروسہ رکھے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتماد رکھے اور عیسائیوں کی طرف سے ان ماروقیود کی ہمیں بے مخالفت کریں بالآخر کامیابی مسلمان کو ملیگی کہ اللہ رب العزۃ کا وعدہ ہے ان تنصروا اللہ ینصرکم اگر تم اللہ کے دین کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری مدد کریگا۔ لہذا ہرگز ایسی ملازمت یا عہدہ قبول نہ کریں جس میں ٹائی وغیرہ ناجائز شرطوں پر مجبور کیا جائے کہ دین کے مقابلہ میں ملازمت وغیرہ کی محبت زہر ہے اور اللہ عزوجل کی ناراضگی کا باعث ہے اور معاذ اللہ اگر خدا ناراض ہو جائے تو خدا کے سوا کوئی مددگار نہ ہوگا قال تعالی

وان یخذلکم فمن ذا الذی ینصرکم اگر اللہ تمہیں چھوڑ دے تو کون تمہارا مددگار ہے

نمبر ۶ ٹائی اصل نصاری سے ہے نہ بذات خود شعار مذہبی ہے لہذا اسے پہنے ہوئے قرینہ کسی شہادت کی ضرورت نہیں (اور کسی شعار مذہبی کا انکار اسلام کا انکار ہے) تاہم اہل علم و اکابر سب متفق ہیں کہ یہ نصرانیت کا شعار ہے جیسا کہ بارہا متعدد لوگوں سے استفسار پر ظاہر ہوا۔ ابھی مجھ سے ایک صاحب کی بات ہے کہ دو ہیں میں ایک مسلم دنیا عیسائی نے کہا کہ ٹائی کو چرچ کی عزت کا لباس تصور کیا جاتا ہے جس سے اس کی مذہبی حیثیت معلوم ہوتی ہے نیز ایک پاکستانی عالم نے ایک پادری سے پوچھا کہ ٹائی پادریوں سے ان کے لباس کا حصہ ہے یہ واقعہ بات مجھ سے حضرت مولانا نعیم اشرف صاحب مقیم ممباوہ اور لیٹر نے کہی

Hazrat Maulana Mufti
Akhter Raza Khan Azhari
President :- All India
Sunni Jamiatululema & Head Mufti
Central Darulifta
82 Saudagran Bareilly. 243003



حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری
صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء
صدر مفتی مرکزی دار الافتاء، بریلی شریف
۸۲ سوداگران۔ بریلی شریف

پیش کردہ: عبد النعیم عزیزی (علیگ)

حوالہ نمبر

یہاں سے سیدی اکرم جد امجد حضرت مفتی اعظم قدس سرہ العزیز کی فقہی بصیرت دیکھئے اور اہل زمانہ کی عادات و احوال پر ان کی وسعت اطلاع کا اندازہ کیجئے۔ ایک فقیہ کو نبض شناس ہونا بھی ایسا چاہئے کہ اہل زمانہ سے عدم اختلاط کے باوجود اہل زمانہ سے باخبر رہے۔ بلاشبہ فقاہت و افتاء کے ادوات لازمہ کے بعد احوال ناس کی معرفت بھی ایک لازمی ادب ہے جس پر حضرت مفتی اعظم کو بڑی دسترس حاصل ہے اسی لئے علماء فرماتے ہیں من لم یعرف اہل زمانہ فہو جاہل جو اپنے اہل زمانہ کو نہ جانے وہ جاہل ہے۔

یہ آخر میں سیدنا اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاویٰ سے چند کلمات تبرکاً پیش ہیں۔ سوال اور کچھ مختصر جواب یعنی ~~[illegible]~~ درج ذیل ہے۔ سوال - زید کوٹ و کالر و نکٹائی پہنتا ہے اور پیشاوری چپل یا ترکی ٹوپی و بوٹ جوتا پہنتا اور انگریزی فیشن کے بال رکھتا ہے عمرو کہتا ہے کہ اس میں تشبہ بالنصاریٰ ہے اور زید کہتا ہے کہ ہرگز نہیں کہ ادنیٰ فرق رکھ دینا ہی کافی ہے ان دونوں میں کون حق پر ہے بینوا توجروا

الجواب

جو بات کفار یا بدمذہبان اشرار یا فساق و فجار کا شعار ہو بغیر کسی حاجت صحیحہ شرعیہ کے برغبت نفس اس کا اختیار ممنوع و ناجائز و گناہ ہے اگرچہ وہ ایک ہی چیز ہو کہ اس سے اس وجہ خاص میں ضرور ان سے تشبہ ہوگا اسی قدر منع کو کافی ہے اگرچہ دیگر وجوہ سے تشبہ نہ ہو۔ اسکی نظیر گلاب اور پیشاب ہے سیر بھر گلاب ہو دو دس سیر اور ایک قطرہ پیشاب ہے تو وہ ناپاک ہو جائے نہ کہ لوٹا بھر پیشاب ہو اسی طرح [illegible]

بہت سے کے حل کر لقرم شعاریت کے لیے مسئلہ کا خاص جزئیہ نقل کیا جا چکا فرماتے ہیں اشباہ والنظائر بلمرہ

میں ہے عبادۃ الصنم کفر ولذا لو شد زنار الیہود والنصاری دخل کنیستہم او لم یدخل

[illegible] اللہ عزوجل مسلمانوں کو ہدایت فرمائے آمین واللہ تعالیٰ اعلم فتاوی رضویہ ج ۱۰

نصف آخر ص ۱۴۸ تا ص ۱۵۱ ملخصاً اسی میں اعلیحضرت سے مسئلہ دریافت کیا گیا کہ ایسا لباس پہننا

جس سے فرق کافر و مسلمان کا نہ رہے شرعاً کیا حکم رکھتا ہے جواب حرام ہے رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من تشبہ بقوم فہو منہم بلکہ اس میں بہت صورتیں کفر ہیں جیسے زنار باندھنا

بلکہ شرح [illegible] اور حدیقۃ الندیہ علامہ عبد الغنی بن اسمٰعیل رحمہما اللہ تعالیٰ میں ہے لبس زی الافرنج کفر علی الصحیح

صحیح مذہب یہ ہے کہ فرنگیوں کی وضع پہننا کفر ہے فتاوی خلاصہ میں ہے امرأۃ شدت علی وسطہا

حبلا وقالت ہذا زنار تکفر کسی عورت نے اپنی کمر میں رسی باندھی اور کہا یہ جنیو ہے کافرہ ہو گئی واللہ تعالیٰ اعلم

فتاوی رضویہ جلد دہم نصف آخر ص ۱۹۰ نیز اسی میں لباس کے متعلق ضابطہ تحریر ہوا جس کے الفاظ یہ ہیں

کلیہ در لباس آنست کہ درو سہ رعایت ہست اول آنکہ حلال باشد دوم رعایت ستر در اجزاء متعلق

لبثہ است سوم لحاظ وضع کہ نہ زی کفار باشد نہ طرز فساق و آں ہر دو گونہ است یکے آنکہ شعار مذہب ایشاں باشد چوں زنار ہنود و کلاہ مخصوص نصاری کہ ترسات

نامند لبس ایں کفر بود اگر شعار مذہبی نیست از خصوصیات قوم آنہا است ممنوع و ناروا باشد حدیث صحیح من تشبہ بقوم فہو منہم در صورت اولی محمول

بر ظاہر خود است و در ثانیہ بر زجر و تشدید الخ ملخصاً فتاوی رضویہ ص ۱۷۷ و ص ۱۷۸ ج ۱۰ نصف آخر واللہ تعالیٰ اعلم

۹۲/۶ اب جو [illegible] ابھی تو عمری ہے زمانہ سے [illegible] حضرت اقدس کے وصال فرمانے تک فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری عفرلہ

[illegible] حضرت [illegible] مسلمان کو [illegible]

[illegible]

Hazrat Allama Maulana Mufti
MOHAMMED
Akhtar Raza Khan Qadri Azhari
President: All India Sunni Jamiatul Ulema
Head Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly.
82, Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif
U.P. 243003. (INDIA) ● Tel: 72166



عالی جناب مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری
قائم مقام حضور مفتی اعظم
صدر: آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء
صدر مفتی: مرکزی دارالافتاء بریلی شریف
۸۲ سوداگران، بریلی شریف، یو۔پی، (انڈیا)

Ref. No. ________ حوالہ نمبر

Date: ________ تاریخ

صح الجواب۔ فی الواقع حضرت علامہ ازہری صاحب قبلہ کا جواب ٹائی کے بارے میں صحیح و درست ہے اور یہی فتوی حضور سیدی الکریم مفتی اعظم ہند نور اللہ مرقدہ کا
[redacted] تحقیق یہی ہے کہ ٹائی نصاری کا شعار مذہبی ہے اور شعار مذہبی کا استعمال کفر ہے جیسے ہنود کا زنار (جنیو) اور شعار قومی جو لباس ہوں ان کا
استعمال انگریزوں کی موافقت اور ان کی وضع کے استحسان کے لئے ہو تو اسے بھی فقہائے کرام نے مطلقاً کفر فرمایا ہے غمز العیون میں ہے من
استحسن فعلا من افعال الکفار کفر باتفاق المشائخ جس نے کافروں کے کسی فعل کو اچھا سمجھا باتفاق مشائخ کے نزدیک وہ کافر ہو گیا
اور اگر ایسا نہیں تو فسق ضرور ہے اللہ تعالی مسلمانوں کو نصاری کے شعار مذہبی و قومی سے بچنے کی توفیق بخشے والمولی تعالی اعلم

کتبہ قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی
مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف
۱۱ جمادی الاولی سنہ ۱۴۱۲ھ

الجواب صحیح۔ فقیر نے بارہا حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان سے
ٹائی نصاری کا شعار مذہبی ہے فرماتے سنا کہ یہ [illegible] ہے
اور [illegible] کی سخت تاکید فرماتے تھے مولی تعالی مسلمانوں کو
اس سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے آمین واللہ تعالی اعلم

کتبہ محمد حبیب رضا خاں القادری غفرلہ
مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف
۱۳ جمادی الاخری ۱۴۱۲ھ

الجواب صحیح۔ ٹائی کے بارے میں حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان
کا یہ فرمان کہ یہ رد قرآن ہے۔ صلیب کی نقل ہے۔ نصاری کا
شعار مذہبی ہے، نہایت مشہور و معروف ہے، خود راقم الحروف
نے متعدد بار ٹائی باندھنے والوں پر حضرت کو غصہ کرتے دیکھا ہے
اور سخت تہدید فرماتے سنا ہے۔ لہذا مسلمانوں کو اس سے
احتراز لازم و ضروری ہے۔ واللہ تعالی اعلم کتبہ فقیر محمد [illegible]

(۳)

گستاخی سے صاحبزادے سکندر نے روایت ہی دروغ گوئی کا دروازہ کھولا اور صحابہ کی اہانت کے

بھی میاں خود مرتکب ہوئے اور صحابہ پر یہ الزام رکھ دیا کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم تو [illegible] گناہ [illegible]

اور سب سے بڑھ کر یہی بات [illegible] سارے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی عصمت کا [illegible]

کہ لوں کیا کہ تمام [illegible] کے اندر [illegible] جواب [illegible] ہمارے گناہ [illegible] معاف کر دئے

اور گستاخی سے محفوظ [illegible] فرما دیجئے پھر کیا لکھا [illegible] کہ یہ بات خدا کی طرف منسوب کر دی

ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا ۔ ظاہر ہے [illegible] باندھتے ہوئے ننھے میاں کو شرم نہ آئی [illegible]

ہو رہی تھی

اب ہے میاں صاحبزادے سے پوچھئے کہ آپ نے خود [illegible] یہ درست لگائی ہے کہ اعلیحضرت علیہ الرحمہ

کا ترجمہ حدیث کے خلاف ہے کیا یہ آپ کا [illegible] حدیث لفظا [illegible] مجہول ہے

اور اعلیحضرت کے ترجمہ کو حدیث کے خلاف بتا دیا تھی ۔ اگر ایسا ہے [illegible]

تو [illegible] الزام کیوں دیتے ہیں [illegible] مخالفت کا الزام [illegible]

آپ سے الزام [illegible] کے کلام سے یہ الزام آیا [illegible]

معنی [illegible] ۔ اور آیا کہ حدیث میں غفر اللہ ما تقدم من ذنبک ایسی آیت کی [illegible]

محبت میں یکسا جذب [illegible] ہم الزام ان کو دیتے [illegible]

اور جب ننھے میاں صاحبزادے کے نزدیک حدیث [illegible] ظاہری معنی [illegible]

کے طور پر [illegible] حقیقی معنی ہیں ۔ اب ننھے میاں صاحبزادے کا یہ عذر [illegible]

[illegible] ہے ۔ پھر اس عذر سے نہیں کیا فائدہ ۔ یہ تو وہی بات ہے کہ عذر گناہ بدتر از گناہ

اعلیحضرت علیہ الرحمہ والرضوان پر تو خلاف حدیث کا الزام اٹھایا اور یوں حدیث کو ظاہری معنی [illegible] مانا مگر

اس کی [illegible] نہیں کیا تو کوئی فرق [illegible] کہ اس الزام سے انکار عصمت نبی علیہ السلام کا [illegible] الزام

آپ دونوں کے سر پر رکھا جس سے عہدہ برآ ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے اور عصمت نبی علیہ السلام [illegible]

نہیں [illegible] ۔ چلئے [illegible] کہ آپ کی مراد حقیقت [illegible] ننھے میاں [illegible]

حدیث [illegible] ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

اب جبکہ حدیث آپ کے نزدیک بھی مؤول ہے بلا [illegible] کہ ایسے کی تاویل جبکہ حقیقت گناہ ممکن نہیں

تو نتیجہ یہ نکلا ہے اگر معنی گناہ نہیں ارتکاب مجاز و تاویل کی تو کیا آپ کا مطلب ہے کہ آپ [illegible]

منہ ہو گیا لہٰذا کوئی تاویل نہیں ہو سکتی۔ [illegible] د بایہ تماشی کی عجب بگاڑ اکبر کہ اجتماع گناہ

میں اگر کوئی ارتکاب مجاز کر کے اور یہ کہے کہ لہٰذا (ذنبک) میں اضافت ذنب (گناہ) سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف

نہیں بلا مجاز یا حذف کے طور پر یا ادنیٰ ملابست کیوجہ گناہ امت کو سرکار علیہ السلام کی طرف منسوب کر دیا گیا اسلئے کہ امت کے

گناہوں سے سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کو رنج ہوتا ہے اور سرکار علیہ الصلاۃ والسلام منجانب اللہ امت کے وکیل و کارساز و شفیع ہیں

تو یہ ایسا ہی ہے جیسے [illegible] موکل کے مقدمہ کو وکیل اپنا مقدمہ کہتا ہے۔ یا تنہا تم خود سمجھ لو [illegible]

تاویل میں کیا مانع ہے۔ حدیث کی سند اب [illegible] تو خود حدیث جو مؤول ہو اچھا

اور جب کوئی مانع نہیں تو [illegible] اپنی بات ہی کو سمجھنا اور دوسرے کی بات بلا دلیل رد کرنا [illegible]

[illegible] کیا تھا یا ہو سکتے ہیں کہ ان کے لکھنا تھا [illegible] خیال ہے کہ کوئی اور بھی سلف ہے یا یہ صرف آپ ہی

کا خیال ہے کہ اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کا ترجمہ صحیح نہیں اور عقل محمدی [illegible] حدیث ہے اور [illegible]

نہیں [illegible] اختلاف [illegible] نتیجہ یہ ہے کہ آپ کا خیال ہے آپ [illegible] کوئی [illegible]

اور آیت کی جو تاویل اعلیٰحضرت نے کی ہے [illegible] تفسیر کی کتب میں موجود ہے یا کسی کا قول ہے۔ صاوی علی الجلالین

میں اسی کو [illegible] کر کیا چنانچہ [illegible] ہے

معالم التنزیل، روح البیان، قرطبی، خازن میں [illegible] شہاب الدین خفاجی نے ذکر کیا اور [illegible]

لہٰذا امام فخر الدین رازی نے اس کے مثل توجیہ کو بیان کیا [illegible] یہ ہے کہ آیت میں [illegible] کے گناہ مراد ہیں [illegible]

شفا و نسیم الریاض سے [illegible] توجیہ آیت کریمہ [illegible] (فما احتج به

لتجويز الصغائر عليهم ليغفر لك الله ما تقدم [illegible] فقد اختلف المفسرون فيه فقيل المراد بما تقدم (ما كان قبل النبوة

وما تأخر (ما بعدها) أي بعد النبوة وهو عبارة [illegible] كناية عن أنه لو لم يصدر منه ذنب [illegible] لأنه لا تكليف قبل البعثة

[illegible] والعقل لا يستقل بذلك وقوله ما بعدها ذكر للتعميم كقولك [illegible] من لقيت ومن لم تلقه وقيل معنى ما

تقدم ما وقع لك من ذنب [illegible] ومعنى ما تأخر [illegible] مغفور له غير مؤاخذ به

لو وقع منه لكنه لم يقع منه ذنب كبيرة وانما يصدر عنه نادرا خلاف الاولى (وقيل المتقدم) بمعنى ما تقدم

(ما كان قبل النبوة) فما لم يؤاخذ به لأنه لا شريعة يلتزم احكامها (والمراد بالمتأخر عصمتك بعدها)

مغفرته تحقق بمعنى العصمة (حكاه أحمد بن نصر الخزاعي تلميذ) [illegible] وقيل المراد بذلك امته [illegible] لكى يغفر الله

لأجمتك ما صدر [redacted] ولصدر منها فالمراد بخطابه خطاب امته فاضافة الذنب له صلى الله تعالى عليه وسلم لأدنى ملابسة لأنه يسوءه ما يسوءهم وهو شفيع لهم (وقيل المراد بما تقدم ما وقع عن سهو وغفلة) بما تقدم (ما وقع) منه صلى الله تعالى عليه وسلم (عن سهو وغفلة و) المراد بما تأخر ما كان صادرا عن (تأويل) أي بيان لمعنى محتمله الظن فيحمل عليه باجتهاده ثم تبين له أن الصواب أو الأولى غيره لأن التأويل بيان ما يؤول إليه (حكاه الطبري محمد بن جرير) (واختاره القشيري) عبدالكريم شيخ الصوفية وغيره (وقيل) المراد بما تقدم (ما تقدم لأبيك آدم) عليه الصلاة والسلام (و [redacted]) المراد (بما تأخر من ذنوب امتك) فاللام للتعليل أي غفر لأجلك ذنوب أبيك آدم لما توسل بك إلى الله وليغفر لامتك لأنك رحمة لهم (حكاه السمرقندي [redacted] والسلمي) وهو الإمام [redacted] أبو عبدالرحمن الصوفي (عن ابن عطاء) شيخ الطريقة وهو مما لا يقال بالرأي وقد قاله مثله هؤلاء وان كان خلاف الظاهر (وبمثله) أي بمثل هذا التأويل (والطبري قبله يتأول [redacted]) تعالى خطابا لنبينا صلى الله تعالى عليه وسلم (واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات) فيقال المراد استغفر لذنب أهل بيتك الكرام ولذنوب امتك أو استغفر عما [redacted] صدر منك سهوا أو غفلة أو تأويلا منك [redacted]

أقوال على مخاطبة النبي) أي خطاب الله للنبي صلى الله عليه وسلم فيما هي مخاطبة الأمة

[redacted] کہ [redacted] انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے صغیرہ گناہوں کا صدور ممکن تھا اور ان کی آیت کریمہ لیغفر لک اللہ تاکہ اللہ بخشدے الخ سے استدلال کیا ہے اسکے مفسرین کرام نے مختلف جواب دیے ہیں تو ایک قول یہ ہے کہ اگلے سے مراد وہ ہے جو نبوت سے پہلے ہوا اور پچھلے سے مراد وہ ہے جو بعد نبوت صادر ہوا اور اس کی تعبیر ممکن یہ ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے کوئی گناہ صادر نہ ہوا اسلئے کہ نبوت سے پہلے اللہ کا کوئی حکم نہیں اور عقل سے کوئی شئی ثابت نہیں ... اور ما بعد نبوت کہ گناہ سب گناہوں سے محفوظ تھا ثابت ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ جسے دیکھو اس کو دو اور جسے نہ دیکھو اس کو بھی دو ... ایک قول یہ ہے کہ اللہ نے آپ کی سب لغزشیں بخشدیں جو پہلے ہو چکیں اور جو ابھی نہ ہوئیں اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو بتا دیا کہ ان کے ... ہوگئی ... گناہوں سے محجوب رکھی گئی ہے ان سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا بالفرض ان سے گناہ سرزد ہو لیکن حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے کوئی گناہ صادر نہ ہوا کبھی خلاف اولیٰ ہی صادر ہوا اور ایک قول یہ ہے کہ گزشتہ سے مراد وہ ہے جو نبوت سے پہلے ہوا اور پچھلے سے مراد حضور علیہ ... والد ... سے مراد ... نبوت ... معصوم ... مجازاً عصمت مراد ... احمد بن نصر خزاعی ... [illegible]

٦

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سے حضور کی امت مراد ہے یعنی اگلوں پچھلوں [illegible] آپ کی امت کے سب گناہ جو ان میں پہلے اور پچھلے گزر چکے

تو حضور سے خطاب سے مراد ان کی امت کو خطاب کرنا ہے اور ذنب (گناہ) کی نسبت حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف

ادنیٰ ملابست کی وجہ سے ہے اس لئے کہ امت کو جس سے ربط ہے ہر حضور کو تعلق ہے اور وہ حضور کے متبع ہیں اور ایک قول یہ کہ

گزشتہ سے وہ مراد ہے جو سہوا و غفلت سے ہوا اور آئندہ سے وہ مراد ہے جو تاویل سے ہو یعنی اجتہاد میں بعض کے

پہلو کو بیان [illegible] یا بعض کو اجتہاد سے محمول فرمایا جن پر حضور کو آگاہ کیا کہ صواب یا اولیٰ دوسرا معنی تھا

یہ اس لئے کہ تاویل کا احتمال کلام کے بیان کو کہتے ہیں اسے محمد بن جریر طبری اور قشیری عبد الکریم شیخ القرطبی وغیرہ نے حکایت کیا اور ایک

قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے جد امجد آدم علیہ السلام کی لغزش بخش دی جب انہوں نے آپ کا وسیلہ پکڑا اور الذنب کی امت کے گناہ

کو آپ کے سبب بخش دیا اس لئے کہ اب ان کے لئے رحمت ہے اور امام [illegible] یہ قول کو امام حنیفہ [illegible] ابو اللیث سمرقندی

اور امام ابو عبد الرحمن سلمی صوفی نے بھی [illegible] عطا شیخ طبری سے نقل کیا اور یہ بات عقل سے کہی جانے والی نہیں تو یہ قول انکا

مثل ان ائمہ کرام نے نقل فرمایا ہے اگرچہ یہ خلاف ظاہر ہے اور [illegible] جیسی ہی تاویل اور دوسرے

دیکھو اس تاویل کے الفاظ قرآن کریم واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات کی تفسیر کی تو کہا جاتا ہے کہ [illegible] کے لئے مغفرت کرو

اور اپنی امت کے گناہوں کی بخشش چاہو یا امت کے لئے استغفار کرو جو سہو و غفلت سے صادر ہوں اور جو تاویل اجتہادی سے ہوا

مکی کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نبی سے خطاب کرنا نبی کی امت سے خطاب فرمانا ہے

اب نہیں سے پوچھا جاتا ہے کہ اعلیحضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کی پسندیدہ تاویل [illegible]

اس سے پہلے جو تاویلیں علماء نے ذکر فرمائیں ان میں سے کوئی [illegible] لائے اختیار کر لیتے

ان تاویلوں میں [illegible] احمد محمد بن جریر طبری کی تاویل پر عمل کیجئے، کس طرح سہو و غفلت اور تاویل و اجتہاد کی قید دونوں

سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے گناہ کی نفی فرما دی [illegible] نے یہ بھی نہ لیا آخر کوئی

وجہ دلیل سبیل نظر تھی

کیسی [illegible] اور کوئی بات ہے کہ [illegible] تاویل [illegible] گناہ کو [illegible] یہ تاویلیں

علماء [illegible] خلاف [illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گناہ کی [illegible]

علماء کا طرز دیکھئے [illegible] تنزیل کا اتباع کر کے [illegible] گناہ اگر [illegible]

تاویل فرمادی جس نے مفہوم گناہ کو [illegible] آپ نے [illegible] ہرگز نہیں [illegible] بہت بعید

پر [illegible] کہ حقیقت گناہ مراد نہیں یہ اعتراف ہے کہ [illegible]

عقیدہ [illegible] حدیث [illegible]

امر [illegible] حقیقت گناہ مراد [illegible] اب [illegible]

(۱۱)

یہ شہنشاہی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں المسنت کا طرف کس (?)

اطمینان ہو کہ اس میں تغییر و تحریف نہ ہوئی - اسے بھی متصل الاتصال سند جانا اور وہ ایسا ہی ہے - تداول کا
یہ معنی کہ کتاب جب سے اب تک علماء کے درس و تدریس یا نقل و تمسک یا ان کی مطمح نظر رہا ہو جس سے روشن
ہو کہ اس کے مقامات و مقالات علماء کے زیر نظر آچکے اور وہ بحالت موجودہ اسے مصنف کا کلام
مانا کئے - زبان علماء میں صرف وجود کتاب کافی نہیں کہ وجود و تداول میں زمین و آسمان کا فرق ہے
رہا وجود نسخ - انصافاً متعدد بلکہ کثیر و وافر قلمی نسخے موجود ہونا بھی ثبوت تواتر کو بس نہیں - جب تک ثابت
نہ ہو کہ یہ سب نسخے جدا جدا اصل مصنف سے نقل کئے گئے یا ان نسخوں سے جو اصل سے نقل ہوئے و نقل در
نقل ہو کر کثیر ہو گئے جیسے انجیل کی طرف بائبل کے ہزار در ہزار نسخے، فتوحات مکیہ کے تمام مصری نسخے نسخہ محرفہ
سے منقول ہوئے اور اسی نقل مصر میں چھپیں اور اب وہ گھر گھر موجود ہیں حالانکہ تواتر درکنار ایک سلسلہ
صحیح آحاد سے بھی ثبوت نہیں - ہمارے نزدیک ہیں وہ کلمات جو اکابر اولیاء سے گذرے کہ اکابر علماء معتمدین مثل
امام ابن حجر مکی و ملا علی قاری وغیرہما کی کتب مطبوعہ میں پائے جاتے ہیں بعد یہ یقین کرتے ہیں وہ الحاقی ہیں
دیکھئے ملا علی قاری کی شرح فقہ اکبر ... ہے ما یسمی بہ الرب لنفسہ و یسمی بہ مخلوقاتہ مثل الحی والقیوم
والعلیم والمقتدر اس میں مخلوقات پر قیوم کے اطلاق کا جواز ہے حالانکہ ائمہ فرماتے ہیں کہ غیر خدا کو قیوم
کہنا کفر ہے مجمع الانہر میں ہے اذا اطلق علی المخلوق من الاسماء المختصۃ بالخالق نحو القدوس والقیوم والرحمن وغیرہا
یکفر اسی طرح اور کتابوں میں ہے حتی کہ خود اسی شرح فقہ اکبر میں ٢٩٩ص (?) ہے من قال لمخلوق یا قدوس او القیوم او الرحمن
کفر - جو کسی مخلوق کو قدوس یا قیوم یا رحمن کہے کافر ہو جائے
ظاہر الحاق اگرچہ کتاب احیاء الاشعر مشہور و معروف ہے - ثانیاً کسی کتاب کا ثابت ہونا اس پر عقیدے کا ثابت
ہونا نہیں - بہت اکابر کی کتابوں میں الحاقات ہیں جن کا مفصل بیان کتاب الیواقیت والجواہر میں امام عارف
باللہ سیدی عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ ... شیخ اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے کلام میں تو الحاقات کی گنتی نہیں
... ابو السعود سے زائل ... [illegible]
... قدس اللہ سرہ - سنجھے میاں یہ کلمات ... کا حسب دستور مذکور امام سیوطی سے ثبوت کافی ہم پہنچا ہے
... چلتے چلتے یہ بھی ناظرین کو بتا دیں کہ سنجھے میاں نے اپنے اس مضمون میں پہلے بھی شیخ عبد الحق محدث
دہلوی علیہ الرحمہ ... [illegible]

اپنا الزام دہرایا ہے جن کا جواب اوپر دیا جا چکا ... شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر معتبر شراح
حدیث نے ... ترجمہ فرمایا ہے ... کیوں سنجھے کیا سمجھا ... آپ کے ... ان کے ...
... یا فرق کا ... جا ... عقل و ... ہیں سنجھے میاں نے تو حدیث کو ظاہر
پر محمول کیا ... بلکہ شیخ سعدی نے بھی ... اور ان کی توجیہ کو خلاف عقل و حدیث
... [illegible] ... الزام ان کے
... اب ناظرین کرام ... شیخ سعدی ...

(۱۲)

آپ نے دیکھ لیا۔ اب یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ دونوں ہم مشرب ہیں شہرت کے بھوکے ہیں اور دونوں نے حضرت
اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کی شان میں سخت جرأت سے کام لیا ہے بلکہ دیگر مفسرین کرام کی بھی تغلیط اور ان کے ساتھ
بے ادبی کی ہے اور دونوں کے کلام سے احادیث کو استعارہ معنی پر محمول کرنا اور انکار عصمت انبیاء
ظاہر ہوتا ہے اور تفصیلی بحث ہم مقالہ میں آگے کر آئے ہیں۔ تو علماء پاکستان نے جو فتاوی صادر کیے وہ حق و صواب
ہیں اور دونوں پر توبہ و تجدید شرعیہ لازم ہے۔ جب تک توبہ و تجدید شرعیہ نہ کریں اہلسنت پر فرض ہے کہ ان سے دور
رہیں۔ انہیں اپنا مقتدا و پیشوا نہ جانیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ الاعلیٰ اعلم

وقد جعل بعضهم ذلك من انواع معجزات القرآن حيث كانت الكلمة الواحدة تنصرف الى عشرين وجها واكثر واقل، ولا يوجد ذلك فى كلام البشر - وذكر مقاتل فى صدر كتابه حديثا مرفوعا: لا يكون الرجل فقيها كل الفقه حتى يرى للقرآن وجوها كثيرة: قلت: هذا اخرجه ابن سعد وغيره عن ابى الدرداء موقوفا، ولفظه "لا يفقه الرجل كل الفقه" وقد فسره بعضهم بان المراد ان يرى اللفظ الواحد يحتمل معانى متعددة فيحمله عليها اذا كانت غير متضادة ولا يقتصر به على معنى واحد، واشار آخرون الى ان المراد به استعمال الاشارات الباطنة وعدم الاقتصار على التفسير الظاهر وقد اخرجه ابن عساكر فى تاريخه من طريق حماد بن زيد عن ايوب عن ابى قلابة عن ابى الدرداء قال: انك لن تفقه كل الفقه حتى ترى للقرآن وجوها. قال حماد: فقلت لايوب: أرأيت قوله حتى ترى للقرآن وجوها، اهو ان ترى له وجوها فتهاب الاقدام عليه؟ قال: نعم هو هذا. واخرج ابن سعد من طريق عكرمة عن ابن عباس ان على بن ابى طالب ارسله الى الخوارج فقال: اذهب اليهم فخاصمهم ولا تحاجهم بالقرآن فانه ذو وجوه، ولكن خاصمهم بالسنة. واخرج من وجه آخر ان ابن عباس قال له: يا امير المؤمنين فانا اعلم بكتاب الله منهم فى بيوتنا نزل قال: صدقت، ولكن القرآن حمال ذو وجوه، تقول ويقولون، ولكن خاصمهم بالسنن، فانهم لن يجدوا عنها محيصا فخرج اليهم فخاصمهم بالسنن فلم تبق بايديهم حجة. (الاتقان جلد اول. ص ١٨٥)

ننھے میاں آپ نے امام سیوطی کی بات جو کہی ہے اس کا منھ توڑ جواب یہ ہے کہ آپ نے سمجھا ہوتا۔ کوئی بات نہیں سمجھئے

اگر قرآن کا کلام صحیح ہے اور یقیناً صحیح ہے تو امام سیوطی نے بقول جناب کے اس کو جھگڑا و کر دیا۔ یہ بے ادبی ادب سے

محروموں کو مبارک ہو۔ امام ادب و علم ذی ہے یہ منصور نہیں

[illegible]

(۳) اصل مسئلہ گستاخیٔ رسول اور تکفیر کا تھا وہ الحمدللہ حل ہو گیا — اب ایک نیا مسئلہ
اس تحریر میں یہ اٹھایا گیا ہے کہ "گناہ" کا لفظ حضور کے تعلق سے بولا گیا ہے کہ حضور سے
ایسے گناہ سرزد ہو گئے ۔ اس سے رجوع کیا جائے — اور دلیل یہ دی جا رہی ہے کہ
حضور کی جانب وہ کلمات منسوب ہیں جو حضور سے سرزد نہیں ہوئے [1]
اسکے متعلق عرض یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ الفاظ ہم نے اپنی طرف سے
منسوب نہیں کئے بلکہ خود حدیث پاک کے اندر یہ الفاظ موجود ہیں اور خود حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دئے گئے
ملاحظہ ہو صحیح مسلم شریف کی یہ حدیث مبارک —

فقد روى مسلم من حديث ابي هريرة رضي الله عنه مرفوعاً
فضلت على الانبياء بست اعطيت جوامع الكلم ونصرت بالرعب
وجعلت لي الارض مسجداً وطهوراً وارسلت الى الخلق كافة
وختم بي النبيون وفي رواية واعطيت خواتيم سورة البقرة
من كنز تحت العرش وفي رواية واعطيت مفاتيح الارض وجعلت
امتي خير الامم وغفر لي ما تقدم من ذنبي وما تاخر و
اعطيت الكوثر الخ

(السيرة النبوية والآثار المحمدية، لسيد احمد زيني دحلان،
مطبوعہ بیروت لبنان ۔ ج ۳ ۔ ص ۳۱۲ بحوالہ مسلم شریف)

اسکے علاوہ "حضور کے تعلق سے گناہ کا لفظ" ایک اور حدیث مبارک میں بھی آیا ہے —
ملاحظہ ہو صحیح بخاری شریف کی یہ حدیث مبارک —

عن ابن ابي موسى عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يدعوا
بهذا الدعاء رب اغفر لي خطيئتي وجهلي واسرافي في امري
كله وما انت اعلم به مني اللهم اغفر لي خطاياي وعمدي وجهلي
وهزلي وكل ذلك عندي اللهم اغفر لي ~~[illegible]~~ ما قدمت
وما اخرت وما اعلنت انت المقدم وانت المؤخر وانت على
كل شيء قدير —

(صحیح بخاری، کتاب الدعوات
باب قول النبي صلى الله عليه وسلم اللهم اغفر لي ما قدمت وما اخرت)

پاکستان میں اہل سنت کی ایک عظیم علمی شخصیت حضرت مولانا سردار احمد صاحب کے سجادہ نشین
شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول رضوی صاحب زید مجدہ نے اس حدیث پاک
کا جو ترجمہ فرمایا ہے اسمیں ایک ترجمہ بیان کرتے ہوئے حدیث بالا میں گناہ
کی نسبت جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف فرمائی ہے اسکی نسبت

[illegible]

اور تسلسل کر اپنے ترجمہ میں بھی اسی طرح برقرار رکھا ہے ان کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

ترجمہ:- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے (برائے تعلیم امت) اے اللہ میری خطا، جہل اور تمام کاموں میں میرا اسراف اور جو چیز تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے بخش دے۔ اے اللہ میری خطائیں اور جو گناہ میں نے قصداً یا خطاءً اور ہنسی کے طور پر کئے ہیں اور جو میں نے کیا ہے سب بخش دے۔ اے اللہ! میرے گناہ بخش دے جو میں نے پہلے اور پیچھے کئے ہیں اور جو خفیہ اور علانیہ کئے ہیں تو ہی اول اور تو ہی آخر اور تو ہر شئی پر قادر ہے۔

(تفہیم البخاری، علامہ غلام رسول رضوی، مطبوعہ فیصل آباد ج ۹ ص ۶۷۶)

اب سوال یہ ہے کہ احادیث کا شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور دیگر محققین شارحین حدیث نے بھی ایسا ہی ترجمہ کیا ہے اور آج تک کسی نے ان پر کوئی اعتراض نہیں کیا اور نہ ہی کسی نے ان کو گستاخ قرار دیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اگر ذنب اور گناہ کے حقیقی معنی مراد نہ لئے جائیں اور مسئلہ تاویل اور توجیہ کر کے ذنب اور گناہ کی نسبت حضور کی طرف کی جائے تو یہ قابل اعتراض نہیں ہوتا جبکہ فقیر بھی اسی بات کی طرف پہلے اشارہ کر چکا ہے کہ ذنب کے عام اور حقیقی معنی مراد نہیں بلکہ حسنات الابرار سیئات المقربین جیسے معنی مراد ہیں۔ لہٰذا ان توجیہات کی روشنی میں اگر میرے کلام میں گناہ کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کی طرف آ گئی تو یہ قابل اعتراض کیوں بن گئی؟ — اور اس سے مجھے رجوع کرنے کا کیوں حکم دیا جا رہا ہے —

② جہاں تک اس آیہ مبارکہ کے حوالہ سے اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کے ترجمہ کی بات ہے تو کنز الایمان ترجمہ میں عصمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص خیال رکھا گیا ہے اور آیۂ مبارکہ میں ذنب اور گناہ کی نسبت جو حضور کی طرف ہے جس سے عصمت انبیاء کے عقیدہ پر اعتراض ہوتا تھا اسکا اعلیٰحضرت نے اپنے ترجمہ کے ذریعہ وہی جواب دیا ہے جو بہت سے قدیم مفسرین کرام نے اپنی اپنی تفاسیر میں برسوں پہلے دیا تھا۔ لیکن فقیر کی نظر میں اسکا وہ جواب اور ترجمہ بہتر ہے جو حضرت غزالی زماں رازی دوراں احمد سعید شاہ کاظمی نے یا مناظر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب مدظلہ نے اختیار فرمایا ہے حضرت غزالی زماں نے اس آیہ مبارکہ کا یوں ترجمہ فرماتے ہوئے جواب دیا —

"تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے معاف فرما دے آپ کے اگلے اور پچھلے (بظاہر) خلاف اولیٰ سب کام جو آپ کے کمال قرب کی وجہ سے محض صورتاً گناہ ہیں حقیقتاً حسنات الابرار سے افضل ہیں۔"

(البیان ترجمہ قرآن — علامہ احمد سعید کاظمی مطبوعہ ملتان ص ۶۶۲)

صحابہ و اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسمائے طیبہ کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ رض لکھنے کو علماء کرام نے مکروہ و باعث محرومی بتایا ... امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں [illegible]

الحجة الفائحة لطیب التعیین والفاتحة لسید مجدد المائة

الحاضرة الملة الطاهرة علیه سحائب الرضا والرحمة

المتواترة ۔ بحمدہ تعالیٰ اس بیان تقریر پر تنویر سے اپنا مذہب مہذب بیان ہوا

اور ضمن میں خود امام الطائفہ کی دو عبارتیں فاتحہ وایصال ثواب کے جواز نیز و استحباب پر ذکر ہو گئیں

معترض بہادر اب جو تم پوچھو گے کہ "تفسیر نعیمی میں یہ عجیب حیرت میں ڈالنے والا جملہ کہا

گیا ہے کہ عوام میں رائج رسمیں (تیجہ و چالیسواں و گیارہویں) وغیرہ قرآن مجید

سے ثابت کی گئی ہیں الخ اس کا بے شک جواب لیتے چلو کہ تیجہ و چالیسواں و گیارہویں

وغیرہ یہ سب ایصال ثواب کا ذریعہ ہیں اور ایصال ثواب کا جواز مسئلہ

اجماعیہ ہے اور اجماع طریق مسلمین ہے جو قرآن میں محمود ہے اور اس سے ہٹنے

والا جہنم کو جانے والا ہے چنانچہ قرآن فرماتا ہے ومن یشاقق اللہ

والرسول من بعد ما تبین له الهدیٰ ویتبع غیر سبیل

المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا

تو اس مسئلہ کا اجماعی ہونا ہی قرآن عظیم سے ثابت ہونے کے لئے کافی ہے ۔ [illegible] قرآن عظیم [illegible] کی کسی آیت سے ثابت

[illegible] مسلمانوں کی ان رسوم کو [illegible] اعتراض [illegible] بلا طرفہ ہے

کر سکیں چنداں ضرورت نہیں صدر الافاضل کی اصل [illegible] علیہ الرحمۃ نے تبرعاً [illegible] قرآن عظیم سے اس کی سند جواز

کہ خود اپنے امام سے [illegible] مستقیم من علی العموم [illegible]

ذکر فرما دی ہے جس پر حیرت کی کوئی وجہ نہیں ہاں مگر یہ کہ آپ کی چشم بصیرت پر تعصب و عناد

ثواب کے جواز و استحسان و قبول کا معترض بہادر [illegible] امام [illegible]

کی پٹی بندھی ہے تو آپ کو یہ بھی نہیں دکھیں گے [illegible] کہ ان رسوم کا استحباب و جواز خود آپ کے امام

[illegible] یہ لب احتیاط [illegible] علی العموم ایصال ثواب

الطائفہ کی صراط مستقیم سے ثابت ہے ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم

[illegible] مستحسن [illegible] اس سے تو تیجہ و چالیسواں [illegible]

سب جائز [illegible] آخر یہ سب ایصال ثواب ہی کا تو ذریعہ ہیں [illegible]

اب ہم [illegible] تو ان معتمدین طائفہ کے کچھ اور اقوال نقل کریں معترض بہادر لیاقت علمی تو یہ تھی کہ

کہ صدر الافاضل نے ان رسوم کو قرآن عظیم سے ثابت کیا تھا ۔ آپ کے نزدیک قرآن عظیم سے ثابت نہیں آپ ثابت کر دکھاتے

[illegible] مگر آپ [illegible] کیا اس کا صرف مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ کی نظر [illegible]

معترض بہادر نے آخر میں - تیجہ - چالیسواں - گیارہویں - سوا نجار لنگالاہی - [illegible] پہلے ہم اس بارے میں
مذہب اہلسنت کثرہم اللہ تعالیٰ ذکر کریں اور اس کی تائید میں امام الطائفہ اور بزرگان طائفہ کے اقوال نقل کریں گے
تاکہ وہ سب معترض کی دو ورقہ واہیات کا کافی جواب ہوں فأقول وباللہ التوفیق - [illegible]
تفصیل اس امر میں یہ ہے کہ اموات مسلمین کو ثواب پہنچانا اور اجر کا ہدیہ کرنا تمام اہلسنت وجماعت کے نزدیک محبوب
اور شرع میں مستحسن ومندوب ہے - اس امر کی ترغیب وتعلیم میں حضور سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی
احادیث کریمہ وارد ہیں - امام علامہ محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں اور امام علامہ فخر الدین زیلعی نے نصب
الرایہ میں اور امام علامہ جلال الدین سیوطی نے شرح الصدور میں اور فاضل علامہ علی قاری نے مسلک متقسط میں اور
ائمہ دیگر نے کتب دیگر میں ان احادیث میں سے کچھ کو ذکر فرمایا ہے - موجودہ طائفہ جس کی رگ رگ میں معتزلی خون جوش مار رہا ہے
[illegible] ان معتزلہ کی نیابت میں ایصال ثواب کا انکار کرتا ہے اور اجماع اہلسنت کا اختلاف کرتا ہے
ثانیاً احادیث کثیرہ اور جمہور ائمہ کی تصحیح سے ثابت کہ ایصال ثواب عبادات مالیہ سے خاص نہیں ہے بلکہ مالیہ وبدنیہ دونوں
کو عام ہے یہی مذہب حنفیہ ہے اور اسی پر شافعیہ کے محققین ہیں اور جمہور ہیں اور یہی صحیح و رجیح ومنصور ہے ثالثاً ان
دونوں کا اجتماع کہ قرآن بھی پڑھتے ہیں اور صدقہ بھی کرتے ہیں اور دونوں کا ثواب مسلمانوں کو پہنچاتے ہیں نہیں ہے مگر حسن کا
اجتماع حسن کے ساتھ اور مندوب کا شامل ہونا مندوب کے ساتھ ہرگز ایک دوسرے کے منافی نہ شریعت میں اس اجتماع پر انکار وارد
تو اسے محذور کہنا عقل کے دائرہ سے باہر ہونا ہے امام حجۃ الاسلام غزالی قدس سرہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں اذا لم یحرم الآحاد
فمن أین یحرم المجموع اسی میں ہے ان افراد الآحاد اذا اجتمعت کان ذلک المجموع مباحاً - خود
مسلم طائفہ والعین مولوی اسمعیل دہلوی کو اس قرآن خوانی وطعام کے اجتماع کی خوبی مسلم ہے - صراط مستقیم میں اس طرح راہ اعتراف چلے ہیں
"ہر گاہ ایصال نفع بمیت منظور دارد موقوف بر اطعام نہ گزارند اگر میسر باشد بہتر است والا صرف ثواب فاتحہ واخلاص بہترین
ثواب ہا است" اور ظاہر ہے کہ ایصال ثواب کا طریقہ رب العالمین کی جناب میں دعا کرنا ہے - امام الطائفہ صراط مستقیم میں کہتا ہے "ہر عبادتیکہ
از مسلمان اداشود و ثواب آن بروح کسے از گزشتگان برسانند و طریق رسانیدن آن دعا بجناب الٰہی است پس این خود بہتر
و مستحسن است - اور ہاتھ اٹھانا ہر دعا کے آداب میں سے ہے - حصن حصین میں فرمایا آداب الدعاء منھا بسط
الیدین خ ت مس ق د رفعهما یعنی دونوں ہاتھ اٹھانا صحاح ستہ کی حدیث کے بموجب دعا کے آداب سے ہے - خود معلم ثانی طوائف
منکرین نے مسائل اربعین میں لکھا "دست برداشتن برائے دعا وقت تعزیت ظاہرا جواز است زیرا کہ حدیث
شریف رفع یدین در دعا مطلق ثابت شدہ پس درین وقت ہم مضائقہ ندارد لیکن تخصیص آن برائے دعا وقت
[illegible] - [illegible] جزاء اللہ [illegible] جائز ہو - ھذا ترجمة ما فی.

۹۲-۷۸۶

کولمبو لنکا میں محمد اسمٰعیل نامی ایک شخص حضرت علامہ الحاج اختر رضا خان ازہری صاحب بریلوی ایاک نعبد وایاک نستعین کے متعلق سوال کرتے ہوئے قرآن مقدس کی آیتیں بھی لکھکر دیں اور یہ ثابت کرنیکی کوشش کی کہ وسیلہ و استمداد اور شفاعت کی قرآن نفی کرتا ہے اور کوئی کسی نبی یا ولی شفاعت کر سکتا ہے نہ ہی ان کی سفارشیں و شفاعت کام آسکتی اور نہ ہی انہیں وسیلہ بنانا جائز ہے۔ انہیں اور مددگار و شفیع سمجھنا شرک ہے سائل نے قرآن کریم کی وہ آیات پیش کی ہیں جو کفار و مشرکین کے حق میں اتری ہیں اور جنہیں آج نجدی اور وہابی معبودوں کی شفاعت و مدد کی نفی کی مفتی اعظم موصوف نے اسکا مدلل و مفصل جواب تحریر فرمایا جسے زبان انگریزی میں ترجمہ کرکے پیش کیا جا رہا ہے۔ عبد النعیم عزیزی بریلی شریف

الجواب:۔ تم نے آیت کریمہ ایاک نعبد وایاک نستعین سے متعلق سوال کیا ہے۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین کا معنی برحق ہے۔ بیشک عبادت کا حقدار اللہ وحدہ لا شریک ہے اور عبادت اسی کیلئے سزاوار ہے۔ عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں نہ کوئی مسلمان نبی یا ولی کو پوجتا ہے نہ اللہ کا شریک جانتا ہے اور بیشک حقیقی استعانت اللہ ہی کیساتھ خاص ہے اور وہ یہ کہ بندہ یہ سمجھکر استعانت کرے کہ مدد کرنے میں وہ کسی کا محتاج نہیں ہے بلکہ خود اپنی قدرت کاملہ سے مدد فرماتا ہے تو وہ مددگار حقیقی ہے اور حقیقتاً استمداد و استعانت اسی سے ہے اسطرح کی استعانت اللہ کے سوا کسی سے کرنا بیشک شرک ہے مگر کوئی مسلمان انبیاء و اولیاء سے اس طور پر استعانت نہیں کرتا کہ وہ خود مدد میں مستقل ہیں بلکہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ اللہ کی مدد کا وسیلہ ہیں اور حقیقتاً مددگار اللہ تبارک وتعالیٰ ہے اور اس اعتقاد پر غیر اللہ سے مدد چاہنا ہرگز شرک نہیں بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہے۔ اس کا ارشاد ہے۔ "وابتغوا الیہ الوسیلۃ"۔ اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈھو یعنی اللہ کیطرف جو اعمال و اشخاص پہنچاتے ہیں ان سے مدد لو۔ تفسیر روح البیان میں ہے (وابتغوا) أی اطلبوا لأنفسکم (الیہ) أی إلی ثوابہ والزلفی منہ (الوسیلۃ) أی القربۃ بالأعمال الصالحۃ إلی قولہ ھی فعیلۃ بمعنی ما یتوسل بہ ویتقرب إلی اللہ تعالیٰ۔ یعنی اللہ کے ثواب اور اس سے قربت کے لیے وسیلہ ڈھونڈھو یعنی اعمال صالحہ سے اللہ کا قرب چاہو۔ وسیلہ فعیلۃ کے وزن پر ہے اور اس سے مراد وہ چیز ہے جس کے ذریعہ اللہ کا قرب چاہا جائے اور اسکی طرف پہنچنے کا ذریعہ ہو۔ [ص ۳۸۲ جلد ۲ مطبع عثمانیہ ۱۳۳۰ھ

اسی طرح تفسیر کبیر وغیرہ دوسری تفاسیر میں بھی ہے نیز اسی روح البیان میں ہے "واعلم أن الآیۃ الکریمۃ صرحت بالعمل بابتغاء الوسیلۃ ولابد منہا البتۃ فان الوصول إلی اللہ تعالیٰ لا یحصل إلا بالوسیلۃ وھی علماء الحقیقۃ ومشائخ الطریقۃ۔ قطع این مرحلہ بے ہمرہی خضر مکن ظلمات است بترس از خطر گمراہی والعمل بالنفس یزید فی وجودھا وأما العمل وفق اشارۃ المرشد ودلالۃ الأنبیاء والأولیاء فیخلصہا من الوجود ویرفع الحجاب ویوصل الطالب إلی رب الأرباب وفی صحبۃ الأخیار والصلحاء شرف عظیم وسعادۃ عظمی [ص ۳۸۸ جلد ۲]

یعنی تم جانو کہ اس آیت کریمہ نے صاف حکم دیا کہ اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈا جائے اور وسیلہ لامحالہ ضروری ہے اسلیے کہ اللہ تک پہنچنا بغیر وسیلہ کے نہیں ہو سکتا اور وسیلہ جناب الٰہی کا علمائے حقیقت اور مشائخ طریقت ہیں۔ حافظ شیرازی نے فرمایا ؎ قطع این مرحلہ بے ہمرہی خضر مکن ۔۔۔ ظلمات است بترس از خطر گمراہی

یعنی اس مرحلہ کو بغیر رہنما کے طے نہ کرو اندھیریاں ہیں گمراہی کے خطرے سے ڈر اور نفس کے مطابق عمل کرنا ظلمتوں کو بڑھاتا ہے اور مرشد کے اشارے کے مطابق اور انبیاء و اولیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی ہدایت کے مطابق عمل نفس کو دنیا سے الگ کرتا ہے اور پردہ اٹھا دیتا ہے اور طالب کو رب الارباب تک پہنچاتا ہے تو اولیاء اور صالحین کی صحبت میں عظیم شرف اور بڑی سعادت ہے اور جب آیت کریمہ سے انبیاء و اولیاء کرام کا وسیلۂ جناب الٰہی ہونا ثابت تو حق کی طرف ہدایت اور حق پر استقامت میں انکی دستگیری بحکم الٰہی ظاہر اور بیشک واقع ہے۔ اسی روح البیان میں فرمایا۔ وحکی أن خادم الشیخ أبی یزید البسطامی کان رجلاً مغربیاً فجری الحدیث عندہ فی سؤال منکر ونکیر فقال المغربی واللہ لئن سألانی لأقولن لہما فقالوا لہ ومن این یعلم ذلک فقال اقعدوا علی قبری حتی تسمعونی فلما انتقل المغربی جلسوا علی قبرہ فسمعوا المسائلۃ وسمعوہ یقول أتسألاننی وقد حملت فروۃ أبی یزید علی عنقی فمضوا وترکوہ" ص ۳۸۸ ج ۲۔

حکایت ہے کہ شیخ ابو یزید بسطامی کا خادم مغرب کا باشندہ تھا۔ ایک دفعہ ان کے پاس منکر اور نکیر کے سوال کے بارے میں ذکر چھڑا تو ابو یزید بسطامی کے مغربی خادم نے کہا خدا کی قسم وہ مجھ سے اگر پوچھیں گے تو میں ان سے کہوں گا۔ لوگوں نے عرض کی آپ کو یہ کیسے معلوم ہوگا۔ انھوں نے فرمایا میری قبر پر بیٹھ جانا تاکہ میری آواز سنو جب مغربی کا انتقال ہوگیا لوگ ان کی قبر پر بیٹھ گئے۔۔ بر

بقایا صفحہ دو

مسئلہ توسل

مخبری کو یہ کہتے سنا گیا تم مجھ سے سوال کرتے ہو جبکہ میں نے ابو یزید کا حجرہ بن جو اپنے گرد کھچا رکھا ہے تو منکر نکیر مخبری کو چھوڑ کر چلے گئے۔ میزان الشریعۃ الکبریٰ میں امام عبدالوہاب شعرانی نے فرمایا کہ ائمہ اور اولیاء اپنے مقلدین اور مریدین کی نگہبانی نزع کے وقت اور قبر میں اور ان کے تمام احوال میں فرماتے ہیں

یہاں اولیائے کرام سے استعانت کا جواز اور ان کی مدد کا ثبوت واضح طور پر ہو گیا و للہ الحمد۔ اور انبیاء اور اولیاء سے جس طور پر استعانت کیجاتی ہے اسے شرک سمجھنا وہابیوں کی زیادتی ہے حالانکہ اس طور کی استعانت وہ بھی حکیموں، حاکموں، ڈاکٹروں بیوی بچوں اور نوکروں سے کرتے ہیں اور انکو کبھی یہ گمان نہیں ہوتا کہ وہ شرک کر رہے ہیں مگر زبردستی انبیاء و اولیاء سے اسی طور کی استعانت کو جو دن رات وہ دوسروں سے کرتے ہیں کو شرک بتاتے ہیں یہ ان کی اولیاء و انبیاء سے کھلی عداوت کی روشن دلیل ہے اور ان احمقوں کو اتنی بھی سمجھ نہیں ہے کہ توسل یعنی کسیکو وسیلہ بنانا اس معنی کر استعانت غیر اللہ کے ساتھ خاص ہے اور اللہ سے اگر کوئی اس معنی کر استعانت کرے یعنی اسکو وسیلہ بنائے تو یہ کفر ہوگا کہ اللہ سے اوپر کون ہے جسکی طرف وہ وسیلہ بنیگا ہم نے جو استعانت کی تفصیل کی اس تفصیل پر بحمدہ تعالیٰ "ایاک نعبد وایاک نستعین"۔ پر ایمان قائم رہتا ہے اور "وابتغوا الیہ الوسیلۃ"۔ "واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ" "تعاونوا علی البر والتقویٰ" وغیرہ آیات جنمیں غیر اللہ سے استعانت کا حکم ہے انپر بھی ایمان قائم رہتا ہے بخلاف وہابیہ کے کہ مطلقاً غیر اللہ سے استعانت کو شرک کہتے ہیں کہ وہ ظاہرا ان آیات کے جنمیں غیر اللہ سے مدد چاہنے کا حکم ہے منکر ہیں اور "أفتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض الآیۃ"۔ کیا بعض کتاب پر ایمان لاتے ہو اور بعض کو جھٹلاتے ہو کے مصداق ہیں۔ اور جو آیتیں سائل نے ذکر کی ہیں وہ سب مشرکین کے بارے میں ہیں اور یہ وہابیہ کی اپنے پیشرو خوارج کی طرح عادت ہے کہ وہ ان آیتوں کو جو کافروں کے حق میں اتریں زبردستی مسلمانان اہلسنت و جماعت پر ڈھالتے ہیں یہاں بھی سائل نے یہی کیا ہے مسلمانوں کا انبیاء اور اولیاء کو وسیلہ بنانا کافروں کی بت پرستی سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ کوئی مسلمان انبیاء اور اولیاء کو نہ تو پوجتا ہے نہ نفع و ضرر میں مستقل سمجھتا ہے بلکہ اللہ کی مدد کا وسیلہ جانتا ہے اور اللہ کی عطا سے انہیں نافع اور بلاؤں کا دافع سمجھتا ہے اور یہ ہرگز شرک نہیں روز مرہ کا محاورہ ہے جسے وہابی بھی استعمال کرتے ہیں عام طور پر کہا جاتا ہے فلاں دوا نے نفع پہنچایا فلاں دوا نے نقصان دیا اور بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کو + دافع الفساد نافع العباد بنایا ہے۔ قرآن کا ارشاد ہے۔ "ولولا دفع اللہ الناس بعضهم ببعض لفسدت الارض ولکن اللہ ذو فضل علی العٰلمین" یعنی اگر اللہ لوگوں کو ایکدوسرے سے دفع نہ فرماتا تو زمین فاسد ہو جاتی۔ حدیث میں سرکار نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نیک آدمی کے سبب اسکے اہلبیت اور پڑوسیوں میں سو گھروں کی بلاؤں کو دور فرماتا ہے آیت کریمہ سے اور حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے صالحین کو صلاح عالم کا وسیلہ اور امور دنیا کا مدبر اور منتظم بنایا ہے۔ دوسری جگہ قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ "فالمدبرات امرا" یعنی انکی قسم جو کاموں کی تدبیر کریں۔ علامہ امام بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس سے مراد فرشتے ہیں یا وہ ارواح طیبہ ہیں جو جسموں سے جدا ہو کر بارگاہ قدس میں پہنچیں اور اپنے شرف اور قوت کی وجہ سے مدبرات میں ہو جاتی ہیں۔ اس قول کی تائید میں امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی کی گواہی سنئے جو وہ صراط مستقیم میں اپنے پیروں کے لئے لکھتا ہے "ایشاں ایں طریق والاہر ایں فریق در زمرہ ملائکہ مدبرات الامر محسوب اند نہ در تدبیر امور از جانب ملائکہ اعمال ملہم شدہ در اجرائے آن می کوشند پس احوال ایں گروہ بر احوال ملائکہ عظام قیاس باید کرد۔ یعنی اس طریقت کے امام اور اس جماعت کے اکابر ملائکہ مدبرات الامر میں شمار ہوتے ہیں اسلئے کہ وہ امور کی تدبیر میں بزم بالا سے الہام پاکر ان کو جاری کرنے کی کوشش کرتے ہیں لہٰذا ان بزرگوں کے احوال کو ملائکہ عظام کے احوال پر قیاس کرنا چاہئے۔

[illegible]

[illegible]

... ہیں ... اذن الہی پر اور حسب ... شفاعت بھی ... شفاعت کے لیے اسکی شفاعت پر موقوف ہے تو اگر ماذون ہیں ہے شفاعت اسکے لیے صادر ہو جو شفاعت کا اثر ظاہر کرے قبول ہوئی اور کافر اسکا مستحق نہیں ہے تو اسکے لیے شفاعت کی اجازت نہیں لہذا اسکے لیے حقیقتًا نہ شفاعت ہے اور نہ اسکے نفع اور اس آیت میں اسکی دلیل ہے کہ شفاعت ثابت ہے اور قیامت کے دن گنہگار مسلمانوں کو اسکا نفع ہوگا ورنہ کافروں کی تخصیص کی کوئی وجہ نہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے ملائکہ اور نبی اور شہداء اور صالحین شفاعت فرمائیں گے تو دوزخ میں چار کے سوا کوئی نہ رہیگا پھر انھوں نے اللہ تبارک و تعالی کا قول لم نك من المصلين سے بيوم الدين تک پڑھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بیشک محمد علیہ الصلاۃ والسلام تین مرتبہ شفاعت فرمائیں گے پھر ملائکہ شفاعت کریں گے پھر انبیاء پھر آباء پھر ابناء شفاعت کریں گے پھر اللہ تبارک و تعالی فرمائیگا اب میری رحمت باقی رہ گئی اور دوزخ اسکو چھوڑونگا جس پر جنت حرام ہے (یعنی کافر کو) اور دوزخی جنتی سے کہیگا اے فلاں کیا تو مجھے نہیں جانتا میں وہی ہوں جس نے تجھے پانی پلایا تھا اور دوسرا کہیگا میں وہی ہوں جس نے تجھے وضو کا پانی دیا تھا اور کوئی کہیگا میں نے تجھے ایک لقمہ کھلایا تھا اور کوئی کہیگا میں نے تجھے کپڑا پہنایا تھا اسکے بعد جنتی جہنمی کیلیے شفاعت کریگا تو اسکو جنت میں داخل کرے گا یا جہنم میں جانے سے پہلے یا جہنم میں جانے کے بعد

[redacted]

واحتج أصحابنا على ثبوت الشفاعة للفساق الموحدين بمفهوم هذه الآية وقالوا ان تخصيص هؤلاء بأنهم لا تنفعهم شفاعة الشافعين يدل على أن غيرهم تنفعهم شفاعة الشافعين

یعنی ہمارے علماء اہلسنت نے اس آیت کے مفہوم سے گنہگار مسلمانوں کیلیے ثبوت شفاعت پر دلیل قائم کی اور انھوں نے فرمایا کہ کافروں کی تخصیص اسبات سے کہ انکو شفیعوں کی شفاعت نفع نہ دے گی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ انکے غیر کو یعنی مسلمانوں کو شفیعوں کی شفاعت فائدہ دے گی۔

نیز تفسیر کبیر میں زیر آیت من ذا الذی یشفع عندہ إلا باذنہ فرمایا قولہ تعالی من ذا الذی استفهام معناه الانكار والنفي أي لا يشفع عنده أحد إلا بأمره وذلك أن المشركين كانوا يزعمون أن الأصنام تشفع لهم وقد أخبر الله تعالى عنهم بأنهم يقولون ما نعبدهم إلا ليقربونا إلى الله زلفى وقولهم هؤلاء شفعاؤنا عند الله ثم بين تعالى أنهم لا يجدون هذا المطلوب فقال ويعبدون من دون الله ما لا يضرهم ولا ينفعهم فأخبر [illegible] عنده أحد إلا من استثناه الله تعالى بقوله إلا باذنه ونظيره قوله تعالى يوم يقوم الروح والملائكة صفا لا يتكلمون إلا من أذن له الرحمن وقال صوابا

[تفسیر کبیر جلد ... امام فخر الدین رازی مطبوعہ ...]

یعنی اللہ تعالی کا فرمان من ذا الذی جملہ استفہامیہ ہے جس سے مراد نفی و انکار ہے اور یہ اسلیے کہ مشرکین گمان کرتے تھے کہ بت ان کیلیے شفاعت کا اختیار رکھتے ہیں اور اللہ تعالی نے ان کی خبر دی کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم تو بتوں کو اسی لیے پوجتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ سے قریب کردیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ بت اللہ کے نزدیک ہمارے سفارشی ہیں پھر اللہ تعالی نے بتایا کہ مشرکین یہ مقصد نہ پائینگے لہذا اللہ تعالی نے فرمایا کہ مشرکین اسے پوجتے ہیں جو ان کے نفع و ضرر کا مالک نہیں تو اللہ تعالی نے خبردار کیا کہ اللہ کے نزدیک کسی کو شفاعت کا اختیار نہیں مگر ان کیلیے جنکو اللہ تعالی نے الا باذنہ کہکر مستثنی فرمادیا (یعنی مسلمانوں کیلیے باذن الہی شفاعت ہوگی) اور اسکی نظیر اللہ تعالی کا قول ہے کہ اس دن جبریل اور فرشتے ... کوئی بات نہ کرسکیگا مگر جسکے لیے رحمن اذن دیگا اور ٹھیک بات کہی جسدن جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے کوئی نہ بول سکیگا مگر جسے رحمن نے اذن دیا اور اس نے ٹھیک بات کہی اور میں نے آیت کریمہ قل للہ الشفاعۃ نقل کی جو مقصد تھا ہمارا ایمان اس آیت پر بھی ہے اور اس آیت کا مفاد یہ ہے کہ شفیع بنانے کا اختیار اللہ کو ہے لہذا کوئی بغیر اسکی اجازت کے شفیع نہیں ہوسکتا اور اسنے انبیاء و اولیاء کو شفیع بنایا اور بتوں کو شفیع نہیں بنایا واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

آخر میں تبرکًا امام شافعی کے دو شعر اہل بیت کرام کی مدح میں سنتے چلیے

فقط
قادری غفرلہ
محمد اختر رضا خاں ازہری

وهم إليه وسيلتي ... آل النبي ذريعتي
أرجو بهم أعطى غدا ... بيدي اليمين صحيفتي

یعنی آل نبی علیہ السلام میرا ذریعہ (وہی علیہ السلام تک میرا وسیلہ ہیں) مجھے قیامت میں ان کے سبب امید ہے کہ میرا نامۂ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا۔ ... مورخہ ...

مسلمانوں کے لیے اللہ کی عطا سے شفاعت پر بہت ساری آیتیں دلالت کرتی ہیں انہیں سے سائل نے پانچ آیتیں
اذن شفاعت پر لکھیں جنمیں باذن الٰہی شفاعت کا ثبوت ہے۔ ایک آیت ہم یہاں بر سبیل اختصار ذکر کرتے ہیں
سورہ مدثر میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اللہ نے کافروں کا ذکر فرما کر فرمایا۔ فما تنفعهم شفاعة الشافعين
ترجمہ رضویہ۔ انہیں سفارشیوں کی سفارش کام نہ دیگی۔ (آیت ۴۸ ع ۲)
محمد یوسف علی نے انگریزی میں اس آیت کا جو ترجمہ کیا ہے اسکو سائل دیکھے اس آیت میں
صاف تصریح ہے کہ اللہ کے اذن سے اللہ کے بندے شفاعت کرنیوالے ہیں مگر ان کی شفاعت کافروں کو کام نہ آئیگی یعنی
وہ کافروں کیلیے اصلاً شفاعت نہیں کریں گے یہ مطلب نہیں کہ وہ کافروں کے لیے شفاعت کریں گے پھر کافروں کو ان کی شفاعت
کام نہ دیگی بلکہ مطلب یہ ہے کہ بالفرض اگر کافروں کے لیے شفاعت کریں تو کافروں کو اس سے کچھ فائدہ نہ پہنچیگا اس سے
معلوم ہوا کہ اللہ کی عطا سے اللہ کے بندے مسلمانوں کے لیے شفاعت فرمائیں گے اور یہ اعتقاد بالکل قرآن کے مطابق ہے
اور جس شفاعت کی نفی قرآن کریم میں کیگئی ہے وہ شفاعت وہ ہے جسکا اعتقاد مشرکین اپنے معبودوں کے ساتھ رکھتے تھے
جن کا اللہ کیطرف سے انہیں اختیار نہ دیا گیا تو حاصل کلام یہ ہوا کہ شفاعت باذن اللہ ثابت اور مسلمانوں کا
عقیدہ ہے اور شفاعت بغیر اذن اللہ باطل اور کافروں کا عقیدہ ہے۔

روح البیان میں فما تنفعهم شفاعة الشافعين کے تحت ہے

من الانبياء والملائكة وغيرهم اى لو قدر اجتماعهم على شفاعتهم على سبيل الفرض
المحال لا تنفعهم تلك الشفاعة فليس المراد انهم يشفعون لهم ولا تنفعهم شفاعتهم
اذ الشفاعة يوم القيامة موقوفة على الاذن وقابلية المحل فلو وقعت من الماذون
للقابل قبلت والكافر ليس بقابل لها فلا اذن في الشفاعة له فلا شفاعة ولا نفع في الحقيقة
وفيه دليل على صحة الشفاعة ونفعها يومئذ لعصاة المومنين والا لما كان لتخصيصهم الخ
بعدم منفعة الشفاعة وجه. قال ابن مسعود رضي الله عنه تشفع الملائكة والنبيون
والشهداء والصالحون وجميع المومنين فلا يبقى في النار الا اربعة ثم تلا قالوا لم
نك من المصلين الى قوله بيوم الدين. وقال ابن عباس رضي الله عنهما ان نبيكم عليه السلام
يشفع ثلاث مرات ثم تشفع الملائكة ثم الانبياء ثم الآباء ثم الابناء ثم يقول الله بقيت
رحمتي ولا يدع في النار الا من حرمت عليه الجنة ويقول الرجل من اهل النار
لواحد من اهل الجنة يا فلان اما تعرفني انا الذي سقيتك شربة ويقول آخر انا الذي
وهبت لك وضوءا ويقول آخر اطعمتك لقمة واخر كسوتك خرقة وعلى هذا
يشفع له فيدخله الجنة اما قبل دخول النار او بعده۔ ص [illegible] تفسیر روح البیان مصنفہ
حضرت شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۱۳۷ استنبول ~~[illegible]~~ عثمان بک مطبوعہ
ترجمہ یعنی کافروں کو انبیاء اور ملائکہ وغیرہم کی شفاعت کام نہ دیگی مطلب یہ ہے کہ
بالفرض سب انبیاء ملائکہ وغیرہم سب ملکر ان کی شفاعت کریں تو انہیں شفاعت سے کچھ نفع

دفاع کنزالایمان

بطل کرامت

تاجدارِ اہلِ سنّت

شہزادۂ اعلحضرت مفتی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(از)

نبیرۂ اعلحضرت علامہ

مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب

ازہری (بریلی شریف)

طابع و ناشر

رضا اکیڈمی بمبئی

۱۳۰ محمد علی روڈ اسٹریٹ بمبئی ۳

اشاعت نمبر ۱۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الجمعیۃ دہلی مورخہ ۱۳ر جنوری ۱۹۸۳ کے صفحہ ۲ پر ایک مضمون بعنوان "بریلوی ترجمہ قرآن کا علمی تجزیہ۔ علم واختیار کی بحث کی پانچویں قسط نظر سے گذری جس میں اعلیحضرت امام احمد رضا خانصاحب فاضل بریلوی کے ترجمہ قرآن کنز الایمان اور صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی کی تفسیر پر اعتراض اور تنقید کیا گیا ہے اس قسط میں معترض نے کنز الایمان اور تفسیر نعیمی پر اس وجہ سے اپنا غصہ اتارا ہے کہ ترجمہ وتفسیر میں خدا کے علم وقدرت کو ذاتی اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم و اختیار کو عطائی بتا کر اللہ ورسول کے علم واختیار میں امتیاز ظاہر کیا ہے جس کا مفاد یہی ہے کہ معترض صاحب ذاتی اور عطائی کی تقسیم نہیں مانتے اور اس طرح وہ خود توحید ورسالت کے حدود کو نہیں جانتے ہیں تو ان کا یہ لکھنا کہ۔

"قرآن کریم نے توحید ورسالت کے حدود اتنے مستحکم کر دیئے ہیں کہ ہزار تاویلات کی جائیں تو حدود کمزور نہیں پڑتے"۔ ان کے لئے بے سود ہے اور خود تناقض اور تعرض کا شکار ہوتا ہے۔ اس لئے کہ وہ اپنی پوری بحث میں ذاتی اور عطائی کی تقسیم وتفریق کے منکر ہیں چنانچہ انھیں سابقہ جملوں کے بعد متصلاً لکھتے ہیں۔

"چنانچہ رضا خانی جماعت علم واختیار کے مسئلہ میں ذاتی اور عطائی کی منطق سے کام لے کر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب عطائی اور اختیار عطائی کا تصور پھیلاتی ہے۔ قرآن کریم نے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

زبان اقدس سے اپنی ذات کے بارے میں علم واختیار کی صفت کو خدا تعالےٰ کے لئے ثابت کیا ہے وہاں یہ جماعت عطائی اور ذاتی کی تقسیم کر کے ان آیات قرآنی کا سارا زور ختم کر دیتی ہے۔ مولانا احمد رضا خانصاحب کا یہی سب سے بڑا کارنامہ ہے کہ انھوں نے قرآن کریم کے اندر عطائی اور ذاتی کی تقسیم داخل کر دی "۔ الاخ"

ان کلمات پر چند سوالات متوجہ ہوتے ہیں

۱۔ جناب معترض صاحب بتائیں کہ چنانچہ کا ان کی عبارت میں کیا محل ہے اور اگر محل نہیں تو یہ چنانچہ کیسے بے محل ٹپک پڑا۔ کیا ایسی اردو دانی پر انھیں اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی اور صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی کے ترجمہ وتفسیر پر منہ کھولنے کی جرأت ہے؟

۵ ۲۔ جناب معترض نے اپنے ان کلمات میں یہ کہہ کر رضا خانی جماعت ذاتی اور عطائی کی منطق سے کام لے کر علم غیب عطائی اور اختیار عطائی کا تصور پھیلاتی ہے ہم اہل سنّت پر یہ الزام لگایا ہے کہ ذاتی اور عطائی کی تقسیم ہماری اور اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ کی ایجاد کردہ ہے جیسا کہ ان کے آخری فقرے صاف صاف اس الزام کا پتہ دے رہے ہیں۔ ذرا قرآن کریم کی ان آیات کو پڑھ کر بتایئے جو درج ذیل ہیں ذرا قرآن کریم کی ان آیات کو پڑھکر بتایئے جو درج ذیل ہیں کہ سمع و بصر اور علم وتصرف اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے ثابت فرمایا ہے کہ نہیں؟

الرحمٰن علم القرآن۔ علم بالقلم۔ علم الانسان
مالم یعلم۔ علمك مالم تكن تعلم۔ علمه
شدید القوی۔ انّا خلقنا الانسان من
نطفۃ امشاج نبتلیه۔

اور اگر ثابت فرمایا ہے اور بے شک ثابت فرمایا ہے تو بندوں کے لئے علم و اختیار عطائی بحکم قرآن ثابت ہوا۔ اسی لیے ہم مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ بندے میں جو صفت ہے وہ اس کی ذات کی طرح اللہ تبارک و تعالیٰ کی پیدا کردہ اور اس کی دی ہوئی ہے۔ اور جو قرآن کریم بندوں میں اوصاف عطائی کا پتہ صاف صاف دے رہا رہا ہے وہی قرآن کریم متعدد آیتوں سے یہ بتا رہا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو کسی نے پیدا نہیں کیا وہی سب کو پیدا فرمانیوالا اور ایک مدت تک باقی رکھنے والا۔ جلانے اور مارنے والا ہے اور اس کا وجود اور اس کی صفات کسی کا عطیہ نہیں ہے بلکہ اس کا وجود واجب اور اس کی صفات غیر حادث ہیں۔ اسی کو ہم ذاتی سے تعبیر کرتے ہیں تو معترض صاحب نے اہل سنت اور امام اہل سنت اعلحضرت کے سر ذاتی و عطائی کی تقسیم کے بابت جو الزام لگایا ہے وہ کھلا بہتان اور صریح افترا ہے کہ نہیں ؟

۳۔ یہ جو گذرا ہم اہل سنت کا عقیدہ اور ایمان تھا اب جناب اپنا عقیدہ بتائیں کہ آپ اور آپ کے جملہ ہم خیال مقتدا و مقتدی پیشوا و

پیرو اس ذاتی اور عطائی کی تقسیم کے منکر ہو کر ان آیات بیّنات کے منکر ہوئے کہ نہیں۔ ضرور ہوئے اور جب آپ سب ان آیات بیّنات کے منکر ہوئے تو یہ بھی بتا دیں کہ قرآن کی آیات بیّنات کا منکر کون ہوتا ہے ؟

۴۔ آپ سب لوگ ذاتی اور عطائی کی تقسیم پر تو اس قدر برافروختہ ہوتے ہیں مگر یہ نہیں سوچتے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ سمیع و بصیر، مرید و قادر، حیّ متکلم اور علیم و خبیر ہے اور آپ اور ہم سب اس کے بندے بھی اس کی عطا سے حیّ، سمیع و بصیر، مرید و قادر، متکلم اور علیم و خبیر ہیں اب اس تقسیم پر برافروختہ ہونے کا انجام اس کے سوا کیا ہے کہ آپ حضرات کے نزدیک بندے اور خدا میں کوئی امتیاز نہیں اس لئے کہ آپ حضرات کو ذاتی اور عطائی کی تفریق مسلم ہی نہیں یا آپ حضرات کے طور پر یہ لازم آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو بہ صفات بخشیں ہی نہیں اور یہ آیات بیّنات کے انکار اور قرآن کریم سے کفر کے علاوہ ہدایت اور مشاہدے کا بھی انکار ہے تو آپ کو ترجمہ تفسیر پر اعتراض کے بجائے اپنے وجود اور صفات کا انکار کرنا چاہیئے اور اس دنیائے ہستی سے الگ اپنی کوئی اور دنیا بسانی چاہیئے۔

۵۔ اور اگر ذاتی اور عطائی کی تقسیم غیر مسلم مانتے ہوئے اپنی ذات و صفات کا اقرار بھی کریں تو کیا اس تقسیم کے انکار سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ حضرات اپنی ذوات و صفات کو عطائی نہیں مانتے

جب عطائی نہیں مانتے تو ضرور آپ حضرات کی ذوات وصفات
ذاتی ہوں گی۔ کیا یہ اس بدیہی تقسیم سے انکار خدا اور بندے میں
امتیاز کو کھونا بلکہ معاذ اللہ خدا کا شریک وسہیم بننا ہے کہ نہیں؟

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

٦۔ اور جب ذاتی اور عطائی کا فرق کھو کر خدا بندہ کا امتیاز
رکھا تو توحید و رسالت کی وہ حدود کب قائم رکھیں تو د.
جو لکھا تھا کہ قرآن کریم نے توحید و رسالت کے حدود اتنے
متحکم کر دیئے ہیں۔ (الاخ)
اس اپنے لکھے ہی پر تمہارا ایمان کب ہے۔ کیا یہ اپنے لکھے
کو آپ جھٹلانا نہیں؟

٧۔ اور جب ذاتی وعطائی کے فرق کو کھونا خدا و بندے کی
تمیز کم کرنا ہے تو یہ تمیز کھو کر دیو بندی فرقہ ان آیات کا جو جناب
نے ذکر کیا مطلب خبط کرتا ہے کہ نہیں اور جماعت اہل سنت
ذاتی اور عطائی کا امتیاز قائم کر کے وہ حدود قائم رکھتی ہے۔ جن
کا جناب نے شروع مضمون میں ذکر کیا۔ تو یہ کہنا کہ یہ جماعت ان
آیات کا سارا زور ختم کر دیتی ہے اپنا الزام دوسروں کے سر رکھنا
ہے کہ نہیں۔ بولو ہے اور ضرور ہے؟

٨۔ ذاتی اور عطائی کے انکار میں آپ لوگ اتنے سرگرم ہیں

کہ عطائی کو بھی شرک بتاتے ہیں چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی
"تقویۃ الایمان" میں لکھتے ہیں۔

"پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت
ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے اللہ نے ان کو
ایسی قدرت بخشی ہر طرح کفر ثابت ہوتا ہے۔"

ملتقطاً اور جناب نے بھی اس پر شرک کا حکم یہ کہہ
کر جڑا ہے کہ ذاتی اور عطائی کی تقسیم کا سراغ مشرکین مکہ کے اس
لبیک میں ملتا ہے جو وہ پڑھتے تھے مگر یہ تو بتایئے کہ شرک یہ
ہے کہ جو شے خدا کے ساتھ خاص ہو اسے غیر خدا کے لیے ثابت کیا
۱۵۹ جائے اور عطائی وہ ہے جو غیر نے دی ہو۔ تو خدا سے اوپر کون ہے
جس نے اسے صفات بخشیں کہ عطائی کو شرک کہنا خدا کے
اوپر خدا ماننا ہے کہ نہیں اور یہ آپ کا شرک ہے کہ نہیں؟

ذاتی اور عطائی کی تقسیم کی وجہ سے ہم اہل سنت پر اتنا
غصہ آپ کو کیوں ہے۔ آپ کے مقتدا مولوی اشرف علی تھانوی
بھی اپنے فتوے میں اس جرم کے مرتکب ہیں چنانچہ وہ رقم طراز
ہیں۔

جو استعانت و استمداد بالمخلوق بہ اعتقاد علم و قدرت
مستقل مستمد منہ ہو شرک ہے اور یہ اعتقاد علم و
قدرت غیر مستقل ہو مگر وہ علم و قدرت کسی دلیل

صحیح سے ثابت نہ ہو معصیت ہے اور یہ اعتقاد
علم و قدرت غیر مستقل ہو اور وہ علم و قدرت
کسی دلیل سے ثابت ہو جائز ہے خواہ وہ مستمد منہ
حی ہو یا میت ہو۔

فتاویٰ امدادیہ جلد چہارم ص ۹۷

سی فتوے میں چند سطروں کے بعد لکھا ہے۔ "کہ استمداد
ارواح مشائخ سے صاحب کشف الارواح کے لئے قسم ثالث ہے"۔
کھلے علم و اختیار عطائی کی کیسی کھلی تصریح ہے اور آپ خود
مضمون نگار صاحب اپنی کتاب "اہل اللہ کی عظمت علمائے دیوبند
کی نظر میں" جو خاص الجمعیۃ پریس دہلی میں چھپی ہے اور جمعیۃ
بک ڈپو دہلی سے شائع ہوئی ہے میں رقمطراز ہیں
مومن کی روح خاصکر اولیائے حق اور صلحائے
امت کی روحیں جسم سے جدائی کے بعد اس عالم مادی
میں تصرف کی قوت رکھتی ہیں اور ان ارواح کا
تصرف قانون الٰہی کے مطابق ہوتا ہے۔
اور جملہ وہابیہ کے امام و معتمد اسماعیل دہلوی کا یہ اعتراف
بھی ملاحظہ ہو۔
ایں مراتب عالیہ و ارباب ایں مناصب رفیع ماذون
مطلق در تصرف عالم مثال و شہادت می باشد۔ صراط مستقیم ۱۰۱

اس سلسلہ میں ایک واقعہ عبداللہ خاں نامی مسلم راجپوت کا
بھی سنتے چلیے جسے آپ ہی کے قاسم العلوم نانوتوی صاحب نے
ذکر کیا ہے اور جو ارواح ثلثہ میں موجود ہے وہ یہ ہے کہ انکی حالت
یہ تھی کہ اگر کسی کے گھر میں حمل ہوتا اور وہ تعویذ لینے آتا تو آپ
فرمایا کرتے تھے کہ تیرے گھر میں لڑکی ہوگی یا لڑکا اور جو آپ بتلا
دیتے تھے وہی ہوتا تھا۔
دوسری عبارت نیز مولوی رشید احمد گنگوہی کے متعلق عاشق
الٰہی میرٹھی کی یہ عبارت بھی ملاحظہ ہو۔ وہ لکھتے ہیں۔
"اس زمانے میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی
کو حق تعالےٰ نے وہ علم دیا ہے جب کوئی حاضر ہونے
والا السلام علیکم کہتا ہے تو آپ اس کے ارادے
سے واقف ہو جاتے ہیں نیز مولوی انوار الحسن ہاشمی
"مبشرات دار العلوم" کے مقدمہ میں تحریر کرتے ہیں۔
"بعض کامل الایمان بزرگوں کو جنکی عمر کا بیشتر حصہ
تزکیۂ نفس اور روحانی تربیت میں گذرتا ہے باطنی
اور روحانی حیثیت سے ان کو منجانب اللہ ایسا ملکہ
راسخہ حاصل ہو جاتا ہے کہ خواب یا بیداری میں
ان پر وہ امور خود بخود منکشف ہو جاتے ہیں جو دوسروں
سے پوشیدہ ہیں۔"
(مبشرات ص ۱۲)

۱۵۹

منصب امامت میں اولیاء
نیز مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب
لکھتے ہیں۔
اللہ کے عالم کے تصرفات کی تشریح کرتے ہوئے
یہاں ان کی عبارت کا اردو ترجمہ پیش ہے جو بریلوی
فتنہ کے مصنفین نے کیا ہے۔

"جیسے بارش کا نازل ہونا اور درختوں کا نشوونما پانا اور
حالات کا پلٹا کھانا۔ بادشاہوں کا اقبال (اچھے دن)
یا ادبار (برے دن) آنا۔ دولت مند و فقراء مساکین
کے احوال کا بدل جانا اور وباؤں کا ہٹ جانا اور ان
جیسے دوسرے تصرفات۔ (بریلوی فتنہ صـ ۱۴۲)

نیز دیوبندی خانوادہ کے ایک بزرگ شاہ عبدالرحیم رائے پوری کے
متعلق تھانوی صاحب کا یہ عقیدہ ملاحظہ فرمایئے۔
مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری کا قلب بڑا ہی نورانی
تھا میں ان کے پاس بیٹھنے سے ڈرتا تھا کہ کہیں میرے عیوب منکشف
ہو جائیں اور مولوی عاشق الٰہی میرٹھی نے اپنی کتاب تذکرۃ الرشید
میں ایک طالب علم کی زبانی مولوی رشید احمد گنگوہی کا بھی یہی حال
نقل کیا ہے۔ کہ حضرت کے سامنے جاتے مجھے بہت ڈر معلوم ہوتا ہے
کیونکہ قلب کے وساوس (وسوسے) اختیار میں نہیں اور حضرت ان
پر مطلع ہو جاتے ہیں۔
یہ چند عبارتیں بطور نمونہ یہاں درج ہوئیں۔ اب انھیں دیکھ

کر یہ بتاتے چلئے کہ وہابی دھرم کے مطابق غیر خدا کے لئے علم و اختیار
مان کر تم اور تمھارا پورا طائفہ اسی جرم شرک کا جس کی تہمت سنیوں
کے سر دھرتے ہو مرتکب ہوا کہ نہیں۔ کہو ہوا اور ضرور ہوا تو پھر اعلیٰحضرت
علیہ الرحمہ و صدر الافاضل علیہ الرحمہ پر ہی اس قدر غصہ کیوں ہے۔
تھانوی جی اور دیگر بزرگان دیوبند بالخصوص امام الوہابیہ اسمٰعیل
دہلوی کو بھی وہی سنایئے جو صاحب کنز الایمان و تفسیر نعیمی کے متعلق
کہہ رہے ہیں۔ اور شرک کا وہ الزام پورے طائفہ وہابیہ کو دیجئے
جو اہل سنت کو دے رہے ہیں یا آپ حضرات وہابیہ کو خدائی سند ملی
ہے کہ شرک کریں پھر بھی مسلمان رہیں۔

١٥١ ۸۔ اور جناب نے جو یہ لکھا ہے کہ الاعراف میں قرآن کریم نے علم و
اختیار کے مسئلہ پر بھرپور روشنی ڈالی اور وہاں خانصاحب بریلوی
اور ان کے شاگرد رشید محشی دونوں چکر میں آگئے تو ہمیں بتایئے وہ چکر
کیا ہے اور آپ سب بھی اسی چکر میں پھنسے ہیں کہ نہیں۔ پھر اس چکر
سے نکل کر تو دکھایئے۔

۹۔ آگے ترجمہ و تفسیر کو نقل کر کے آپ رقم طراز ہیں مطلب یہ ہوا
کہ علم و اختیار ذاتی کی نفی کی گئی ہے عطائی کی نفی نہیں کی گئی بے شک
یہی مطلب ہے اور اسی سے وہ حدود قائم رہتے ہیں جن کا ذکر جناب
نے شروع مضمون میں کیا ہے اور یہ بھی جناب کے معتمد و مستند
حکیم الامت و امام الوہابیہ اور خود جناب کی اور آپ کے دیگر اصحاب

کی عبارتوں سے ظاہر ہے اور اس پر معترض ہونا اپنے آئمہ واصحاب بلکہ خود کو جھٹلانا اور خدا و بندہ کی تمیز کھو کر بے ایمان ہونا ہے

١٠۔ اور یہ جو لکھا کہ لیکن جب عطائی خواہ کلی ہو اور عطائی قدرت سے رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کوئی فائدہ نہیں پہونچا تو ایسے علم واختیار کی حیثیت کیا ہوئی۔ نیز چند سطور کے بعد لکھا کہ "لیکن جب یہ علم و اختیار آپ کو تکلیفوں سے محفوظ نہ رکھ سکا تو پھر اس کا حاصل کیا۔ جی یہ کون کہتا ہے کہ خدا کے سوا کسی کو نفع وضرر کی قدرت مستقل حاصل ہے۔ اور عطائے الٰہی سے انسان تو انسان نباتات وجمادات میں بھی نفع وضرر کا وصف موجود ہے۔ روزمرہ کا محاورہ ہے کہ کہتے ہیں کہ فلاں دوا یا غذا نے نفع دیا فلاں نے نقصان پہونچایا تو جسے خدا نے علم واختیار بخشا ہو کیا معتبر ہے کہ اس علم واختیار پر نفع وضرر کے ثمرات مرتب فرمائے اور صاحب علم واختیار سے وہی نفع وضرر ظاہر ہیں۔ جو اللہ چاہے۔ مگر آپ نے شاید یہ سمجھا ہے کہ اللہ نہ چاہے ثمرات اور نفع وضرر بندے سے ظاہر ہو تبھی اس کے علم واختیار کی حیثیت ظاہر ہوگی۔ والعیاذ باللہ۔

١١۔ اور اگر ایسے علم واختیار کی کوئی حیثیت نہیں تو یہی سوال جناب اپنے امام وحکیم الامت اور دیگر اصحاب سے بلکہ خود اپنے آپ سے کیجئے کہ ایسا علم واختیار آپ حضرات اپنے بزرگوں کے لئے کیوں ثابت کرتے ہیں؟

١٢۔ آگے یہ جو لکھا ہے کہ یہ قرآن کریم کا استدلالی معجزہ ہے کہ حاشیہ

نویس صاحب قبلہ اس میں پھنس کر رہ گئے ہیں۔ جی ہاں۔ کیوں اور کیسے؟ اور کہیں آپ بھی اس جال میں پھنسے ہیں کہ نہیں۔ بے شک پھنسے ہیں چنانچہ ظاہر ہے اور ہوگا۔

١٣۔ اور یہ جو لکھا ہے کہ قرآن کریم میں خانصاحب نے جگہ جگہ ذاتی اور عطائی کے جو الفاظ بڑھائے ہیں وہ سب بے معنی نظر آنے لگے۔ جی ہاں! اسی لئے نہ کی جناب کے نزدیک اللہ تعالٰے کا علم وتصرف ذاتی نہیں بلکہ معاذ اللہ عطائی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالٰے۔ اور یہ اس لئے کہ ذاتی اور عطائی کے درمیان کوئی دوسری چیز واسطہ نہیں تو جب ذاتی وجود کے الفاظ آپ کو نامسلم تو ضرور اوصاف خداوندی جناب کے نزدیک عطائی ہوں گے اور اس کے برعکس آپ کے حضرات کے اوصاف ذاتی ہوں گے اور جب آپ کے اوصاف ذاتی" اور خدا کے عطائی ٹھہریں گے تو معاذ اللہ آپ خدا اور خداوند قدوس معاذ اللہ بندہ ٹھہرے گا۔ اب کہیئے کہ وہ شرک کا جال جو سنیوں کے لئے پھیلایا آپ لوگ کیسے خود اس میں پھنس کر رہ گئے؟ ١٥

١٤۔ اور جناب نے یہ جو لکھا کہ حقیقت ہے کہ خداوند عالم نے اپنی صفات علم۔ قدرت۔ اختیار۔ رحم وکرم۔ رزاقی وکارسازی میں کسی مخلوق کو شریک نہیں کیا۔ جی یہی صفات کیا اللہ تعالٰے کا کسی صفت میں کوئی شریک نہیں۔ ایک صفت وجود ہی کو لے لیجئے۔ اس میں کون اللہ تعالٰے کا شریک ہے کہ وہ واجب الوجود ازلی ابدی اور ہم حادث

فانی مگر اس کا مطلب کیا یہ ہے کہ اللہ تعالے نے کسی کو کوئی صفت عطا ہی نہ کی تو ہم پہلے بھی کہہ چکے اور اب بھی کہتے ہیں کہ آپ حضرات اپنے وجود ہی کا انکار کر ڈالئے۔

۱۵۔ اور اگر یہی ٹھہرائی ہے کہ اللہ تعالے نے کسی کو کوئی صفت نہیں بخشی تو ان آیات کا جن میں اللہ تعالے نے انسان اور سید الانس و جان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم وسمع وبصر ثابت کیا۔ جن میں سے کچھ ذکر ہوئیں ان کا جناب کے نزدیک کیا جواب ہے؟ اگر ان آیات پر ایمان ہے تو ان کا محل بتایئے اور اگر ایمان نہیں اور عطائی کے انکار کا بے شک یہی انجام ہے تو ہم اہل سنت کو شرک بنانے کے بجائے اپنے ایمان کی فکر کیجئے۔

۱۶۔ اور یہ بھی بتاتے چلئے کہ آپ نے کیونکر اولیا روصلی بلکہ ہر مومن کے لئے بعد وفات۔ عالم میں تصرف کی قوت مان لی اور آپ کے مقتدایان دہلوی و تھانوی نے کیونکر بندوں کے لئے علم و قدرت اور تصرفات کو اپنی مان لئے حالانکہ یہ آپ کے دھرم میں شرک ہے جیسا کہ آپ کی یہ عبارت ذخیرہ صاف بول رہی ہے اور امام الطائفہ پہلے کہہ چکا کہ" پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی۔ الاخ" اب بولئے کہ ان دوہری بولیوں میں کون سی بولی ایمانی ہے اور کون سی کفری اور آپ حضرات کا ایمان کس پہ ہے۔

۱۷۔ اور اگر علم و اختیار عطائی پر ایمان لائیں تو اس کے سوا کیا ہے

کہ اللہ تعالے کا علم و تصرف ذاتی ہے اور مخلوق کا عطائی اسی لئے سیدنا اعلحضرت علیہ الرحمہ نے آیت مذکورہ کا ترجمہ فرمایا۔ " کہ تم فرماؤ کہ میں اپنی جان کے بھلے برے کا خود مختار نہیں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جان لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے بہت سی بھلائی جمع کر لی اور مجھے کوئی برائی نہ پہونچی۔ میں تو یہی ڈر اور خوشی سنانے والا ہوں انہیں جو ایمان رکھتے ہیں"۔

اور ترجمہ کے لفظ مگر جو اللہ چاہے پر غور کیجئے تو خود اسی آیت میں بندے سے ذاتی کی نفی اور اس کے لئے عطائی کا اثبات موجود ہے اور لا املک الا آخرہ کا ترجمہ میں اپنے بھلے برے کا خود مختار نہیں بعینہ اس لفظی ترجمہ ہے۔ جو بامحاورہ بھی ہے کہ آیت کریمہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صرف نفع وضرر پر قابو یا نیکی اسناد حقیقی ہونے کی نفی ہے۔ اور اسناد مجازی کی نفی نہیں بلکہ وہ الا ما شاء اللہ مگر جو اللہ چاہے سے ثابت ہے تو مطلب یہی ہوا کہ میں خود نفع وضرر پر قابو نہیں رکھتا بلکہ مشیت الٰہی و عطائے الٰہی سے قابو رکھتا ہوں تو سیدنا اعلحضرت علیہ الرحمہ کا خود مختار فرمانا اپنی جانب سے کوئی بڑھانا ہے یا آیت کریمہ کی توضیح اور دوسری آیات جن میں صاف صاف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم و تصرف ثابت کیا گیا ہے ان سے وہم معارضہ کو دور کرتا ہے

۵

ہاں بیشک عکسی تصویر کھینچنا یا کھچوانا جائز ہے

ماہنامہ "المیزان" کے استفتاء کا محقق جواب

(قسط ۳)

(حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری شیخ الحدیث دار العلوم منظر اسلام بریلی)

اور اس صورت میں یہ پہلی روایت دوسری روایت سے متاخرہ ہوگی تو اب اگر یہ مان بھی لیں کہ اس حدیث سے جس میں کپڑا پھاڑنے کا ذکر ہے جواز و رخصت تصویر ذی روح کی مفہوم ہوتی ہے تو یہ رخصت حضرت عائشہ کی اس روایت متاخرہ سے منسوخ ہو جائے گی جس میں وارد ہوا کہ اس گھر میں فرشتے نہیں آتے جس میں کتا یا تصویر ہو اور اس طور پر بھی جمہور علماء کا دعوی ہے کہ تحریم متاخر و ناسخ ہے اور رخصت منسوخ ہے ثابت ہے اور استفتاء کا دعوی کہ احادیث رخصت عموم حرمت کی مخصص یا ناسخ ہیں بے دلیل ہے وللہ الحمد اور یہ جو استفتاء کو شبہہ گذرا کہ یہ روایت کہ تصاویر کی رخصت کا واقعہ آغاز اسلام میں تھا حرمت کی احادیث رخصت کی ناسخ ہے یہ محدث داؤدی کی رائے ہے لیکن علامہ محدثین ابن حجر اور ابن التین نے اس کی تردید کی ہے [illegible] واقعہ سے یا بایں معنے کہ ابن حجر اور ابن التین نے صحت نسخ سے مطلقاً انکار نہیں کیا ہے بلکہ بات یہ ہے کہ صحیح بخاری میں دو حدیثیں حضرت عائشہ سے مروی ہیں جو بظاہر متعارض ہیں۔ ایک

حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ کے حجرے میں مصور پردہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تو آپ نے اس کو پھاڑ کر تکیہ یا دو تکیے کر لیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تکیوں کو استعمال فرمایا اور دوسری حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے اور حضرت عائشہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کے لئے ایک تکیہ خریدا تھا تو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے رہے اندر داخل نہ ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے اس تکیہ کو استعمال نہ فرمایا اس تعارض کو دفع کرنے کے لیے حافظ ابن حجر نے چند وجوہ تطبیق ذکر فرمائیں منجملہ ایک یہ ہے جس کی طرف مصنف یعنی بخاری نے اشارہ فرمایا کہ پامال تصویر کے جواز سے لازم نہیں کہ تصویر پر بیٹھنا بھی جائز ہو تو ممکن ہے کہ وہ تکیہ استعمال فرمایا ہو جس میں صورت نہ تھی اور یہ کہ بیٹھنے اور ٹیک لگانے میں حکم کا تفاوت ہے اسے فرمایا کہ یہ بعید ہے اور تیسری وجہ یہ بیان فرمائی کہ

★ تماشا — آئینہ میں فرنٹ ویو (سامنے کا منظر) یکبارگی پورا ابھرتا
ہے اور ٹی وی کے شیشہ پر ایسا نہیں ہوتا بلکہ جب کسی شئے کو قریب کرکے
دکھاتے ہیں تو وہی شئے نظر آتی ہے دوسری نظر نہیں آتی اور جب
پورا منظر دکھاتے ہیں تو وہ دور سے نظر آتا ہے اور اسی لئے کیمرے کو
سمجھ کر پڑتا ہے اور قریب میں قریب لاتے ہیں اور قریب میں تصویر
قریب آتی اور دور میں دور ہو جاتی نظر آتی ہے اور قریب سے دور کرنے
کیلئے تین شاٹ درکار ہوتے ہیں (۱) لانگ شاٹ
(دور کا منظر لینا) (۲) میڈیم شاٹ (درمیانی منظر لینا)
(۳) کلوز شاٹ (قریب کا منظر لینا) اور سمجھنے والے
معلوم ہوا کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی شئے کی بیک وقت
دو تصویریں نظر آتی ہیں ایک شیشہ پر نظر آتی رہتی ہے دوسری بھی
نظر آتی ہے۔ ان تمام امور سے ظاہر ہے کہ ٹی وی کا شیشہ آئینہ نہیں ہے
اور اس پر جو نظر آتا ہے وہ عکس آئینہ نہیں بلکہ حقیقی تصویر ہے جو
مخصوص سطح پر کیمرے سے بنتی ہے اور ٹی وی کے شیشہ پر نمایاں کرکے
دکھائی جاتی ہے۔ تماشا اور جب ٹی وی کے شیشہ پر تصویر کو الٹا
دکھانا ممکن ہے کہ اسے قریب کرکے دکھائیں ہٹالیں اور دور کرکے
دکھائیں تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان تصویروں کی شیشہ پر نمائش
انسان کے بس میں ہے جب تک وہ چاہتا ہے تصویر شیشہ میں نظر آتی
ہے اور قائم رہتی ہے جب چاہتا ہے تو ان کو ہٹا دیتا ہے [illegible]
[illegible]

باب ششم

نوادرات تاج الشریعہ

☆ ـــــــــ سلمان رشدی کی بکواس وہفوات

☆ ـــــــــ امت مسلمہ کی بروقت رہنمائی

☆ ـــــــــ مسند افتاء بریلی کا آغاز اور پہلا فتوی۔

☆ ـــــــــ دعوت اسلامی و جماعت اہل حدیث پر حکم

اسلام اور بانی اسلام حضور اقدس نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف ایک زمانہ سے فرعونی طاغوتی طاقتیں سازشیں رچتی رہی ہیں۔ مگر حق نے ہمیشہ باطل طاقتوں پر فتح وکامرانی حاصل کی ہے۔ نام نہاد مسلمان اس طرح کے عزائم کی تکمیل کے لئے آلۂ کار بنتے رہے ہیں، انہیں میں ایک نام سلمان رشدی کا بھی ہے، سلمان رشدی کشمیری برہمن کی اولاد ہے۔ اس کی ماں زہرہ بٹ چنددنوں علی گڑھ رہ کر عیسائی سے معشوق کرتے ہوئے انگلینڈ میں جا بسی، وہیں عیسائی اسکولوں میں تعلیم و تربیت پائی، جس کے نتیجہ میں اس کا ذہن و دماغ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہر اگلنے کے علاوہ کچھ نہ کر سکا۔ ۱۹۸۸ء میں اس نے ''شیطانی آیات'' کے نام سے کتاب لکھی، جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اہل بیت اطہار، بالخصوص حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان ارفع واعلی میں گستاخیاں کیں۔ کتاب کے منظر عام پر آتے ہی عالم اسلام خاص طور سے ہندوستان میں کہرام مچ گیا۔ ہمدرد ملت مولانا الحاج محمد سعید نوری سکریٹری وبانی رضا اکیڈمی نے حضرت تاج الشریعہ سے اس کا حکم شرعی دریافت کیا، حضرت ان دنوں بمبئی کے تبلیغی سفر پر تھے۔ اس کی شرعی وقانونی حیثیت متعین کر کے ذرائع ابلاغ میں حضرت کے تحریر کردہ فتوی کو جاری کر دیا گیا۔ اردو اخبارات نے خوب تشہیر کی اور پہلے صفحہ پر جگہ دی، حضرت تاج الشریعہ نے سلمان رشدی کو اسلام سے خارج، کافر ومرتد قرار دیا۔ حضرت کے فتوی کی اشاعت کے بعد تائید کرتے ہوئے ایرانی قائد آیت اللہ خمینی نے سلمان رشدی کو قتل کرنے والے شخص کو انعام دینے کا اعلان کیا۔ علماء اہل سنت کے ایک وفد نے سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی سے ملاقات کر کے ہندوستان میں کتاب پر پابندی لگانے کا مطالباتی میمورنڈم دیا، جس کو مسٹر راجیو گاندھی نے عملی جامہ پہنایا، بعدہ مسٹر اٹل بہاری واجپئی کی وزارت عظمی نے اس عائد پابندی کو ختم کر دیا تھا۔

حضرت تاج الشریعہ کو فتوی نویسی خاندانی ورثہ میں ملی ہے، آپ کے جد امجد مجاہد جنگ آزادی مفتی رضا علی خاں بریلوی نے ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء میں بریلی کی سرزمین پر ''مسند افتاء'' کی بنیاد ڈالی، وہ سلسلہ آپ تک پہنچا، آج بھی بحسن وخوبی، فتویٰ نویسی کی خدمت جلیلہ کو انجام دیتے ہوئے مسند افتاء کو رونق بخشتے ہوئے ہیں۔ حضرت نے سب سے پہلا فتوی ۱۳۸۶ھ ۱۹۶۶ء میں لکھا تھا، ابتداً حضرت کے فتاوی ''ماہنامہ اعلی حضرت'' و ''ماہنامہ نوری کرن'' میں شائع ہوئے تھے، حضرت مفتی اعظم قدس سرہ اور بحر العلوم مفتی سید افضل حسین مونگیری کی صحبت کیمیا اثر نے کہنہ مشق مفتی ومدرس بنا دیا۔ ماہنامہ اعلیٰ حضرت میں شائع شدہ ۱۹۷۹ء اور ۱۹۸۲ء کے فتوی کا عکس پیش کیا گیا ہے، بوندی (راجستھان) کا مشہور شہر ہے، جہاں مولانا عبد الغفور چمن قادری نے علمی ودینی خدمات انجام دی ہیں۔ چند شر پسند عناصر ان کے خلاف ہو گئے، ہائی کورٹ اور حکومت ہند کے وزراء تک مسئلہ پہنچا۔ قائدین اہل سنت اور ایک مرکزی وزیر حکومت ہند نے بھی حضرت کی طرف رجوع کرنے کے لئے کہا پھر قضیہ پیش کیا گیا، حضرت نے تمام اپیلیں وشکایات کو سنکر مولانا چمن قادری کے حق میں فیصلہ نامہ جاری کر دیا، جس سے اہل سنت والجماعت کو قوت وطاقت ملی اور حاسدین خائب وخاسر ہو گئے۔

۱۴۰۷ھ رکو ملک کے دانشوران کے درمیان علمی بحث کا موضوع سخن تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام کیا ہے؟ حضرت نے ایک تفصیلی مضمون لکھ کر بتا دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام ''تارخ'' ہے نہ کہ ''آزر''۔ مولانا محمد الیاس قادری کی سربراہی میں چلنے والی ''دعوت اسلامی'' کے بارے میں حاجی محمد غوث خاں حامدی پرتاپوری کے سوال کا جواب بھی شامل ہے۔ ۱۹۹۳ء میں جماعت اہل حدیث (غیر مقلدین) نے ''مجلس واحد میں دی گئی تین طلاق ایک مانی جائینگی'' کا خوب شور وشرابہ مچایا۔ حضرت نے مسلمانوں کے درمیان مسئلہ شرعیہ کی نوعیت واضح کرنے کے لئے فوراً ایک اخباری بیان جاری کر کے شرعی حکم بیان کر دیا کہ ''مجلس واحد میں دی گئی تین طلاقیں تین ہی مانی جائیں گی، اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے۔'' اردو وہندی اخبارات نے پہلے صفحہ پر شائع کیا۔

ہندوستان آرزو بریم
HINDU
BOMB[AY]
[ہندوستان] بمبئی

۱۹۸۸ء مطابق یکم ربیع الآخر ۱۴۰۹ھ
مقامی: 88-11-17

سلمان رشدی اپنی کتاب "آیات شیطانی" کے سبب خارج از اسلام

(جانشین حضور مفتی اعظم علامہ اختر رضا خان بریلی شریف)

بمبئی ۱۱ نومبر رضا اکیڈمی بمبئی نے دنیائے سنیت کی عظیم مرکزی شخصیت جانشین حضور مفتی اعظم حضرت علامہ اختر رضا خان صاحب قبلہ ازہری (بریلی شریف) صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء سے سلمان رشدی کی کتاب "آیات شیطانی" پر استفتاء کیا ہے۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ لندن کے ایک سلمان رشدی نامی شخص نے اپنی کتاب "شیطانی ورسس" میں حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان والا میں توہین آمیز کلمات اور حضرات امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن و سیدالملائکہ سیدنا جبرئیل امین علیہ السلام کی شان میں اہانت آمیز جملے استعمال کئے اور بازاری تشبیہیں دی۔ قرآنی آیات کو شیطانی آیات کہا۔ لہٰذا اس کتاب اور اس کے مصنف و ناشر اور حمایت کرنے والوں کے بارے میں اسلامی احکام سے مطلع فرمائیں۔

(محمد سعید نوری۔ سکریٹری۔ رضا اکیڈمی بمبئی ۳)

الجواب:۔ کتاب کے مصنف کا حکم خود نام کتاب سے ظاہر ہے۔ قرآنی آیات کو شیطانی کہنے والا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا اجماعاً کافر ہے۔ اور امہات المومنین کی شان میں گستاخی بھی سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کو مستلزم ہے۔ لہٰذا یہ بھی بحکم علماء کفر ہے۔ اور جبرئیل امین کی شان میں گستاخی کرنا بھی قطعاً کفر ہے۔ کتاب مذکور کا مصنف ان وجوہ سے بلاشبہہ کافر ہے۔ اور اس کتاب کے مضمون کو مقرر رکھنے والا بھی اسی طرح مسلمان نہیں۔ وہ ناشر ہو یا کوئی اور۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فقیر اختر رضا خان قادری ازہری)

سری لنکا میں ہندستانی [باشندوں کو] شہریت کے حقوق حاصل ہو گئے

کولمبو ۱۱ نومبر سری لنکا کی پارلیمنٹ نے ایک قانون منظور کر کے ان تمام بے وطن ہندستانی نژاد باشندوں کو لنکا کی شہریت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جن کی شہریت کا مسئلہ ایک عرصہ سے کھٹائی میں پڑا ہوا تھا۔ اس قانون کا فائدہ تقریباً دو لاکھ ساٹھ ہزار ہندستانی نژاد باشندوں کو ملے گا۔ اور انہیں وہ تمام حقوق حاصل ہو جائیں گے، جو سری لنکا کے دوسرے شہریوں کو حاصل ہیں۔

عرفات کے دورہ امریکہ میں رخنہ اندازی کی کوشش

اقوام متحدہ ۔ ۱۱ نومبر ۔ امریکہ اس بات کی کوشش کرے گا کہ فلسطینی تنظیم آزادی کے سربراہ یاسر عرفات کے دورہ امریکہ میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کو خطاب نہ کر سکیں۔ اس بات کا اشارہ ... وزیر خارجہ جارج شلز نے ایک خط میں کیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ ... اس بات کی ہر ممکن کوشش ... کہ عرفات امریکہ کا دورہ نہ کر سکیں ... اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل ...

چرچ کے فیصلہ کی کوئی اہمیت نہیں

راجیو گاندھی ... کا افتتاح کریں گے

ریڈیو پر روحانی پیشوا کے جانشین کا غلط نام نشر کرنے پر ...

نائیجیریائی حکومت اور مسلمانوں میں تصادم ...

محبت کا حسرت ناک انجام

باب الاستفتاء

مولانا
اختر رضا خاں ازہری

۲۸۶
۹۴

مکرمی معظمی - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

استفسار :- کیا فرماتے علمائے دین شرعِ متین کہ خادم عالی جناب سیدنا ، مولانا و مرشدنا الحاج شاہ سید مصباح الحسن صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کا مرید ہے - خادم کے پیر و مرشد کی شان میں مندرجہ ذیل ان کا نعتیہ شعر سن کر ایک شخص نے گستاخی میں یہ کلمات ادا کئے " یہ کھلم کھلا شرک ہے " اگر بغیر توبہ کئے وصال ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ بہتر جانے کہ بخشش ہو کہ نہ ہو " اور خادم سے تجدید بیعت حاصل کرنے کے لئے کہا - اور مزید دوسرے موقعہ پر یہ بھی کہا کہ اس شعر کی بناء پر وہ انہیں سید زادہ نہیں مانتا حالانکہ یہ شخص " رسالہ ملفوظ مصابیح القلوب " کچھوچھہ شریف کا مہینوں پہلے ہی مطالعہ بھی کر چکا تھا جس میں میرے پیر اور دادا پیر مرشد حضرت سیدنا شاہ عبدالصمد مودودی - چشتی - نظامی - فخری سلیمانی - حافظی - ابدال قدس سرہٗ رحمۃ اللہ علیہ کے کل حالات معہ مادری پدری - اور طریقت کے شجرے مندرج ہیں شعر نمبر ①

جان و ایمان واصل ایمانم   سجدہ سوئے تو یا رسول اللہ - صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خادم نے حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مندرجہ ذیل شعر جو ماہنامہ نوری کرن بریلی شریف بابت ماہ نومبر ۱۹۶۹ء معہ ترجمہ ثانی جناب اقبال احمد نوری مدظلہ نے شائع ہوا اور اب " نمبر " استقامت میں ڈائجسٹ سے شائع ہوا ہے

پیش کیا ہے شعر نمبر ②

زہے جمال تو قبلۂ جان حریم کوئے تو کعبۂ دل
فان سجدنا الیک سجدہ وان سعینا الیک نسعی

(ترجمہ) یا حبیب اللہ آپ کا جمال انور قبلۂ جان ہے - آپ کا کوچہ حریم کعبۂ دل ہے - ہم اگر آقا سجدہ کرینگے تو آپکی طرف اور اگر سعی کریں گے تو آپ کی طرف

اعلیٰ حضرت بریلی

جون ۱۹۷۹ء

اُس شخص نے شعر نمبر (۲) کا ترجمہ کو بھی غلط بتلایا اور کیا لفظ کریگا کا استعمال دونوں جگہ اوپر والے ترجمہ میں غلط ہے بلکہ "کرتے" ترجمہ ہونا چاہیے۔

یہ صاحب پیش امام بھی ہیں۔ مرید بھی ہیں اور اپنے کو سنی حنفی بھی کہتے ہیں کیا خادم مندرجہ بالا حالات میں اس شخص کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے؟

اور کیا شعروں میں شرعی نقص ہے؟

کیا مندرجہ بالا کلمات اولیاء اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی ہیں یا نہیں؟

شعر نمبر (۲) کا ترجمہ جو "نوری کرن" اور استقامت نے شائع کیا زیادہ صحیح و درست ہے یا جو اعتراض اس شخص نے کیا ہے وہ ٹھیک ہے؟

خادم کو تجدید بیعت کرنی چاہیے یا یہ شخص تجدید ایمان۔ بیعت و نکاح کرے؟ جب کہ شان اولیاء اللہ تعالیٰ قرآن عظیم اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے:-

(۱) پارہ نمبر ۱۱ - یعتذرون۔ رکوع نمبر ۱۱ - سورۂ یونس

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ .... (الآیت)

(۲) مشکوٰۃ شریف ص ۱۹۷ اور صحیح البخاری شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کہ:-

جس نے میرے ولی سے عداوت کی اُس شخص کو میری طرف سے اعلان جنگ"۔ وغیرہ وغیرہ

استدعا ہے کہ جواب سے مطلع فرمادیں اور جملہ مسائل کو لے کے رسالہ اعلیٰ حضرت میں شائع فرماکر مشکور فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی

والسلام وعلیکم

خادم

محمد ضمیر مصباحی

(Mohammad, Zamir Misbahi)

A. S. I. (Police), 4215,

15th Battalion, P. A. C Tajganj, Agra U.P

(8-10-78)

اعلیٰ حضرت بریلی   ۱۱۵   ۴۸۶/۹۲   ۲۶ ✓   جون ۱۹۷۹ء۔

مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین کہ زید ایک مسجد کا از خود متولی۔ امام۔ ہے۔ وہ اور اس کے کنبہ والے اپنے فعل سے مسجد کو اپنی میراث ہی سمجھتے ہیں۔ اور دوسروں کی غیبت کرتے ہیں۔ اس مسجد میں اکثر و بیشتر بعد نماز فجر ہونے والے دینی کام کو جس میں کلمہ۔ نماز۔ وضو۔ غسل۔ حج۔ زکوٰۃ۔ اخلاقیات وغیرہ وغیرہ کے جملہ مسائل و فضائل شامل ہیں کو یہ کہکر روک دیا ہے کہ یہ وعظ و تقریر ہے جو ہفتہ میں صرف دو دن ہونی چاہئے۔ امام کے کنبہ کے کچھ لوگ اور ایک لڑکا مسجد میں ہنسی۔ ٹھٹھا۔ شور اور دھکے بازی بھی کرتے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں مسائل کے بیان کرنے پر بھی امام نے دو دن کی بندش لگائی۔ جب ان سے کہا گیا کہ حدیث شریف کے مطابق تعلیم روز ہوسکتی ہے تو بھی وہ اس پر راضی نہیں ہوا۔ بلکہ غیبت کی۔ یہی امام مسجد اور مدرسہ کے لئے دیوبندیوں اور جماعت تبلیغی والوں سے چندہ بھی لیتا ہے اور کہتا ہے کہ سنیوں سے چندہ دینے میں وہ باطل جماعت ہی بہتر ہے۔ یہ امام صاحب خود کو مریض بھی بتاتے ہیں اور رمضان المبارک کے روزے بالکل نہیں رکھتے۔ ان کے گھر میں ریڈیو پر فلمی گانے سنے جاتے ہیں۔ جس کی آواز مسجد تک آتی ہے۔ اور اُن دعوت طعام میں بھی شریک ہوتے ہیں جن میں لاؤڈ اسپیکر پر فلمی گانے بھی بجتے ہیں

استدعا ہے کہ اس بارے میں مفصل جملہ مسائل کو اپنے رسالہ اعلیٰ میں شائع فرمائیں اور جواب سے سائل کو مستفید فرماویں۔ عین نوازش ہوگی۔

خادم

محمد ضمیر مصباحی

Mohammad Zamir, A.S.I. (Police) 42/5

XV BN P.A.C, Tajganj, Agra.

۴۸۶/۹۲ ہم

(بر تقدیر صدق سوال و صورت واقعہ)

الجواب: ایسا متولی مذکور جسکے یہ تمام افعال شنیعہ درج سوال ہوئے سخت فاسق ہے اور فاسق کو متولی رہنا جائز نہیں

درمختار میں ہے وینزع وجوبا بزازیۃ لو الواقف فغیرہ بالاولی در رغیر مامون او عاجزا او ظہر بہ فسق الخ اور اسکی امامت بھی مکروہ ہے اور اقتدا بھی گناہ اور نماز واجب الاعادہ ہے غنیہ میں ہے لو قدموا فاسقا یاثمون درمختار میں ہے کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا واللہ تعالیٰ اعلم

(مہر)

صح الجواب والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

دارالافتاء منظر اسلام [illegible] بریلی

اعلیٰ حضرت بریلی جون ۱۹۷۹ء

۴۸۶

الجواب ۔ شعر مذکور میں سجدہ حقیقی ہرگز مراد نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے ۔ غیر خدا کے لئے سجدہ بہ نیت عبادت کفر و شرک ہے اور بہ نیت تعظیم ہماری شرع میں حرام ہے ۔ اس کا مرتکب کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا مگر مشرک نہ ہوگا ۔ شخص مذکور نے اپنی جہالت سے یا تو سجدہ کو سجدہ عبادت سمجھ لیا اور مولانا علیہ الرحمہ پر حکم شرک جڑ دیا یا سجدہ تعظیمی ہی کو بہ تقلید وہابیہ شرک جانا اور سجدہ سے مجرد تعظیم مراد ہونا اسکے خیال میں نہ آیا حالانکہ عرف میں سجدہ سے کبھی مجرد تعظیم بھی مراد ہوتی ہے ۔ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی تفسیر عزیزی میں ایک گروہ اولیاء کے متعلق فرماتے ہیں "مسجود خلائق گشتہ اند" اب کیا شاہ صاحب کو مشرک کہا جائیگا ۔ ؟ نہیں اور یہی وجہ ہر شخص موافق و مخالف بیان کریگا ۔ کہ یہاں مجازی معنی مراد ہیں ۔ اور جب یہاں شاہ صاحب کی عبادت میں مجازی معنی مراد ہوئے تو اس شعر میں حقیقت مراد [illegible] کا علم کیسے ہوگیا مگر یہ ہے کہ وہابیہ بڑی ہٹ دھرم قوم ہے جو بات دوسروں کے لئے شرک وہی بات اپنے [illegible] کے لئے عین ایمان ہو جاتی ہے ۔ پھر بالفرض اگر حقیقی معنی ہی مراد تو محض اتنی بات پر حکم شرک کیسے دیدیا ۔ منور سجدہ [illegible] دونوں قسموں کا احتمال ہے ۔ تعظیمی ۔ اور تعبدی ، پہلا حرام ہے دوسرا شرک ایسے پہلا نگ کر یہ دوسرا ہو [illegible] مگر یہ وہابیہ کو مشرک گری کی ہوس ہے ۔ کہاں ان منحوسوں کی بے تکی بول اور کہاں ہمارے علماء اہل سنت [illegible] احتیاط کہ فرماتے ہیں " لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ خلاف " یعنی [illegible] تو محمل حسن پر رکھنا جبتک ممکن ہو یا اسکے کفر میں خلاف ہو اسکے کفر کا فتویٰ نہ دیا جائے گا ۔ پھر شرک [illegible] حکم اور اسپر یہ کہنا کہ اگر بغیر توبہ کے وصال ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ بہتر جانے کہ بخشش ہو یا نہ ہو " طرفہ عجیب ۔ [illegible] مشرک جسکا خاتمہ شرک پر ہو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت ہے چاہے بخشدے چاہے عذ[اب دے] ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ اللہ شرک کو معاف نہ فرمائیگا ۔ یہ [illegible] ت کریمہ اور عقیدہ ضروریہ دینیہ کا انکار ہے جو کفر ہے اور اس قول سے اسپر توبہ و تجدید ایمان [لازم] ہے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی لازم ہے اور تجدید بیعت بھی اسی کو چاہیئے ۔ ترجمہ دونوں طرح درست ہے [illegible] دونوں ترجموں پر صحیح رہے عبارت کہ ہم اگر سجدہ کرینگے یا ہم اگر سجدہ کرلے شرطیہ ہے جو مستلزم وقوع نہیں [واللہ] تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح و صواب والمجیب مصیب و مثاب والمولیٰ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی دارالافتاء منظر اسلام بریلی

(مہر)
قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۲۰ ذیقعدہ ۹۸

(مہر)

بَابُ الاستفتا

مدینہ منورہ سے آئے ہوئے دس سوالوں کے جوابات

علامہ قاضی عبدالرحیم صاحب بستوی مولانا محمد اختر رضا خاں ازہری
دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین بیچ دراں مسائل کہ :۔

(۱) مقیم مدینۃ المنورہ بغیر احرام کے تجارت کی غرض سے یا نماز جمعہ یا صرف طواف کرنے کی نیت سے مکہ شریف جا سکتا ہے ؟

الجواب :۔ بغیر احرام کے اسے جانا جائز نہیں ہے درمختار میں ہے۔ وحرم تاخیر الاحرام عنھا لمن ای لا فاقی قصد دخول مکۃ یعنی الحرام ولو لحاجۃ غیر الحج ۔ ردالمحتار میں ہے۔ (قولہ غیر الحج) کمجرد رؤیۃ والنزھۃ او التجارۃ نہج واللہ تعالیٰ اعلم

ایضاً :۔ مندرجہ بالا مسئلہ میں مقیم جدہ کے لئے کیا حکم ہوگا ؟

الجواب :۔ وہی حکم ہے جو اوپر گزرا واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) بچوں کو جو پلاسٹک اور کپڑے کا بنا ہوا لنگوٹ (Pamper) بندھا ہوتا ہے کہ جس کی وجہ سے پیشاب وغیرہ باہر نہیں آئے اس صورت میں بچہ کا پاک یا ناپاک ہونا معلوم نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں بچہ کو گود میں لیکر طواف کیا تو کیا مسئلہ ہوگا ؟

الجواب :۔ جب تک نجس ہونا معلوم نہ ہو کوئی کراہت نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ایضاً :۔ اگر طواف کے بعد کھول کر دیکھا گیا کہ لنگوٹ ناپاک ہو چکا ہے تو طواف کا کیا حکم ہوگا ؟

الجواب :۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ نجس کپڑے میں طواف مکروہ ہے کفارہ نہیں ۔ حیث قال طواف الزیارۃ وفی ثوبہ نجاسۃ اکثر من قدر الدرھم اجزاہ لکن مع الکراھۃ ولا یلزمہ شیٔ کذا فی المحیط۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صورت مسئولہ میں صرف کراہت ہے کفارہ نہیں ہے صراحت سے کوئی جزیہ نظر سے نہیں گزرا۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم ۔

۷۸۶-۹۲

اخــتر رضــا خان
ازہری
قائم مقام مفتی اعظم ہند
۸۲- سوداگران بریلی شریف

Akhtar Raza Khan
AZHARI
Qaim Muqam
Mufti-e-Azam Hind
82,Saudagran Bareilly Shareef

صدر آل انڈیا سُنّی جمعیۃ العلماء صدر مفتی مرکزی دارالافتاء بریلی شریف

حکمنامہ

مرکزی سپریم شرعی عدالت و دارالافتاء رضا نگر سوداگران بریلی شریف

x — x — x — x — x

خطوط اور درخواستوں کے ذریعہ معلوم کیا جا رہا ہے کہ کیا شہر [illegible] راجستھان کے قاضی و امام عیدگاہ کے بارے میں اب بھی کوئی مرحلہ باقی رہ گیا ہے جیسے دہلی پہنچکر مسلم منسٹر صاحب کی نشست میں طے کر کے حکم دیا جائیگا۔

جواب

اس کے جواب میں واضح رہے کہ اس بابت تنازعہ پیدا ہونے پر کافی تحقیق کے بعد مولانا عبد الغفور صاحب چمن قادری کے حق میں قاضی اور امام عیدگاہ بنے رہنے کا حکم تحریری حکمنامہ کے ذریعہ گذشتہ سال ہی دیا جا چکا ہے جس میں کسی بھی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے اور وہ حکم بدستور مولانا چمن قادری کے حق میں قائم ہے۔ ان کو قاضی اور امام عیدگاہ بنے ہوئے اب اٹھائیس ۲۸ سال ہو گئے ہیں جو ان کی مقبولیت اور ہردلعزیزی کا ثبوت ہے اور ایسی صورت میں یہ امام نماذ دین میں گورنمنٹ یا گورنمنٹ کے طبقے یا وقف بورڈ وغیرہ کو قطعی یہ حق نہیں ہے کہ وہ ان کی قضا یا امامت میں دخل دیں۔ کسی بھی قسم کا دخل دینا مداخلت فی الدین مانا جائیگا جو قابل قبول نہ ہوگا۔

آستانہ اعلیٰحضرت بریلی شریف عالم اسلام کے تمام سنی مسلمانوں کا مرکز عقیدت ہے اور تمام ممالک اسلامیہ کے سنی علماء نیز سنی مسلمان اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کے علم و فضل کی بناء پر بریلی شریف کو اپنا مرکز اعلیٰ اور سپریم شرعی عدالت مانتے ہیں۔ ایسی صورت میں جو بھی اس مسند پر بحیثیت جانشین مفتی اعظم کے متمکن ہوگا وہ مرکز کے وقار کو قائم رکھتے ہوئے فیصلہ دینے کیلئے اپنے کو کسی جگہ جانے کا پابند نہیں بنا سکتا۔

نیز مولانا چمن قادری (مولانا عبد الغفور صاحب چمن قادری) کے حق میں دعا کرتے ہوئے
نیز مسلمانان اہلسنت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ سنیت کی فلاح و بہبود کیلئے مولانا چمن قادری کا تعاون کرتے رہیں

دعاگو:— ۱۹۸۸ء

محررہ عبد النعیم عزیزی

قادری [illegible]

٧٨٦
٩٢

الجواب: محققین علماء کرام کا مسلک یہ ہے کہ حضور پرنور شفیع المذنبین سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے تمام آباء کرام و امہات کرام سیدنا آدم علیہ السلام سے
حضرت عبداللہ و سیدہ آمنہ تک سب موحد تھے انہیں کوئی کافر نہ تھا اور آیہ کریمہ الذی یراک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین یعنی جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم قیام فرماتے ہو اور
مومنوں کے اصلاب میں تمہارے دورہ کو دیکھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی تفسیر میں مروی کہ آپ نے فرمایا ای تقلبک من اصلاب طاہرۃ من اب بعد اب الی ان جعلک نبیا
فکان نور النبوۃ ظاہرا فی آبائہ یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاک پشتوں میں دورہ کو ایک باپ سے دوسرے باپ کی پشت میں منتقل ہوتا دیکھا ہے یہاں تک کہ حضور کو اللہ تعالیٰ نے نبی بنا کر پیدا کیا تو نبوت
کا نور آپ کے آباء کرام میں ظاہر تھا یہ تفسیر امام ابوالحسن ماوردی نے سیدنا عبداللہ بن عباس سے نقل فرمائی اور امام جلال الدین سیوطی نے مسالک الحنفا میں اس کو نقل فرما کر اسے مقرر رکھا
اور اسی طرح امام جلال الدین سیوطی نے چند رسالے تحریر فرمائے جن کا خلاصہ شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام تصنیف لطیف سیدنا اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کا افضل ہے اور آزر حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے والد نہ تھے ان کے والد کا نام تارخ تھا اور آزر آپ کے چچا کا نام ہے جو کافر تھا یہی مسلک بکثرت انسابین (یعنی وہ لوگ جو شجرہ نسب تحریر کرتے ہیں) کا اور
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور سلف کی ایک جماعت کا بھی یہی قول ہے چنانچہ مسالک الحنفا میں امام سیوطی فرماتے ہیں وہذا القول اعنی ان آزر لیس ابا ابراہیم ورد عن جماعۃ
من السلف أخرج ابن أبی حاتم بسند ضعیف عن ابن عباس فی قولہ (واذ قال ابراہیم لابیہ آزر) قال ان ابا ابراہیم لم یکن اسمہ آزر وانما کان اسمہ تارخ یعنی
کہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام آزر نہ تھا ایک جماعت سلف سے وارد ہوا ابن ابی حاتم نے بسند ضعیف ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت کریمہ (واذ قال ابراہیم لابیہ آزر) کی تفسیر میں
کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام آزر نہ تھا ان کے باپ کا نام تارخ تھا اسی میں مجاہد سے ہے لیس آزر ابا ابراہیم آزر ابراہیم علیہ السلام کا باپ نہ تھا ابن ابی حاتم
بسند صحیح بروایت ابن المنذر ہے کہ ابن جریج نے فرمایا لیس آزر بابیہ انما ہو ابراہیم بن تیرح او تارح بن شاروخ بن ناحور بن فالخ
بسند صحیح بطریق ابن ابی حاتم مروی ہوا کہ قیل لہ اسم ابی ابراہیم آزر فقال بل اسمہ تارح یعنی سدی سے کہا گیا ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام آزر تھا فرمایا بلکہ ان
کے والد کا نام تارح ہے اور یہی مسلک کی توجیہ باعتبار عرف ہے کہ خطاب کا اطلاق چچا پر شائع و ذائع ہے اور اس کی نظیر قرآن کریم میں موجود ہے قال
ام کنتم شہداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی قالوا نعبد الٰہک والہ آبائک ابراہیم واسمٰعیل واسحٰق کیا تم موجود تھے
جب یعقوب علیہ السلام کی وفات کا وقت تھا جبکہ انہوں نے اپنے بیٹوں سے فرمایا میرے بعد کسے پوجو گے تو بولے ہم آپ کے خدا اور آپ کے آباء کرام ابراہیم و اسماعیل و اسحٰق کے خدا کو
آیت کریمہ میں اسماعیل علیہ السلام کو اب (باپ) فرمایا حالانکہ وہ چچا ہیں امام جلال الدین سیوطی نے ایک حدیث سے ثابت فرمایا کہ وہ ابراہیم علیہ السلام کا چچا ہی تھا جس کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
دعائے مغفرت فرمائی تھی پھر جب آپ کو اس کا حال روشن ہوا تو آپ اس سے بیزار ہو گئے چنانچہ مسالک الحنفا میں ہے ویستأنس فیہ بما اخرجہ ابن المنذر فی تفسیرہ بسند صحیح عن سلیمان بن صرد
قال لما ارادوا ان یلقوا ابراہیم فی النار جعلوا یجمعون الحطب حتی ان کانت العجوز لتجمع الحطب فلما ان ارادوا ان یلقوہ فی النار قال حسبی اللہ ونعم الوکیل فلما القوہ قال اللہ
(یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم) فقال عم ابراہیم من اجلی دفع عنہ فارسل اللہ علیہ شرارۃ من النار فوقعت علی قدمہ فاحرقتہ فقد صرح فی ہذا
الاثر بعم ابراہیم وفیہ فائدۃ اخری وہو انہ ہلک فی ایام القاء ابراہیم فی النار وقد اخبر اللہ سبحٰنہ فی القرآن بان ابراہیم ترک الاستغفار لہ لما تبین
لہ انہ عدو للہ ووردت الآثار بان ذلک تبین لہ لما مات مشرکا وانہ لم یستغفر لہ بعد ذلک الی قولہ فاستغفر لوالدیہ وذلک بعد ہلاک عمہ بمدۃ
طویلۃ فیستنبط من ہذا ان المذکور فی القرآن بالکفر والتبری من الاستغفار لہ ہو عمہ لا ابوہ الحقیقی فللہ الحمد علی ما الہم
ابن المنذر نے بسند صحیح سلیمان بن صرد سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا جب کافروں نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کا ارادہ کیا تو لکڑیاں جمع کرنے لگے یہاں تک کہ بوڑھی عورتیں بھی لکڑی اکٹھی کرتی
پھر جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنا چاہا آپ نے حسبی اللہ ونعم الوکیل فرمایا یعنی مجھے اللہ کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے پھر جب آپ کو آگ میں ڈال دیا تو اللہ نے حکم دیا کہ اے آگ ابراہیم علیہ السلام کے
حق میں ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا تو ابراہیم کے چچا نے کہا میری وجہ سے بچا لیا تو اللہ تعالیٰ نے آگ کا ایک شرارہ بھیجا جو اس کے پیر پر پڑا اور اسے جلا ڈالا
تو اس اثر میں ابراہیم علیہ السلام کے چچا کی صراحت ہے اور اس میں ایک دوسرا فائدہ یہ ہے کہ آپ کا چچا اس زمانہ میں ہلاک ہوا جب آپ کو آگ میں ڈالا گیا تھا اور قرآن عظیم نے بتایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
اس کے لیے دعائے مغفرت ترک فرما دی تھی جب انہیں اس کا دشمن خدا ہونا معلوم ہوا اور روایتوں میں آیا ہے کہ یہ حال ان کو جب معلوم ہوا کہ وہ کفر پر مرا اور انہوں نے اس کے لیے

اور مادر علی کی وفات کے طویل عرصہ کے بعد انہوں نے اپنے والدین کے لیے دعائے مغفرت کی تو یہاں سے ظاہر ہوا کہ قرآن مجید میں کفر اور اس کے لیے دعائے مغفرت سے تبری کا ذکر آیا وہ ابراہیم علیہ السلام کا چچا تھا اگر ان کے
[illegible] ابن عباس رضی اللہ عنہ کی عبارت تو وہ قیل سے مشہور ہے اور قیل سے قول ضعیف کو تعبیر کرتے ہیں اور کبھی مجرد قول کی حکایت مقصود ہوتی ہے مگر اکثر ضعف کی طرف اشارہ کرنے کے لیے مستعمل ہوتا ہے تو باعتبار
امام راغب کے نزدیک بھی یہ قول ضعیف معلوم ہوتا ہے اور علی الاقل احتمال ہے اور محتمل کو مستدل بنانا صحیح نہیں اور ابن کثیر کی عبارت جو یہاں تحریر ہوئی ابن کثیر میں اس سے پہلے یوں ہے
قال الضحاک عن ابن عباس ان ابا ابراہیم لم یکن اسمہ آزر وانما کان اسمہ تارخ رواہ ابن ابی حاتم وقال ایضا حدثنا احمد بن عمرو بن ابی عاصم النبیل حدثنا ابی حدثنا ابو عاصم شبیب حدثنا عکرمۃ عن ابن عباس [illegible]
قال ابراہیم لابیہ آزر) یعنی بآزر الصنم وابو ابراہیم اسمہ تارخ وامہ اسمہا مثانی وامرأتہ اسمہا سارۃ وام اسمعیل اسمہا ہاجر وھی سریۃ ابراہیم وھکذا قال غیر واحد من علماء النسب ان اسمہ تارخ [illegible]
کی تفسیر میں ضحاک نے ابن عباس سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام آزر نہ تھا بلکہ تارخ تھا اور ضحاک کی سند سے [illegible] ابن عباس سے آیت کی تفسیر میں روایت کی کہ انہوں نے فرمایا آزر صنم کا نام ہے
علیہ السلام کے باپ کا نام تارخ اور والدہ کا نام مثانی اور بیوی کا نام سارہ اور آپ کی کنیز ام اسمعیل کا نام ہاجرہ ہے اور اسی طرح بہت سے علماء نسب کا قول ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام تارخ ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما اور
کے مقابل تنہا ابن جریر علیہ الرحمہ یا ابن کثیر کا قول کیونکر لائق تسلیم ہے اور اتقان کی عبارت کا جواب خود حضرت امام سیوطی علیہ الرحمہ سے ہو گیا کہ خود اسی اتقان میں ہے ولو الدی اسمہ ابیہ تارخ وقیل
یا ذر [illegible] واسمہ لعلہ ثانی وقیل ہو فاعل لیوتا یعنی ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام تارخ تھا اور کہا گیا کہ آزر اور کہا گیا کہ یا ذر اور ماں کا نام ثانی اور کہا گیا کہ لوفی اور کہا گیا کہ یوفا تھا۔ اس سے صاف ظاہر
ہے کہ ان کے نزدیک راجح و معتمد یہی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام تارخ تھا اسی لیے اسے مقدم کیا اور آزر کو قیل کر کے (مشعر بضعف ہے) لہٰذا یہ بات ظاہر کہ اتقان کی وہ عبارت [illegible] کے خلاف
طرف سے زلت قلم یا سہو ونسیان کا نتیجہ ہے۔ زید کے حوالوں کا جواب ہمارے اس فتوی سے ظاہر ہو گیا اور زید لاکھ دانستہ [illegible] مگر [illegible] صحیح
جمہور محققین کا منکر ہے اور [illegible] مسئلہ قول [illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کی طرف کفر کی نسبت لازم کرتی ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباء کرام میں ہیں لہٰذا
کرے یہ [illegible] اذیت ہے اور ان کی اذیت عذاب الیم کی موجب ہے قال تعالی ان الذین یؤذون رسول اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ اسی لیے علماء نے ابوین کریمین میں سے کسی کی
نسبت یہ کہنے کی ممانعت فرمائی کہ وہ جہنم میں ہیں [illegible] قال السہیلی فی الروض الانف بعد ایراد حدیث مسلم ولیس لنا نحن ان نقول ذلک فی ابویہ صلی اللہ علیہ وسلم لقولہ
لا تؤذوا الاحیاء بسبب الاموات وقال تعالی (ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ) الآیۃ وسئل القاضی ابو بکر بن العربی احد ائمۃ المالکیۃ عن رجل قال ان ابا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النار فاجاب
بان من قال ذلک فہو ملعون لقولہ تعالی (ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ) قال ولا اذی اعظم من ان یقال عن ابیہ انہ فی النار الخ لہٰذا اس قسم سے احتراز لازم
حضور علیہ السلام کے لیے اذیت کا سبب ہو یہاں سے انبیاء کرام حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے آباء کرام کا حال معلوم ہوا اور وہ یہ کہ وہ بعث کے بعد
موحد تھے حاشا للہ ان میں کوئی کافر نہ تھا اور دیگر انبیاء کرام کے والدین کے متعلق تحریر نظر سے نہ گزری اور ان کے مقام رفیع کے مناسب یہی ہے کہ ان کا نسب نجاست کفر سے پاک ہو چنانچہ
علامہ ابو الحسن ماوردی سے امام سیوطی نے نقل فرمایا لما کان انبیاء اللہ صفوۃ عبادہ وخیرۃ خلقہ لما کلفہم من القیام بحقہ والارشاد لخلقہ استخلصہم من اکرم العناصر واجتباہم بمحکم الاواصر فلم یکن لنسبہم
قدح ولمنصبہم من جرح الخ اس عبارت سے مستفاد ہوتا ہے کہ دیگر انبیاء کرام کا نسب بھی نجاست کفر سے پاک ہے واللہ تعالی اعلم

عبدہ محمد اختر رضا خاں الازہری غفرلہ
۱۴ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

صح الجواب واللہ تعالی اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

قاضی عبد الرحیم بستوی غفرلہ

محمد اختر رضا خاں ازہری

مرکزی دار الافتاء
سوداگران بریلی شریف

۱۸۷/۲ از طرف محمد غوث خاں حامدی رضوی قادری پرتاپوری بریلوی یکم شوال المکرم بروز یکشنبہ ۱۴۱۲ھ مطابق ۵ اپریل ۱۹۹۲ء

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین مفتیان شرع مبین اس مسئلہ میں کہ چند روز سے پاکستان سے ایک مولوی صاحب جنکا نام الیاس قادری ہے انہوں نے ایک جماعت بنائی ہے اس کا نام دعوت اسلامی ہے انہوں نے پاکستان کے علاوہ بریلی شریف میں بھی ایک سنہری صورت میں قریب قریب پورے ہندوستان کا دورہ کر کے جا بجا اپنے نمائندے بنا کر ہری دستار عطا کر کے ہدایت کی ہے کہ ہماری جماعت کسی کی تردید نہیں کریگی اسوقت تردید کرنے سے لوگ چڑتے ہیں اور قریب نہیں آتے اسلئے کسی کی تردید نہیں کرنا ہے بلکہ بعض جگہ اپنی تقریر میں یہ بھی کہا ہے کہ ہمارے کچھ علمائے متشددی سے رہ گیا ہے اسلئے وہابی زیادہ ہو رہے ہیں بجائے دیوبندیوں وہابیوں رافضیوں اور دیگر فرقے والوں میں اتنی علامتیں ہیں کہ لوگ انکی اس بات سے خود بخود انکے بن جاتے ہیں اس لیے ہم اپنے اسٹیج سے کسی کی تردید نہیں کرینگے لہذا ان باتوں سے اعلیحضرت رضی اللہ تعالی عنہ کے فرمان کی اور انکی کتابوں کی تردید ہے اس لئے کہ اعلحضرت رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہے کہ فرقہ باطلہ اور بد مذہبوں کا رد فرض ہے آپ فرماتے ہیں کہ حدیث میں فرمایا اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفہ الناس اذکروا الفاجر بما فیہ یحذرہ الناس فاجر کو برا کہنے سے پرہیز کرتے ہو لوگ اسے کب پہچانیں گے فاجر کی برائی بیان کرو کہ لوگ اس سے بچیں یہ حدیث شریف گیارہ صحابہ کبار رضی اللہ تعالی عنہ سے گیارہ ہی کتابوں میں ہر ایک نے بیان فرمائی ہے اور یہ حدیثیں تحریر فرما کر فرماتے ہیں فسق عمل سے اسلام علاوہ بدرجہا بدتر ہے کیونکہ حضور جان نور شافع یوم النشور نے سب بدمذہبوں کو جہنمی بتایا کلہم فی النار الا واحدۃ اور آقا و مولا اعلیحضرت نے اپنی مسجد سے خاص جمعہ کے دن نام بنام ایک ایک کو فرمایا اخرج یا فلان فانک منافق اے فلاں نکل جا تو منافق ہے یہ منافقوں کے ساتھ برتاؤ الملفوظ حصہ اول صفحہ ۴۳ نظامی پریس بدایوں کی چھپی ہوئی میں ملاحظہ فرمائیں اور بہت جگہ قول موجود ہیں اور حضور کے ہر صحابی نے بدمذہب کا بلیغ رد فرمایا اور تمام بزرگان دین حضور شیخ حضرت عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالی عنہ اور تمام ہی اکابرین نے تردید کی فرمائی ہے یہ تردید کو منع کرنے والا کوئی قول کسی بزرگ کا دکھا دے لیکن ایسا نہیں کر سکتا اور تبلیغ اسلام اگر کرنا ہے تو پہلے بتانا ہوگا کہ جو لوگ رسول کو ابن اللہ وغیرہ کہتے ہیں یا بتوں کو خدا مانتے ہیں یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرہ برابر توہین کرے وہ کافر ہے اور نماز کی ہی تبلیغ کرنا ہے تو یہ بتانا ہوگا کہ ہاتھ زیر ناف باندھنا سنت ہے اور جو ہاتھ سینے پر باندھتے ہیں یا جو ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں یا جو رفع یدین کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں یہ بھی تردید ہوئی بغیر اسکے لوگ اچھائی اور برائی میں تمیز کیسے کرینگے یہاں تک رد کا حکم رب تعالی کا سامنے ظاہر ہے کہ جو اسلام میں داخل ہونا چاہے تو پہلے رد کرے خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا جانے کیونکہ کلمہ طیبہ میں پہلے لفظ لا الہ نہیں ہے کر رہی ہے کہ لا الہ اردہ ہے کہ غیر کے دماغ و عقل میں تو اسلام میں داخلہ اور نام مسلمان رد کرکے ہی ہوا اور دوسرے کلمہ [illegible] تو یہ دعوت اسلامی جماعت رد کرنے کو منع کرے اور ہندوستان میں اپنے جو نمائندے بنائے ہیں انکو ہری پگڑی دستار باندھ دی ہے وہ بھی حجت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رد کرنا گالی دینا ہے تم لوگوں نے ایسے ہی وہابی بنائے ہیں اور تم وہابی بنا دیئے نمائندے جھگڑا کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں تو ایسی جماعت دعوت اسلامی نام والی میں ممبر بننا اسکی رکنیت قبول کرنے لیڈر رد کے تبلیغ کرنا اور یہ بتانا کہ ہماری ہی جماعت ایک ایسی ہے جو کسی کا رد نہیں کرتی ہے اسمیں شریک ہونا کیسا ہے جو حکم ہو وہ عمل میں لایا جائے فقط والسلام

۱۸۷/۹۲

بدمذہبوں کا رد فرض ہے اور دخول اسلام کیلئے عقائد باطلہ سے تبری و بیزاری کا اظہار بالاتفاق شرط لازم ہے بغیر اسکے کوئی کافر مسلمان نہ ہوگا کافر ہی رہیگا اسمعہ مطلق رد سے کوئی سچا مبلغ منع نہ کرے۔ کا جو کچھ مولانا الیاس قادری صاحب کے متعلق درج سوال ہے ان سے دریافت کرنا چاہئے اور ان پر لازم ہے کہ وہ معقول و مقبول صفائی پیش کریں ورنہ ان کی تحریک سے لوگ دور رہیں اجتناب و نفرت لازم ہے واللہ تعالی اعلم

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

۲ شوال ۱۴۱۲ھ

۱۹۹۲ء

مخدوم گرامی حضرت والا عظیم المرتبت نبیرۂ سرکار مفتی اعظم
علامہ اختر رضا خاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض ضروری یہ ہے تنظیم "دعوت اسلامی" جسکے بانی مولانا الیاس قادری پاکستانی ہیں، اس تنظیم کے طریقہ تبلیغ دین سے سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں میں شدید بے چینی پائی جارہی ہے اس لئے کہ یہ بات "دعوت اسلامی" کے آئین سے ہے کہ بد مذہب بددین وہابیوں دیوبندیوں کے عقائد کے متعلق کچھ نہ کہا جائے اور دعویٰ ان کا یہ ہے کہ ہم سنیت کی اشاعت اور تبلیغ کرتے ہیں، جب خدا و رسول کے دشمنوں کے عیوب کو ظاہر نہ کیا جائے بلکہ ان کا نام لینے سے گھبرایا جائے کیا اسی کو سنیت کی تبلیغ کہتے ہیں، کیا باطل رد کئے بغیر سنیت کی اشاعت ہو سکتی ہے! ان کے اس طریقہ تبلیغ سے کیا عوام اہلسنت کے حق و باطل کو ایک ہی سمجھ کر گمراہ ہو جانے کا خطرہ نہیں،
لہٰذا حضور سے مؤدبانہ التماس ہے کہ بانیٔ دعوت اسلامی کو اپنی مقدس تحریر ہی کے ذریعہ سمجھادیں کہ سنیت کی تبلیغ کس طرح کی جاتی ہے،
خدا گواہ ہے کہ ہمارا مقصد انتشار وخلفشار ہرگز نہیں بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ تبلیغ سنیت کا کام صحیح طریقے سے ہو تاکہ ہم سب مل جل کر کام کر سکیں

مولانا الیاس قادری صاحب پر لازم ہے کہ وہ ان کو [illegible] ظاہر کریں ورنہ لوگوں کو [illegible]
اور دوری حق کا سبب والسلام
فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

खनऊ-गोरखपुर-वाराणसी (इला.)-झांसी-मेरठ-आगरा-बरेली-नई दिल्ली से प्रकाशित

जागरण

ा वर्ष

मई, १९९३

पोस्टल रजि. नं.बी.आर.-१८५/९३
ला.नं.जी.२२/बी.आर.-एल.पी.पी.-१/९३\

नगर संस्करण

मौलाना अख्तर रजा खां का फतवा

तलाक पर 'जमीयत' का रुख निन्दनीय

(शंभू दयाल वाजपेयी)

बरेली, ३० मई। तीन बार तलाक कह कर बीबी को तलाक देने की परम्परा को गैर काननी बताने वाले जमीयत अहले हदीस के फतवे की यहां अत्यन्त तीखी प्रतिक्रिया हुई है। आल इंडिया सुन्नी जमातुल उलमा के सदर और सेन्ट्रल दारुल इफ्ता, बरेली शरीफ के प्रधान मुफ्ती हजरत अल्लामा मौलाना मुफ्ती मो. अख्तर रजा खां कादरी अजहरी ने जवाबी फतवा जारी कर उक्त फतवे को नाकाबिले अमल और मरदूद (निंदनीय) बताया है।

जमीयत के तीन मुफ्तियों शेख अताउर्रहमान पटनी, शेख उबेदर्रहमान और शेख जमील अहमद मदनी के पिछले हफ्ते सुनाये गये फतवे में कहा गया है कि एक ही स्थान पर तीन बार तलाक कह कर बीबी को तलाक देने की परम्परा गैर काननी है और इसे अमल में नहीं लाया जा सकता। फतवे के अनुसार अब अगर कोई शौहर तीन बार तलाक कहे भी तो शरीयत के मुताबिक इसे तलाक नहीं माना जाएगा और इससे मर्द और उसकी बीबी के हकूक और जिम्मेदारियों पर कोई फर्क नहीं पड़ेगा। ये तीनों मुफ्ती जमीयत अहले हदीस की मजलिस तहकीक इल्मी से सम्बद्ध हैं।

सुन्नी जमात के दुनिया के सबसे बड़े अध्यात्मिक केन्द्रों में से एक बरेली शरीफ के मौलाना अख्तर रजा खां ने आज एक महत्वपूर्ण फतवा जारी कर जमीयत के फतवे की तीखी आलोचना की है। मौलाना अख्तर रजा खां साहब ने फतवे में कहा है कि नाम नेहाद जमीयत अहले हदीस मुसलमानों की कोई नुमाइंदा जमात नहीं है। इस लिए इसे उम्मते मुसल्लमा पर अपनी राय मुसल्लत करने का कोई अधिकार नहीं है।

उन्होंने कहा है कि जमीयत का बयान न सिर्फ हनफी, बल्कि शाफई, मालकी, हंबली सभी इमामों के पूरी तरह खिलाफ, नाकाबिले अमल, बातिल (अवैध) मरदूद और मुसलमानों में फूट डालने की नापाक कोशिश व सियासी चाल है।

उन्होंने फतवे में कहा है कि जमीयत का बयान कुरान व हदीस और अज्माए मुसलमीन के सरासर खिलाफ है। इसी से इस जमात का हाल और उसके बयान की हकीकत खुद जाहिर है। जो शख्स भी अपनी मनकूहा (निकाहशुदा) बीबी को तीन तलाकें देगा, उसकी बीबी पर बेशक तीन तलाकें वाके होंगी। अगर्चे एक साथ तीन तलाकें देना नाजायज व गुनाह है, मगर ये तलाकें चाहे एक ही मजलिस में एक ही जुम्ले में दे या अलग-अलग जुम्लों से, बहरहाल तीनों पड़ेंगी। इस पर सिर्फ मुसलमानों का अज्मा ही नहीं, बल्कि कुरान व हदीस से भी साबित है। खुद पैगम्बरे इस्लाम अलहेसलाम के सामने बाज लोगों ने अपनी बीबी को एक बारगी तीन तलाकें दीं और वे तीन ही मानी गयीं। इस सम्बन्ध में उन्होंने अपनी किताब 'तीन तलाकों का शरई हुक्म' का हवाला भी दिया है। मुफ्ती-ए-आजम हिन्द के जानशीन ने फतवे में जमीयत अहले हदीस को अपनी जाति राय को अखबारों में इस तरह छपवाने के लिए जैसे यह तमाम उम्मते मुसल्लमा का माना हुआ फैसला हो, आलोचना की है और इसे सबा फरेब और मुसलमानों को गुमराह करने की चाल बताया है।

(शेष पृष्ठ ११ पर)

Hazrat Allama Maulana Mufti
Mohammed
Akhtar Raza Khan Qadri Azhari
President: All India Sunni Jamiatul Ulema
Head Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly
87 Raza Nagar Saudagran Bareilly Sharif
U.P. 243003 INDIA. ● Tel: 72166

[illegible]

मौलाना अख्तर रजा खां के फतवे की फोटो प्रति।

दिल्ली की रेक्सीन फैक्ट्री में भीषण आग लगी, ९ की मौत

नयी दिल्ली, ३० मार्च (भाषा)। पश्चिमी दिल्ली के पीरागढ़ी क्षेत्र में फोम और रेक्सीन की एक फैक्ट्री में आज सुबह भीषण आग लगने से करीब नौ कर्मचारी जल कर मर गये और दो व्यक्ति बुरी तरह आग से झुलस गये।

पुलिस ने बताया कि आग पर काबू पा लेने के बाद आठ जले हुए शव बरामद हुए। पश्चिम दिल्ली में ई.एस.आई. अस्पताल के डाक्टरों ने बताया कि सिर में चोट लगने से गंभीर रूप से घायल नौवें व्यक्ति ने दोपहर में अस्पताल में दम तोड़ दिया।

दिल्ली दमकल विभाग ने बताया कि इस भीषण आग पर काबू पाने के लिए दमकल की १५ गाड़ियों को दो घंटे तक जूझना पड़ा। उन्होंने मृतकों के बारे में कोई ब्यौरा नहीं दिया।

दमकल विभाग के अधिकारियों ने कहा कि फैक्ट्री में आग बुझाने की कोई सुविधा नहीं थी। फैक्ट्री का ढांचा इतना मजबूत नहीं था जो कि इस प्रकार की दुर्घटना को झेल पाता।

उन्होंने कहा कि फैक्ट्री के कर्मचारियों और ढांचे की आग से सुरक्षा के लिये कोई उपकरण नहीं था। फैक्ट्री के मालिक से इस दुर्घटना के एक-एक लाख रुपए का मुआवजा देने की मांग की है।

श्री सज्जन कुमार ने कहा कि आवासीय क्षेत्रों में रैक्सीन और प्लास्टिक की फैक्ट्रियां लगाने की अनुमति नहीं मिलनी चाहिए और इन्हें सुरक्षित स्थान पर ले जाया जाये।

इस अग्निकाण्ड की भेंट चढ़े नौ व्यक्तियों में से सात की दमकल विभाग ने पहचान कर ली है।

सात मृतकों के नाम इस प्रकार हैं- श्याम (३०), राज कुमार (२०), [illegible] गीर अली,

मंदिर तोड़े जाने के लिए इंका माफी मांगे

नयी दिल्ली, ३० मई (भाषा)। विश्व हिन्दू परिषद ने कहा है कि हिन्दू विरोधी नीतियों, विशेष कर कश्मीर घाटी में मंदिर तोड़े जाने के लिए कांग्रेस (इ) को देशवासियों से माफी मांगनी चाहिए।

विहिप के संयुक्त महासचिव आचार्य गिरिराज किशोर ने आज यहां कहा कि मानव संसाधन विकास मंत्री अर्जुन सिंह ने बाबरी ढांचे को गिराये जाने के लिये कांग्रेस (इ) से जनता से माफी मांगने को कहा है लेकिन जिस तरह जम्मू कश्मीर में हिन्दू मंदिर तोड़े गये हैं, कांग्रेस (इ) के नेता उस पर चुप्पी साधे हुये हैं।

आचार्य गिरिराज ने कहा कि जिस तरह कश्मीर घाटी से लाखों हिन्दू परिवारों ने पलायन किया है उसके लिए भी कांग्रेस (इ) को देशवासियों से माफी मांगनी चाहिये। घाटी से पलायन करने वाले हिन्दू परिवारों की [illegible]

باب ہفتم

نوادرات تاج الشریعہ

☆ —— سعودیہ عربیہ میں گرفتاری

☆ —— عدل وانصاف پر شب خون

☆ —— عالم اسلام کا احتجاج

☆ —— حکومت سعودیہ کی پسپائی واعلان

حضرت تاج الشریعہ نے کئی بار حج وزیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔ ۸/اگست ۱۹۸۶ء کو سفر حج کے لئے بریلی وایا بمبئی سے مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہوئے، حضور پیرانی امی صاحبہ (حضرت کی اہلیہ محترمہ) بھی شریک سفر تھیں، ۳۱/اگست ۱۹۸۶ء کو شب میں تین بجے مکہ معظمہ میں اچانک سعودی حکومت کی سی۔ آئی۔ ڈی۔ اور پولس قیام گاہ پر آئی اور بغیر جرم بتائے گرفتار کر لیا۔ اس گرفتاری پر عالم اسلام کے کروڑوں مسلمانوں میں شدید غم وغصہ پیدا ہو گیا۔ اور ہر طرف سعودی حکومت سے نفرت وبیزاری کی لہر دوڑ گئی، سعودی حکومت کے اس وحشیانہ سلوک، غیر آئینی اور غیر اخلاقی اقدام پر ہندوستان میں رضا اکیڈمی بمبئی، سنی جمعیۃ العلماء بمبئی، مسلم پرسنل لا کانفرنس دہلی، جماعت رضا مصطفےٰ بریلی اور ورلڈ اسلامک مشن لندن کے علاوہ پاکستان وبنگلہ دیش، ہالینڈ وانگلینڈ وغیرہ کی تنظیموں نے پر زور احتجاج کیا۔ بمبئی، دہلی، اسلام آباد اور لندن وغیرہ میں سعودی ایمبیسی وقونصل خانوں پر احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ مطالبہ تھا کہ سعودی حکومت حضرت تاج الشریعہ کو بلاشرط رہا کرنے اور انہیں مدینہ منورہ جانے کی اجازت دی جائے۔

ان شدید احتجاجی مظاہروں کی تاب نہ لا کر بالآخر سعودی حکومت نے بلاشرط ۱۱/دسمبر ۱۹۸۶ء کو حضرت تاج الشریعہ کو رہا کر کے مدینہ منورہ کی زیارت کے بغیر مکہ معظمہ سے سیدھے جدہ ہوائی اڈا پہنچا دیا۔ ایرانڈیا پرواز سے بمبئی واپس روانہ کیا، قیام گاہ سے لیکر جیل تک حضرت سعودی حکام سے بار بار یہی دریافت فرماتے رہے کہ مجھے بتایا جائے کہ کس جرم وقصور میں گرفتار کیا گیا ہے؟ لیکن اس سوال کا انہیں کوئی جواب نہیں دیا گیا، بلکہ رہائی کے وقت حضرت تاج الشریعہ سے ان الفاظ میں معذرت کی گئی کہ "ہم آپکے علم، آپکی شخصیت کا احترام کرتے ہیں، ہم آپ سے مخصوص اوقات میں دعا کے طالب ہیں۔

حضرت کے بمبئی پہونچنے پر ہوائی اڈا سے لیکر قیام گاہ تک انسانی سیلاب تھا، گرفتاری کے سلسلہ میں ایک تحریری بیان اخبارات کو دیا، حضرت کا وہ بیان ہفت روزہ اخبار نو دہلی بابت ۳ تا ۹/اکتوبر ۱۹۸۶ء کے شمارہ ۱۹ جلد ۴ص ۱۳ پر شائع ہوا۔ رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام ابراہیم مرچنٹ بمبئی میں استقبالیہ جلسہ میں تقریر میں تفصیلات بیان کیں۔ گھر واپسی پر مسلمانان بریلی نے جامع مسجد میں استقبالیہ اجلاس کا اہتمام کیا۔ جس میں ڈھائی گھنٹہ تقریر فرمائی، راقم نے حضرت کی سب سے پہلی یہی تقریر سنی تھی۔ تقریر سننے اور بیان پڑھنے کے بعد کروڑوں اہل سنت وجماعت کو زبردست قلبی صدمہ پہونچا، دوسری طرف وہابی مکتبہ فکر اور سعودی ریال پر پلنے والے بغلیں بجانے لگے اور سعودی حکومت کے اس فعل ناروا کو سراہنے لگے۔ چنانچہ ہفت روزہ اخبار نو دہلی بابت ۷ تا ۱۳/نومبر ۱۹۸۶ء کے شمارہ ۲۴ جلد ۴ص ۲ پر ڈاکٹر خالد قاسمی سنبھلی کا ایک دل خراش مضمون بعنوان "مولانا اختر رضا بریلوی کی سعودی حکومت میں گرفتاری ٹھیک تھی"، شائع ہوا۔ جس نے جلتی آگ پر پیٹرول کا کام کیا۔ ہر طرف سے سعودی ایجنٹ کے اعتراضات کے منہ توڑ جوابات دیئے گئے۔ استاذ العلماء علامہ مفتی سید شاہد علی رضوی محدث رام پوری اور مولانا مفتی عبد المنان کلیمی مرادآبادی وغیرہ کے مضامین کو ایڈیٹر میم۔ افضل دہلوی نے نہ چھاپ کر صرف مولانا لیٰسین اختر مصباحی (مہتمم دار القلم دہلی) کا مضمون "سعودی عرب میں علامہ اختر رضا خاں ازہری کی گرفتاری ٹھیک نہیں تھی"۔ اس نوٹ کے ساتھ شائع کیا کہ اس سلسلہ کو ہم یہیں ختم کرتے ہیں مزید کوئی خط یا مضمون نہ لکھیں۔ ڈاکٹر قاسمی کے اہانت آمیز دل خراش مضمون کو مفتی سید شاہد علی رضوی محدث رامپوری نے "جوابات قادری بر الزامات قاسمی، انکشاف جرم" کے نام سے کتابی شکل میں طبع کرا کے ڈاکٹر قاسمی کے پاس بھیج دیا۔

حضرت کی حمایت اور سعودی کے خلاف احتجاجی مظاہروں کے دباؤ پر مجبور ہو کر بادشاہ سعودی شاہ فہد بن عبد العزیز کو یہ اعلان کرنا پڑا کہ حرمین شریفین میں ہر ایک شخص کو اپنے مسلک وعقائد کے مطابق معمولات کرنے کی اجازت ہوگی۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ کریں راقم السطور کی تصنیف حیات تاج الشریعہ مطبوعہ اسلامک ریسرچ سینٹر بریلی شریف) آگے اخبارات کے تراشے دیکھیں گے۔

اداریہ

فتنۂ نجدیت

ادارہ

اس الحاد و بے دینی کے پرفتن دور میں ہر طرف سے دین اسلام کو مٹانے کی کوشش و کاوش کی جارہی ہے۔ کہیں جماعت اسلامی کے روپ میں اور کہیں دیوبندیت کے بھیس میں اور کہیں وہابیت و نیچریت اور قادیانیت کی شکل میں اسلام کے خلاف بھرپور سازشیں کی جارہی ہیں لیکن یہ سب اسلام دشمن جماعتیں نجدیوں کی دین ہے۔

نجدیت ایک ایسا فتنہ ہے جسکی پیش گوئی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ مختلف مقامات پر انھوں نے اسلام دشمنی کا مظاہرہ کیا۔ سعودیہ عربیہ میں صحابۂ کرام کے مزارات مقدسہ اور بزرگان دین کے یادگاروں کو مٹادیا۔ یہیں پر بس نہیں بلکہ عاشقان رسول کو مختلف قسم کی اذیتیں دیتے رہتے ہیں۔ غیر ممالک سے جانے والے عازمین حج و علمائے اہلسنت کو صرف اس بنا پر اذیت دی جاتی ہے کہ وہ فاضل بریلوی امام احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ کے مسلک کے مطابق عظمت رسول اور عشق رسول میں سرشار ہوکر بارگاہ رسالت میں ادب و احترام کے ساتھ حاضری دیتے ہیں۔ علمائے اہلسنت کے ساتھ جو ہوش ربا تشدد برتا جاتا ہے وہ ناقابل برداشت ہے۔ چند ہی سال قبل حضور مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب (رضی اللہ عنہ) کو گرفتار کرکے سخت ترین سزا دی ابھی یہ واقعہ مسلمانان اہلسنت جماعت کے دلوں سے مٹ بھی نہ سکا تھا کہ حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ کو اسی سال حج کے موقع پر مکہ معظمہ میں گرفتار کرلیا گیا اور ہتھکڑیاں ڈالکر جیل بھیج دیا گیا اور مدینہ طیبہ کی حاضری سے روک دیا گیا اس کے بعد جیل سے انکو انکے وطن کی طرف بریلی شریف روانہ کردیا گیا۔ نہیں معلوم فتنہ نجدیت ابھی کیا کیا گل کھلائے۔ پروردگار عالم ہم تمام ہی مسلمانان اہلسنت کو مسلک اعلیحضرت (رضی اللہ عنہ) کا حامی ناصر بنائے اور فتنہ نجدیت سے محفوظ فرمائے۔

سعودی عرب میں علامہ اختر رضا خاں ازہری کے ساتھ وحشیانہ سلوک کا مسئلہ

علمائے اہلسنت کی طرف سے سعودی حکومت جس غلط فہمی میں مبتلا ہے اس کا ازالہ اب ضروری ہوگیا

(از علامہ ارشد القادری نائب صدر ورلڈ اسلامک مشن)

کروڑوں مسلمانوں کے مرجع عقیدت بیرۂ اعلیٰ حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری امسال سفر حج و زیارت پر گئے تھے۔ ان کی اہلیہ بھی شریک سفر تھیں۔ عرفات سے واپس لوٹنے کے بعد سعودی حکام نے رات کے وقت مکہ معظمہ میں ان کی قیام گاہ سے انھیں گرفتار کرکے جیل بھیج دیا۔ اور دس دن کے بعد انھیں رہا کیا۔

حضرت موصوف نے اپنی گرفتاری کی جو رپورٹ اخبارات کو ارسال کی ہے اُسے پڑھنے کے بعد رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ جس حکومت کا یہ دعویٰ ہے کہ اسکی اساس کتاب و سنت پہ ہے، وہاں ایک عالم دین کے ساتھ اس طرح کا وحشیانہ سلوک بھی ہوسکتا ہے۔

علامہ ازہری کے بیان کے مطابق ان کے کمرے میں داخل ہوتے ہی چاروں طرف سے ریوالور تان کر انھیں ساکت و جامد رہنے کا حکم دیا گیا۔ جب ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈالکر ساتھ چلنے کیلئے کہا گیا تو انھوں نے کہا کہ میری اہلیہ بھی میرے ساتھ ہیں۔ میرے بعد یہاں ان کا نگراں کون ہوگا؟ اس پر ان کی اہلیہ کو غسل خانہ میں بند کرکے دروازہ باہر سے مقفل کردیا گیا۔ رہائی کے بعد جب انھیں جدہ ایرپورٹ لیجایا گیا تو راستے بھر ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑی تھی۔ یہاں تک کہ ظہر کی نماز کیلئے بھی ان کی ہتھکڑی نہیں کھولی گئی اور ان کی نماز قضا ہوگئی۔ انھیں مدینہ طیبہ جانے سے بھی روک دیا گیا اور جدہ سے سیدھے بمبئی روانہ کردیا گیا۔

قیام گاہ سے لیکر جیل تک علامہ ازہری سوال حکام سے بار بار دریافت کرتے رہے کہ مجھے بتایا جائے کہ کس قصور پر مجھے گرفتار کیا گیا ہے۔ لیکن اس سوال کا انھیں کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ رہائی کے وقت ان سے ان الفاظ میں معذرت کی گئی کہ ہم آپکے علم، آپ کی عمر اور آپ کی شخصیت کا احترام کرتے ہیں۔ ہمارے لئے مخصوص اوقات میں دعا کیجیے گا۔

البتہ ان سے کئے گئے سوالات و جوابات کی روشنی میں سعودی حکام نے رہائی سے پیشتر اپنے مرتب کردہ جس اقرار نامے پر ان سے دستخط کرائے اس سے بھی گرفتاری کی کوئی معقول وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ اقرار نامہ یہ تھا:۔

میں فلاں ابن فلاں بریلوی مذہب کا متبع ہوں (ازہری صاحب نے اس فقرے پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ بریلوی کوئی مذہب نہیں ہے اور اگر کوئی نیا مذہب بنام بریلوی ہے تو میں اس سے

بری ہوں اسکے آگے اقرارنامہ کی عبارت یہ ہے)
میں امام احمد رضا کا پیرو ہوں اور بریلویوں میں سے
ایک ہوں۔ اور ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم سے توسل اور استعانۃ اور ان کو پکارنا
جائز ہے۔ اور حضور غیب جانتے ہیں اور وہابی ان
امور کو شرک بتاتے ہیں۔ اور یہ کہ میں ان کے پیچھے
اس وجہ سے نماز نہیں پڑھتا ہوں کہ وہ ہم سنیوں کو
مشرک بتلاتے ہیں۔ (اقرارنامے کے اخیر میں ازہری
صاحب کے اصرار پر یہ اضافہ کیا گیا کہ) بریلویت
کوئی نیا مذہب نہیں ہے اور ہم لوگ اپنے آپ
کو اہل سنت وجماعت ہی کہلانا پسند کرتے ہیں۔
اس اقرارنامہ سے اچھی طرح واضح ہو
جاتا ہے کہ علامہ ازہری نے وہاں نہ کسی اخلاقی
جرم کا ارتکاب کیا تھا اور نہ ان کے خلاف سیاسی
سرگرمیوں کا کوئی الزام تھا۔ ان کا قصور صرف یہ
تھا کہ وہ وہابی عقیدے سے متفق نہیں تھے۔ دنیا
کی کوئی مہذب حکومت صرف اتنی سی بات پر کسی
غیرملکی مہمان کیلئے قید و بند کی سزا ہرگز تجویز نہیں
کر سکتی کہ وہ اس کے مذہبی یا سیاسی عقیدے سے
متفق کیوں نہیں ہے؟

مجھے کہنے دیا جائے کہ سعودی عرب میں
علامہ ازہری کیساتھ اس وحشیانہ ذہنیت کا مظاہرہ
اب تنہا ایک شخص کا معاملہ نہیں ہے بلکہ وہاں یہ
صورت حال ہر اس شخص کیساتھ پیش آسکتی ہے
جو نجد کے قاضیوں کی رائے سے متفق نہیں ہے۔
اس لئے اپنے مذہبی اور انسانی حقوق کے تحفظ
کیلئے اب ضرورت ہے کہ پوری دنیائے اسلام
سعودی حکومت سے یہ مطالبہ کرے کہ وہ نجد کے
قاضیوں کا خانہ زاد مذہب باہر سے آنیوالے مسلمانوں
پر بزور شمشیر مسلط کرنیکی ہرگز کوشش نہ کرے۔
غیر منصوص مسائل میں جہاں تک کتاب و سنت
سے استفادہ کا تعلق ہے تو اس چیز پر شیخ نجد کے

خاندان کی کچھ تنہا اجارہ داری نہیں ہے کہ جو کچھ
انھوں نے سمجھا ہے وہی صحیح ہے باقی دنیا کے
سارے علماء کتاب و سنت کے فہم سے نابلد ہیں۔
ٹھیک اس موقعہ پر جبکہ لیبیا کی دعوت
پر ہم اسلامی کانفرنس میں شرکت کیلئے لندن
ہوتے ہوئے طرابلس جا رہے تھے ہم نے دہلی
میں سعودی حکومت کے سفیر سے ملاقات کی اور
ان کو بتایا کہ ملک کے کروروں مسلمان علامہ ازہری
کی گرفتاری کی خبر سے سخت بےچین ہیں۔ آپ
اپنی حکومت کو مشورہ دیجئے کہ وہ انھیں فوراً رہا
کردے۔ ورنہ کچھ دنوں کے بعد پورے ملک میں
سعودی حکومت کیخلاف سخت قسم کا احتجاج
شروع ہو جائیگا۔ سفیر موصوف نے یقین دلایا
کہ وہ بخیر و عافیت ہیں اور جلد ہی انھیں رہا کر
دیا جائے گا۔



گفتگو کے دوران انھوں نے باہمی تبادلۂ
خیال کی پیشکش بھی کی تاکہ کتاب و سنت کی روشنی
میں مختلف فیہ مسائل کی صحیح تصویر واضح ہوسکے۔
میں نے ان سے وعدہ کیا کہ لیبیا کے سفر سے واپسی
کے بعد میں اس کیلئے آپ سے ضرور رابطہ قائم
کروں گا۔ اب میں جلد ہی انھیں تفصیلی خط
لکھ رہا ہوں اور عام معلومات کیلئے اسے پریس
کے حوالہ بھی کرونگا۔ ان حالات میں اردو
پریس سے مجھے توقع ہے کہ وہ افہام و تفہیم

منقبت

سیدنا سرکار امام احمد رضا
فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از محمد قمر الدین رضوی قمرؔ دربھنگوی
مدرس دار العلوم غوثیہ ہبلی کرناٹک

امام اہلسنت اے میرے احمد رضا تم ہو
گل باغ رسالت اے میرے احمد رضا تم ہو
تمہیں نے تو دیا ہے درس عشق احمد مرسل
غریق بحر الفت اے میرے احمد رضا تم ہو
تمہاری شان و شوکت کا بیاں ممکن نہیں مجھسے
کہ جان ہر فضیلت اے میرے احمد رضا تم ہو
سبھی علماء میں تم ممتاز ہو اپنے زمانے کے
محافظ دین وملت اے میرے احمد رضا تم ہو
تمہارے علم کا چرچا عرب میں ہے عجم میں ہے
سراپا علم و حکمت اے میرے احمد رضا تم ہو
قمرؔ کی آرزو یہ ہے کہ ہو اس پر کرم تیرا
بہار اہلسنت اے میرے احمد رضا تم ہو

باقی صفحہ ۶۶ کا

باقاعدہ منظر اسلام کی رسید بک اور حضرت علامہ
سبحان رضا خاں سبحانی میاں سجادہ نشین خانقاہ رضویہ
کی جانب سے تحریری سفارت نامہ دیکھ کر چندہ اور
عطیات دیں۔ یا براہ راست حضرت علامہ سبحان
رضا صاحب سبحانی میاں سجادہ نشین خانقاہ عالیہ
رضویہ بریلی شریف کے پتے پر ارسال فرمائیں۔ مجھے
امید ہے کہ اس تحریر سے ایک بڑی غلط فہمی دور ہو
جائے گی اور لوگ اپنے حقیقی مرکز کی اعانت فرمائیں گے۔

کے سلسلے میں ہمارے ساتھ پرخلوص تعاون
کرینگے۔ ارشد القادری
جامعہ حضرت نظام الدین اولیاءؒ نئی دہلی
۳۰ ستمبر ۱۹۸۶ء

روزنامہ آزاد ہند کلکتہ (۳) ۲۱ اپریل ۱۹۸۷ء

Page (6)

सन्मार्ग
Calcutta - 14th April 1987

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں ہر مسلک کے مسلمانو

ان کے طریقہ پر عبادت کی آزادی ہوگی۔ شاہ فہد کا و

نئی دہلی ۲۰ اپریل: پاکستانی اخبارات کی اطلاعات کے مطابق مختلف فرقوں سے تعلق رکھنے والے مسلمان اپنے اپنے عقیدے کے مطابق سعودی عرب میں مکہ اور مدینہ کے مقدس شہروں میں عبادت کرسکتے ہیں۔ مولانا عبدالستار خاں نیازی نائب صدر عالمی اسلامی مشن اور جنرل سکریٹری جمعیت العلمائے پاکستان نے حال ہی میں لاہور میں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ سعودی شاہ فہد نے نماز ادا کرنے کے بارے میں مطالبہ منظور کرلیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں عالمی اسلامی مشن (دولت مشترکہ کی شاخ) شاہ فہد کے دورہ برطانیہ کے وقت مظاہرہ کرنے کا پروگرام منسوخ کردیا گیا۔ مولانا نے مزید بتایا کہ شاہ فہد نے دیگر مطالبات پر بھی غور کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

عالمی اسلامی مشن کے دیگر مطالبات یہ ہیں: عازمین حج سے سعودی حکومت جو لینڈنگ ٹیکس، معلم ٹیکس اور ایئرپورٹ ٹیکس وصول کرتی ہے اسے منسوخ کیا جائے۔ مولانا نیازی نے بتایا کہ قرآن کی تفسیر "کنزالایمان" جو مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھی ہے۔ نیز دیگر مذہبی کتب پر سعودی حکومت کی جانب سے لگائی ہوئی پابندی کو بھی اٹھانے

کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ مشن نے یہ بھی
کہ ان دو شہروں میں سعودی حکومت
منانے کے سلسلے میں جو پابندی لگا رکھ
بھی ختم کیا جائے۔ مولانا نیازی نے اس
شاہ فہد کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس
مسلمانان عالم کے اتحاد کو تقویت پہنچے

मुस्लिम समाज का एक गंभीर आपसी मतभेद समाप्त—प्रार्थना की स्वतंत्रता

नयी दिल्ली, १३ अप्रैल (यू. न्यू.)। विश्व भर के मुस्लिम समाज के एक आपसी विवाद का निपटारा शान्ति सद्भावना के साथ किये जाने की खबर मिली। पाकिस्तानी समाचार-पत्रों में प्रकाशित रिपोर्ट के अनुसार सऊदी अरब के मक्का और मदीना शहरों में अब विभिन्न मतवाद वाले मुस्लिम गुटों के लोग अपने-अपने मतवाद के अनुसार नमाज अदा कर सकेंगे या अन्य प्रकार से प्रार्थना कर सकेंगे। इस आशय का निर्णय सऊदी सरकार ने हाल में ही लिया है। विश्व इस्लामी मिशन के उपाध्यक्ष जमायते उलेमाए पाकिस्तान के महासचिव श्री अब्दुस सत्तार नियाजी ने कुछ दिन पूर्व लाहौर में एक प्रेस सम्मेलन को सम्बोधित करते हुए उक्त जानकारी दी। उन्होंने कहा कि सऊदी अरब के शाह फहद ने उक्त इस्लामी मिशन की ब्रिटिश शाखा की उक्त आशय की मांग को मंजूर कर लिया है और अन्य मांगों पर भी विचार करने का आश्वासन दिया है। शाह फहद के इस निर्णय से प्रसन्न होकर मिशन ने उनकी भावी ब्रिटेन यात्रा के समय उनके विरुद्ध प्रदर्शन का कार्यक्रम रद्द कर दिया है। अन्य मांगों में हज यात्रियों की सऊदी अरब यात्रा को करभार से मुक्त किया जाना और पवित्र कुरान के बारे में मौलाना सैयद अहमद रजा बरेलवी द्वारा लिखी गयी समीक्षात्मक पुस्तक पर से रोक हटाया जाना भी शामिल है। मौलाना नियाजी ने सऊदी अरब के शाह को उक्त निर्णय के लिए धन्यवाद देते हुए कहा है कि इससे संसार भर के मुसलमानों की एकता को नया बल मिलेगा।

U.K.'s First & Largest Circulated URDU DAILY ESTABLISHED 1971 — ABC CERTIFIED — SATURDAY/SUNDAY MARCH 21/22, 1987

THE DAILY JANG LONDON

جنگ لندن

قیمت فی پرچہ ۲۵ پنس

U.K.'s First & Largest Circulated URDU DAILY ESTABLISHED 1971 — ABC CERTIFIED — THURSDAY, MARCH 26, 1987

THE DAILY JANG LONDON 25P

جنگ لندن

قیمت فی پرچہ ۲۵ پنس

جمعرات ۲۶ مارچ ۱۹۸۷ء — ۲۵ رجب المرجب — جلد: ۱۶ — نمبر ۷۳

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت — ABC CERTIFIED — پاکستان کے ہر روزنامہ سے زیادہ

THE DAILY JANG LAHORE

روزنامہ جنگ لاہور

SUNDAY, MARCH 29, 1987.

۱۲ صفحات — قیمت فی پرچہ ۲ روپے

حرمین شریفین میں ہر مسلمان اپنے عقیدے کے مطابق رسوم ادا کر سکتا ہے

لاہور (وقائع نگار خصوصی) سعودی عرب کے شاہ فہد نے کہا ہے کہ ہم حرمین شریفین کے مالک نہیں خادم ہیں اور مسلمانوں کو وہاں اپنے مسلک اور عقیدے کے مطابق رسومات ادا کرنے کی کوئی پابندی نہیں۔ جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا عبدالستار خان نیازی نے گزشتہ روز ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ ...

the nation

AN INDEPENDENT NATIONAL DAILY

LAHORE, 29 MARCH, 1987 SUNDAY, 28 RAJAB 1407

Liberty to all sects in 'Harmain Sharifain'—Fahd

By Our Staff Reporter

LAHORE, March 28: King Fahd of Saudi Arabia has said that Muslims may practise their rites according to their sect in the Harmain Sharifain.

This was revealed by Jamiat-i-Ulema-i-Pakistan, Secretary-General Maulana Abdus Sattar Niazi at a Press conference at the JUP Central Office on Saturday. He told newsmen that the King had said this in a meeting with a delegation from the World Islamic Mission, of which the Maulana is Secretary-General.

The Maulana said that the World Islamic Mission had passed a number of resolutions in its 1985 Hijaz Conference in London, which called for the lifting of the ban on 'Kanzul Iman', permission for 'Salaat-o-Salaam' at least in private gatherings, an end to landing and *maullim* taxes, the declaration of the Harmain Sharifain as open cities for the Umma-i-Muhammadia.

Despite several representations, no progress was made, he said, until the delegation went to meet the King himself. The meeting, revealed the Maulana, was held two days before, and he had received the news by telephone.

The King is reported to have expressed willingness to consider the demands sympathetically, and to have declared that all sects may practise their rites according to their beliefs. He also said that he would like to meet Maulana Niazi along with the WIM President, Maulana Shah Ahmad Noorani, to obtain their point of view, in order to determine what exactly were the demands of their sect.

Answering newsmen's questions, he said that the JUP could not determine its attitude to the JUI-proposed All-Parties Conference until MRD Secretary-General Malik Qasim met JUP Chief, Maulana Noorani.

He said that the JUP had a one-point programme — the holding of elections immediately on party basis. He said that the MRD's insistence on their four-point programme would mean joining the MRD. He said that need was a greater alliance, and the door could not be closed on parties which had taken part in the 1985 elections.

FOUNDED BY QUAID-I-AZAM MOHAMMAD ALI JINNAH

DAWN

Vol. XLVI B7 Karachi, Rajab 28, 1407 Sunday, March 29, 1987 10 PAGES Rs. 2.50

arious Muslim sects can now erform rituals in S. Arabia

Dawn Lahore Bureau

ARCH 28: King Fahd of Saudi bia is reported to have agreed low the Muslims of all sects to m the religious rituals in kah and Medina, according to respective beliefs.

e permission was granted at a ing the Saudi monarch held the leaders of the U.K. branch he World Islamic Mission at don on Friday, Maulana Abdus r Khan Niazi, Vice-President e WIM, told a Press conference on Saturday.

cording to the Maulana, the l king told the delegation that as as a "khadim" of the Haram Sharifain, and the Muslims free to perform the religious ls of their respective sects. As rds other demands of the WIM, Saudi monarch is reported to assured the delegation that he d give a sympathetic consideration.

ulana Niazi lauded the gener- approach of King Fahd and d it would help to pave the way nity among the Muslims.

h the acceptance of this ma- emand, the WIM has cancelled cheduled protest demonstra- in London during the Saudi visit, Maulana Niazi said.

hoped the Government of Arabia would make laws affect all Muslims after con- g the leading scholars of all ls of Islamic thought.

also demanded waiver of the g tax, muallam tax and t tax charged from the Huj- nd lifting of Saudi ban on ul *eeman*", a tafsir of holy by Syed Ahmad Reza Brailvi.

DAILY NAWA-I-WAQT LAHORE

روزنامہ نوائے وقت لاہور

بانی حمید نظامی مرحوم — ایڈیٹر مجید نظامی

لاہور، راولپنڈی اور ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

SUNDAY MARCH 29, 1987

جلد ۴۷ | اتوار ۲۸ رجب المرجب ۱۴۰۷ھ ۲۹ مارچ ۱۹۸۷ء ۱۵ چیت ۲۰۴۳ب | صفحات | رجسٹرڈ نمبر ایل | شمارہ ۱۷۱

حرمین شریفین میں مسلمانوں کو اپنے عقائد کے مطابق رسومات ادا کرنے کی اجازت ہے

شاہ فہد کی ورلڈ اسلامک مشن کے وفد سے بات چیت، مطالبات پر غور کا وعدہ

لاہور ۲۸ مارچ (اپنے سٹاف رپورٹر سے) سعودی عرب کے فرمانروا خادم حرمین شریفین شاہ فہد نے کہا ہے کہ بیت اللہ اور مسجد نبویؐ میں مسلمانوں کو ان کے مسالک اور عقائد کے مطابق رسومات ادا کرنے کی اجازت ہے۔ گذشتہ روز لندن میں ورلڈ اسلامک مشن برطانیہ کے ایک وفد نے شاہ فہد سے ملاقات کی اور ان سے حجاز کانفرنس میں پیش کئے گئے مطالبات کے بارے میں تبادلہ خیال کیا۔ [illegible]

ایک پریس کانفرنس میں سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فہد سے ورلڈ اسلامک مشن برطانیہ کے وفد کی ملاقات کو اتحاد بین المسلمین کے لئے ایک نیک فال قرار دیا۔ اور کہا کہ اس سے مسلمانوں کے مابین اتحاد اور ہم آہنگی کی فضا پیدا ہو گی۔ انہوں نے بتایا کہ مئی ۱۹۸۵ء میں لندن میں ورلڈ اسلامک مشن کے زیر اہتمام حجاز کانفرنس منعقد ہوئی تھی اس میں جو قراردادیں منظور کی گئی تھیں وہ شاہ فہد کو بھی ارسال کی گئی تھیں۔ [illegible] اس موقع پر [illegible]

ورلڈ اسلامک مشن یو کے نے قراردادوں کی حمایت میں مظاہرہ کرنے کا فیصلہ کیا جب شاہ فہد کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے کہا کہ اس بارے میں ان سے بات کی جائے۔ چنانچہ ورلڈ اسلامک مشن یو کے کے سربراہ سید غلام السیدین کی سربراہی میں ایک وفد نے شاہ فہد سے ملاقات کی۔ وفد میں شاہ محمد جیلانی صدیقی، مفتی محمد یونس ہاشمی، مولانا شاہد رضا خان اور مولانا عبدالوہاب صدیقی شامل تھے۔ شاہ فہد نے وفد سے کہا کہ حرمین شریفین میں مسلمانوں کو ان کے مسالک و عقائد کے مطابق رسومات ادا کرنے کی اجازت ہونی چاہئے۔ اس پر انہیں اعتراض نہیں ہے اور ان کا یہ مطالبہ معقول ہے۔ شاہ فہد نے وفد سے کہا کہ وہ حرمین شریفین کے خادم ہیں وہ اپنے آپ کو ان کا مالک نہیں سمجھتے۔ انہوں نے وفد کو یقین دلایا کہ ان کے مطالبات پر ہمدردانہ غور کیا جائے گا اور ورلڈ اسلامک مشن کے مرکزی وفد سے ملاقات کی خواہش کا بھی اظہار کیا۔ اور کہا کہ مرکزی وفد سے ملاقات کر کے انہیں مسرت ہو گی اور وہ جب چاہیں گے ان سے ملاقات کریں گے۔ مولانا نیازی نے بتایا کہ حجاز کانفرنس کے موقع پر برطانیہ میں سعودی عرب کے سفیر اور دیگر سعودی حکام سے ورلڈ اسلامک مشن کے عہدیداروں نے ملاقات کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ شاہ فہد سے ورلڈ اسلامک مشن برطانیہ کے وفد کی ملاقات کرانے میں شاہ فہد کے بھائی شہزادہ ترکی نے اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے شاہ فہد کو بتایا کہ مشن کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے ان کے مطالبات پر ہمدردانہ غور کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ورلڈ اسلامک مشن نے تجویز پیش کی تھی کہ آپس میں جو اختلافی مسائل ہیں ان کو ایک طرف [illegible] طے کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات میں جب کہ عالم اسلام زبردست خلفشار کا شکار ہے اور مسلمان اغیار کی سازشوں سے ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہیں۔ [illegible] فتنوں کو ہوا دینے میں ملی ہوئی ہیں۔ ان حالات میں شاہ فہد کا موجودہ دورہ

برطانیہ میں مسلمانوں کو مکمل مذہبی آزادی حاصل ہے: مولانا نورانی

ہر مسلمان حرمین شریفین کا محافظ ہے: غلام السیدین کے اعزاز میں عشائیہ سے خطاب

کراچی (نمائندہ خصوصی) ورلڈ اسلامک مشن کے چیئرمین مولانا شاہ احمد نورانی نے حجاج پر عائد ٹیکس ختم کرنے اور ورلڈ اسلامک مشن کی جانب سے پیش کئے جانے والے معاملات کا سنجیدگی سے جائزہ لینے کی یقین دہانی کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ حرمین شریفین عالم اسلام کی ملکیت ہے اور ہر مسلمان اس کا محافظ ہے ورلڈ اسلامک مشن برطانیہ کے نائب صدر الحاج سید غلام السیدین کے اعزاز میں دیئے گئے عشائیہ میں تقریر کرتے ہوئے مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ ورلڈ اسلامک مشن اسلامی امہ میں اتحاد پیدا کرنے اور جن ممالک میں مسلمان اقلیت میں ہیں انہیں مذہبی تحفظ فراہم کرنے کے لئے کام کر رہا ہے انہوں نے کہا کہ برطانیہ میں مسلمانوں کو مکمل مذہبی آزادی حاصل ہے اور برطانیہ میں جب بھی مسجد، امام بارگاہ، اسلامک سنٹر کی جگہ کیلئے مطالبہ کیا جاتا ہے تو برطانوی حکومت پوری فراخدلی کا ثبوت دیتے ہوئے یہ مطالبہ تسلیم کر لیتی ہے انہوں نے کہا کہ جنگ صلیب کے بعد برطانیہ میں جو تعصب پیدا ہو گیا تھا وہ اب دور ہو گیا ہے اور اب برطانیہ جیو اور جینے دو کی پالیسی پر گامزن ہے اس سے قبل الحاج غلام السیدین نے برطانیہ میں شاہ فہد سے ورلڈ اسلامک مشن کے وفد کی ملاقات اور ان سے ہونے والی بات چیت کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ شاہ فہد نے یقین دلایا ہے کہ وہ تمام معاملات کی تہہ تک پہنچنے کے بعد فیصلہ کریں گے۔ اس موقع پر ورلڈ اسلامک مشن کے وائس چیئرمین پروفیسر شاہ فریدالحق نے بھی خطاب کیا اور ورلڈ اسلامک مشن کی کارکردگی اور سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ تقریب میں صوفی ایاز خان نیازی، انور عظیم، صدیق راٹھور، عبیداللہ قادری، صابر علی جامعی، محمد احمد صدیقی، سید ارشاد علی، ایم پی اے نفیس صدیقی، سید حسن عباس، پیر باقر شاہ جیلانی، عبدالسمیع خان، قاسم نبیل، خلیل احمد تالی والا، مسلم لیگ کے مختار [illegible] اور محمود الحق عثمانی نے بھی شرکت کی۔

AL-ARAB, LONDON
(FRONT PAGE, MAIN HEADLINE)
APRIL, 7, 1987

العرب العالمية

Tenth Year, Issue No [2492] The First Arabic Daily Newspaper Published In London And Distributed In All The Arab and European Capitals.
Tuesday April-7-1987

اول جريدة يومية تصدر في لندن وتوزع في جميع العواصم العربية والاوروبية

السنة العاشرة. العدد [٢٤٩٢] الثلاثاء ٩ (شعبان) ١٤٠٧هـ الموافق ٧ إبريل ١٩٨٧م.

خادم الحرمين يستقبل علماء المسلمين في بريطانيا

الفهد: الحرمان بيتان روحيان لكل المسلمين

تشرف وفد من جمعية الدعوة الاسلامية العالمية ببريطانيا يرافقهم الدكتور زكي بدوي بمقابلة خادم الحرمين الشريفين بحضور صاحب السمو الملكي الأمير تركي بن عبدالعزيز. وقد شرح العلماء العديد من القضايا الاسلامية المتعلقة بمسلمي الهند والباكستان بالخصوص وطالبوا خادم الحرمين الشريفين برعاية حجاجهم وزوارهم حيث يلاقي بعضهم تعسرا في اصطحاب بعض الكتب الخاصة بهم ملتمسين من المقام السامي تذليل تلك العقبات.

وقد افهمهم العاهل السعودي بان الحرمين الشريفين هما بيتان روحيان لكل المسلمين وانه يعمل على تيسير سبل الحج والعمرة والزيارة لمسجد الرسول عليه الصلاة والسلام وللكعبة المكرمة مؤكدا للوفد ان المملكة تعمل باستمرار لتذليل اية عقبات امام الحجاج والزوار وانه شخصيا يشرف على توفير وسائل الراحة لهم واكد ايضا ان الحرمين الشريفين وصلا الان الى اعلى الامكانيات ومع ذلك فان تعليماته صدرت بمزيد من التوسعة للحرمين الشريفين، وسيستوعب الحرم النبوي بعد فترة قصيرة مئة وسبعين الف مصل وهذا حدث تاريخي لا مثيل له في الدنيا كلها. وسيشهد الحرم المكي بالمثل توسيعات كبيرة اضافة لتعميم تكييف الهواء في كل الاجنحة اضافة للخدمات الصحية التي تقدم مجانا للحجاج والزوار.

واستطرد خادم الحرمين قائلا اننا نطالب الحجاج والزوار بشيء واحد هو

السعودي نبل مشاعره مقدرين الجهود التي يبذلها مقامه السامي لخدمة الحرمين الشريفين وتيسير السبل امام الحجيج الاسلامي.. واشادوا بتوفر الامن وبحسن المعاملة التي يلاقيها مواطنوهم.. وبشأن مطالبهم الدينية وعدهم خادم الحرمين الشريفين بانه سيهتم شخصيا بذلك الموضوع حتى لا يحدث في المستقبل اي سوء تفاهم بين رجال الدين السعوديين وبين علمائهم بشأن تعارض بعض تلك الكتب والمنشورات للدين الحنيف.

وقد خرج الجميع من لدن المليك والسنتهم تلهج بالدعاء لمقامه السامي ولشقيقه سمو الأمير تركي بان يديم الله على المملكة استقرارها في كنف رعاية الملك فهد وولي عهده الامين.

محترم جناب ــــــــــــــــــــــــ سلام مسنون

مزاج عالی!

آپ کو اس خبر سے قلبی مسرت حاصل ہوگی کہ مفتئ اعظم حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری مدظلہ العالی سعودی عرب سے رہا ہو کر ہندوستان تشریف لا چکے ہیں۔

لیکن اس کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ وجہ جرم بتائے بغیر حکومت سعودیہ نے حضرت علامہ ازہری صاحب کے ساتھ جو وحشیانہ سلوک کیا ہے اس سے نہ صرف حضرت علامہ موصوف ہی کی ہتک ہوئی ہے بلکہ حکومت سعودیہ نے اس غیر قانونی، غیر اخلاقی، غیر انسانی اور غیر اسلامی سلوک سے مسلمانان ہند، انڈین نیشن اور ہندوستانی حکومت کی بھی توہین کی ہے حکومت سعودیہ کی اس حرکت بے جا سے مسلمانان ہند ابھی تک اضطراب و بے چینی کا شکار ہیں۔

اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ اپنے اپنے علاقوں کی سنی انجمنوں و تنظیموں کی طرف سے میمورنڈم بنا کر اس پر زیادہ سے زیادہ دستخط کرا کر مندرجہ ذیل پتوں پر روانہ کریں۔

انگریزی زبان میں تیار شدہ میمورنڈم کی ایک نقل اس خط کے ساتھ منسلک ہے چاہیں تو اسی کی نقل کرالیں یا اپنے یہاں کے کسی انگریزی داں سے اسی کی روشنی میں ایک نیا میمورنڈم تیار کرالیں۔ اس میمورنڈم کی کاپیاں دہلی، بمبئی اور کلکتہ کے اخبارات و رسائل کو بھی بھیج دیں۔

فقط والسلام

عبد النعیم عزیزی

مدیر ماہنامہ سنی دنیا - ۸۲ - سوداگران - رضا نگر - بریلی شریف

انجمن محبان مصطفیٰ - سیلانی - بریلی شریف

جماعت ذاکرین رضائے مصطفیٰ - بریلی شریف

شری راجیو گاندھی وزیر اعظم ہند نئی دہلی

1. Sri Rajiv Gandhi Prime Minister of India, New Delhi.

2. Sri P. Shiv Shankar Minister of foreign affairs South Block, New Delhi.

شری پی شیو شنکر وزیر خارجہ ہند - ساؤتھ بلاک. نئی دہلی

3. Ambassador of Saudi Arabia, Panjsheel Park, New Delhi.

سفیر سعودیہ عرب - پنج شیل پارک نئی دہلی

باب ہشتم

نوادرات تاج الشریعہ

☆———————حرم شریف میں ایرانیوں کی شورش

☆———————حرم پاک میں جدال وقتال

☆———————ایرانی حکومت وسعودی حکومت کی مذمت

☆———————احتجاجی مکتوب وانقلابی عربی نظم کی اشاعت

☆———————عراق وامریکہ جنگ پر اہل سنت کا عندیہ

۶ ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ/۳۱ رجولائی ۱۹۸۷ء کونماز عصر کے وقت حرم پاک مکہ مکرمہ میں جو سانحہ پیش آیا اس نے عالم اسلام کوغم واندوہ میں مبتلا کر دیا تھا، اس مقدس سرزمین پر ''مظاہرہ اتحاد'' کے نام پر ایرانی حجاج نے شور وغل، ہنگامہ آرائی، نعرہ بازی، اسلامی اقدار کی پامالی، اور اپنے رہنما آیت اللہ خمینی کی بالا دستی کی وکالت کرنے کے ساتھ تصاویر آویزاں کیئے ہوئے تھے۔ ایرانی حجاج نے حرم شریف کی خوب بے حرمتی کی، چاقوزنی، لات گھونسا، دھکا مکی کے علاوہ دوسرے ممالک کے حجاج سے متحارب ہوئے، شہریوں کی کاروں، پولس کی گاڑیوں کونذر آتش کیا، سعودی حکومت نے ایرانی متشددانہ مظاہرہ کوروکنے اور سدباب کے لئے گولیاں چلائیں، ایرانی وسعودی آمنے سامنے متحارب ہونے کے نتیجہ میں زبردست تشدد بھڑک اٹھا، اور نہ جانے ان میں کتنی جانیں بحق رسید ہوئیں۔ مرنے والوں میں سعودی باشندے اور سعودی پولس کے ۱۸۵، دیگر ممالک کے حجاج جو اس ہجوم میں پھنس گئے تھے ۴۲، ایرانی مظاہرین جن میں بچے اور عورتیں زیادتر تھیں ۲۷۵ کی تعداد، شدید زخمی ہونے والوں میں سعودی پولس اور شہری ۱۴۵، دیگر ممالک کے حجاج ۲۰۱، اور ۳۰۳ ایرانیوں کی تعداد شامل تھی۔

اس عظیم سانحہ کے رونما ہونے پر اہل سنت و جماعت کی تنظیموں میں رضا اکیڈمی، مسلم پرسنل لا کانفرنس، سنی جمعیۃ العلماء، تبلیغ سیرت اور ولڈ اسلامک مشن کے علاوہ بالخصوص طور پر حضرت تاج الشریعہ بہت بے چین و مضطرب ہوئے۔ ایرانی حکومت اور سعودی حکومت کو احتجاجی اجلاس کی قرار دادیں اور ریزولیشن بھیجی گئیں۔ یہ سانحہ حضرت کی سعودی عرب میں گرفتاری کے دوسال بعد پیش آیا تھا۔ حرمین شریفین کی پاسبانی اور خادم ہونے کا دعوی کرنے والے شاہ فہد بن عبد العزیز اور ایرانی انقلاب کے داعی آیت اللہ خمینی کا آپسی شاخسانہ تھا۔ دونوں اپنے باطل افکار ونظریات کو پوری دنیا کے مسلمانوں پر تھوپنے کے لئے حرمین شریفین کی سرزمین کو سیاسی اغراض ومقاصد کے طور پر استعمال کرر ہے تھے۔ حضرت تاج الشریعہ نے دونوں کی سرزنش کی اور واشگاف انداز میں مکتوب لکھ کر بتا دیا کہ حرمین شریفین کسی ملک یا کسی شخص کی جاگیر نہیں ہے، بلکہ پوری دنیا کے ہر ایک مسلمان کی عقیدت واحترام اور جبین سجدہ ونیاز جھکانے کی زمیں ہے۔ حضرت نے عربی میں ایک انقلابی نظم تحریر کی، جسمیں آیت اللہ خمینی کے اسلامی انقلاب کی تردید، سانحہ حرم پاک کی مذمت، اور دلی رنج واندوہ کا اظہار اور مستقبل کے حالات کی فکری مندی ظاہر کی ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ نظم میں سات سال سے مسلسل عراق وایران جنگ (۱۹۸۱۔۱۹۸۷ء) میں جاری ہزاروں جدال وقتال پر افسوس ظاہر کیا ہے۔

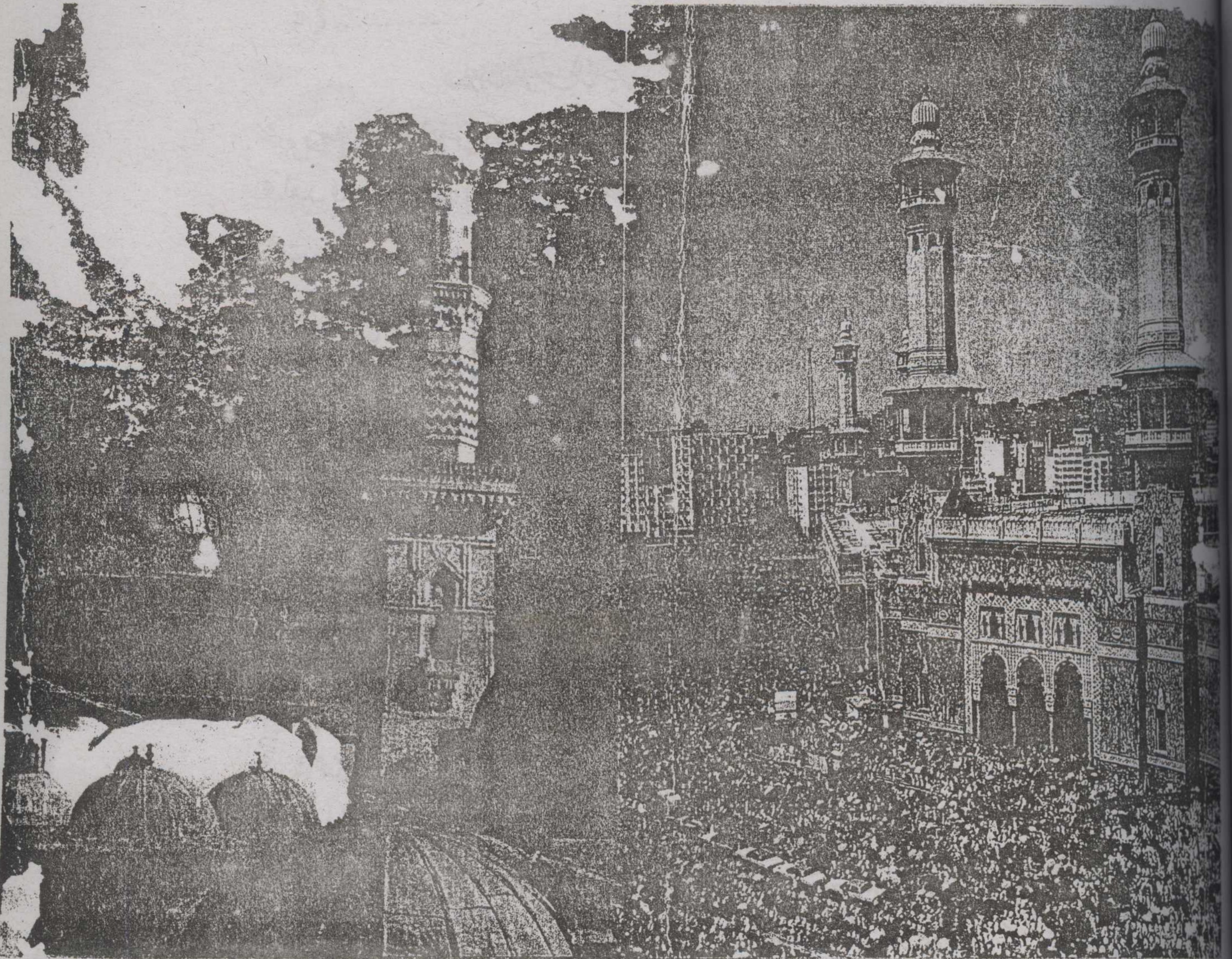
ایرانی تشدد اور حضرت تاج الشریعہ کی گرفتاری پر احتجاج کے لئے الحاج قاری محمد میاں مظہری ایڈیٹر روزنامہ سیکولر قیادت دہلی نے لکھنو میں جولائی ۱۹۸۷ء میں ایک سمینار کا انعقاد کیا تھا، جس کے ذریعہ سعودی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ جنت البقیع میں مقبروں کی تعمیر کی اجازت دی جائے اور کنز الایمان پر لگائی گئی پابندی ختم کی جائے۔ اس پر سعودی سفارت خانہ دہلی کے حکام چراغ پا ہوگئے ایجنٹوں کو مکروہ پروپگنڈہ کرنے پر لگا دیا گیا، سعودی ایمبیسی دہلی سے نکلنے والا مجلہ ''اخباری نشریہ''، میں حضرت کے خلاف مضمون لکھا گیا جس کا دندان شکن جواب ماہر قانون مرزا عبد الوحید بیگ ایڈوکیٹ (نبیرۂ مولانا مرزا غلام قادری بیگ بریلوی) نے دیا۔ اسی مجلّہ اخباری نشریہ کے ص ۴۴ پر حضرت کا عربی مکتوب بھی شائع کیا ہے، جس کی بین الاقوامی حالات وتناظر میں بڑی افادیت واہمیت ہے۔ عراق وامریکہ کی جنگ میں بھی حضرت تاج الشریعہ نے عراق کی حمایت میں ایک اخباری بیان جاری کیا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سفارة المملكة العربية السعودية

القسم الاعلامی

نیودلھي



اخبار کا نشریہ

جاری کردہ: شعبۂ نشرواشاعت، شاہی سفارتخانہ مملکت سعودی عرب

ایس - ۳۴۷ پنچشیل پارک - نئی دہلی، ٹیلیفون ۷۱-۶۴۴۲۴۷۰

44

Phone : 72166

فون ۷۲۱۶۶

All India Sunni Jamiatul-Ulema

آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء

82, Raza Nagar Saudagran

BAREILLY U. P. INDIA

۸۲- سوداگران رضا نگر بریلی شریف

یو-پی (انڈیا)

Date.................. بتاریخ ....

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي ونسلم على رسوله الكريم وعلى آله الكرام وصحبه العظام أجمعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين

وبعد فإنا نعرب عن أسفنا البالغ وأسفنا الشديد على ما جرى من غوغاء إيران وأوباشها المتهورين من انتهاك حرمة بلد الله الأمين الذي جعله الله سبحانه وتعالى حرما آمنا وجعله مثابة للناس وأمنا والذي شمل فيه الأمان من الرحمن للإنسان والحيوان فلا يجوز فيه حتى الإشارة في حرمه سبحانه وتعالى إلى صيد فضلا أن يتعرض له بالقتل وإذا كان مباح الصيد في حرم الله محرما وترعيا لحرمة البلد الأمين فما ظنك أيها المسلم بالاعتداء على الأبرياء بشتى أنواع الإيذاء أو يقع في خلد مسلم أو يخطر بباله أمر يجرؤ عليه مؤمن باشر الإيمان قلبه وتجلبب الخوف واستشعر التقوى وعظم حرمات الله سبحانه كلا ليس هذا من شيمة المسلم والمسلم عنه بريء ولذا نبرأ إلى الله سبحانه وتعالى مما صدر من الإيرانيين من التهتك لما أمر الله واعتداء حدوده وإساءة الأدب إلى بلد الله الأمين مكة الحرام في الشهر الحرام الذي لا رفث فيه ولا فسوق ولا جدال فيه

ونقترح أن تأخذ الحكام بالحزم والحيطة فلا تسمح برفع الأصوات بشعارات سياسية ولا تأذن بحمل صورة الخميني ولا غيره فإن صورة ذي روح حرام اقتناؤها شرعا ولتمنع المظاهرات السياسية منعا باتا محافظة على قداسة البلد الطاهر وقياما بالواجب قبل الحرم المحترم فإن إمهال أمثال هؤلاء المعتدين يجر خزيه بجميع القوم ويؤدي إلى ما لا يحمد عقباه والله يقول الحق ويهدي السبيل.

الفقير إلى رحمة ربه الغني محمد أختر رضا خان الأزهري القادري غفرله

ترجمہ: مکہ مکرمہ میں ایرانی غنڈوں نے جو شور شرابہ اور ہنگامہ برپا کر کے شہر مقدس کی حرمت کو پامال کیا اس پر ہم اپنے گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ جہاں انسان وحیوان دونوں کو اللہ کی طرف سے امان حاصل ہے۔ اور حدود حرم میں کسی شکار کی طرف اشارہ کرنا بھی منع ہے چہ جائیکہ اس کا شکار کیا جائے۔ جب حرم پاک میں حلال شکار بھی حرام ہو جاتا ہے اور بلد امین کی بے حرمتی سمجھی جاتی ہے تو وہاں معصوم و بے گناہ لوگوں پر ظلم وتشدد اور ایذا رسانی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کسی بھی مسلمان کے دل میں ایمان اور خوف خدا باقی ہے وہ اس طرح کی حرکت ہرگز نہیں کر سکتا اور اگر کوئی اس جرم کا ارتکاب کرتا ہے تو نہ اس کا اسلام سے کوئی تعلق ہو سکتا ہے اور نہ ہی مسلمانوں سے۔ ایرانیوں نے حرم پاک اور مقامات مقدسہ کی جو بے حرمتی کی ہے اس پر ہم اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور سعودی حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ عقل وتدبر سے کام لیں اور سیاسی نعرہ بازی اور خمینی وغیرہ کی تصویر آویزاں کرنے کی قطعاً اجازت نہ دیں کیونکہ کسی ذی روح کی تصویر کا رکھنا شرعاً بھی جائز نہیں۔ اور حرم پاک اور مقامات مقدسہ کی حرمت کی خاطر سیاسی ہنگامہ آرائی اور کسی قسم کے مظاہرہ پر پابندی عائد کر دیں۔ کیونکہ اس قسم کے تخریب کاروں کے ساتھ نرمی ومروت برتنے سے مزید فتنہ وفساد برپا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اللہ حق کے ساتھ ہے اور وہی سچا رہبر ہے۔

محمد اختر رضا

Phone : 72166
All India Sunni Jamiatul-Ulema
82, Raza Nagar Saudagran
BAREILLY U. P. INDIA

فون ۷۲۱۶۶
آل انڈیا سنّی جمعیۃ العلماء
۸۲ - سوداگران رضا نگر بریلی شریف
یو - پی (انڈیا)

Date....................

بتاریخ ....

بسم الله الرحمن الرحيم

-١- أعيناي جودا ولا تجمدا ٭ وكونا لخير البلاد فدى

-٢- ألا تبكيان على مكة ٭ ألا تهميان لأرض الهدى

-٣- وما قد أبيح لها من حمى ٭ وما قد أريق بها من دما

-٤- ألا فاسعداني بدمع همى ٭ فإن البكاء لخير العزاء

-٥- بلايا الزمان غدت جمة ٭ وإن الخميني أشد البلا

-٦- أدم عز مكة يا ربنا ٭ ولعن أملعن ضام أم القرى

-٧- و[illegible] لمن رفضوا دينهم ٭ ومسحقا لشرعة عبد الهوى

-٨- لقد ضل قوم بأصنامهم ٭ وأما بهذا الخميني فكذا

-٩- كأين بإيران من مضحك ٭ ولكنه ضحك كالبكا

-١٠-

-١٠- جهلتم على الناس كي تجهلوا ٭ براقش تجني على نفسها

-١١- قطعتم عن الناس حبلكمو ٭ فجروا إليكم حبال الردى

-١٢- خمينية إن شئتمو رفعة ٭ فدينوا بما دان أهل الرضا

-١٣- وكفوا عن الرفض خير الكفا ٭ وكفوا عن الناس ريب الأذى

٧٨٦ / ٩٢

ألا يا خميني يا فاجر ٭ أفق من ضلالك يا خاسر

أفيضوا بهيجاء أو أقصروا ٭ فجيش العراق هو الظافر

أبى أن يهون العراق الأبي ٭ مجيد العراق هو الظافر

وإن العراق لعليائه ٭ لفي غاية ما لها حاجز

ليهنا العراق الحبيب العلي ٭ ومجد مجيد له زاهر

ليظل العراق بحرز الإله ٭ منيعا فليس له كاسر

ويردي الخميني وأحزابه ٭ إذا ذاك ليس له ناصر

ويكفي العراق قتال العدى ٭ مليك الهدى القادر القاهر

Phone : 633143

All India Muslim Personal Law Conference

A SOCIAL AND RELIGIOUS ORGANISATION

Central Office : 88, Street No. 14, Zakirnagar, New Delhi-25.

AIMPLC/________________ Dated 31/8/87 ۶ محرم الحرام ۱۴۰۸ھ

برائے اشاعت — [illegible]

کل ہند مسلم پرسنل لا کانفرنس کی تجاویز و مطالبات

السعودیۃ لا الایرانیۃ اسلامیۃ

سانحۂ مکہ مکرمہ (۱۴۰۷ھ ۱۹۸۷ء) اور اسکے بعد رونما ہونے والے نازک حالات کے پیش نظر مندرجہ ذیل تجاویز و مطالبات کو اگر حجاز مقدس میں عملی شکل دیدی جائے تو تقدس حرم اور عظمت خانہ کعبہ کی حفاظت کی راہیں بڑی حد تک آسان اور ہموار ہو جائینگی ۔

(۱) المملکۃ العربیۃ السعودیۃ کا نام الجمہوریۃ الاسلامیۃ الحجازیۃ رکھنے کا اعلان کیا جائے ۔

(۲) حرمین شریفین کے مذہبی امور کی نگرانی کیلئے مؤتمر عالم اسلامی کی تشکیل جدید کی جائے ۔

(۳) حجاز مقدس کے انتظامی امور کی ساری ذمہ داریاں اہل حجاز کو سپرد کی جائیں ۔

(۴) ۲۵–۱۹۲۴ء میں آل سعود کے ہاتھوں مسمار شدہ مساجد و مقامات مقدسہ کی تعمیر جدید کا فوراً انتظام کیا جائے

(۵) اسلاف کرام و علمائے اسلام کی دینی کتابوں پر عائد پابندی فوراً اٹھائی جائے ۔

(۶) حجاج و زائرین کی کتب مسائل حج و زیارت کو نہ ان سے چھینا جائے اور نہ ہی انکی بے حرمتی کی جائے ۔

(۷) اختلاف مسلک کی بنیاد پر حجاج و زائرین کی اہانت یا انکی گرفتاری یا حدود حرم میں ان پر کسی جارحانہ حملے کی ہرگز اجازت نہ دی جائے ۔ [illegible] اظہار و اعلان پر کوئی پابندی عائد نہ کی جائے ۔

(۸) مکہ مکرمہ میں حجاج کرام کے قیام کا حکومتی سطح پر مفت انتظام کیا جائے ۔

(۹) حج و سفر حج کے موقعہ پر حجاج کرام سے کسی طرح کا ٹیکس نہ لیا جائے ۔

(۱۰) استعماری و صہیونی اور اسلام دشمن طاقتوں کا آلۂ کار بننے کی موجودہ روش فوراً چھوڑ دی جائے

حکومت ایران سے ہمارا مطالبہ ہے کہ !

(۱) وہ اپنے حجاج کو ایام حج میں ایسے نعروں سے اجتناب و احتراز کی ہدایت دے جن سے دیگر حجاج کرام کی پرسکون عبادت میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہو یا جن سے امن عام کو کسی طرح کا خطرہ لاحق ہو یا جو تقدس حرم کے خلاف ہو ۔

(۲) اپنے مذہبی رہنما آیت اللہ خمینی کی تصویر و پلے کارڈ کو حدود حرم میں مظاہرہ کی ہرگز اجازت نہ دے ۔

Phone : 633143

All India Muslim Personal Law Conference

A SOCIAL AND RELIGIOUS ORGANISATION
Central Office : 88, Street No. 14, Zakirnagar, New Delhi-25.

AIMPLC/ ______________ Dated ______________

اور حکومت سعودیہ و ایران دونوں سے گزارش ہے کہ وہ حرمین شریفین کو اپنی سیاسی بازیگری کا اکھاڑہ نہ بنائیں۔ اور ہر ایسے اقدام سے پرہیز کریں جو دائرۂ فسوق و جدال میں آتا ہو۔

جاری کردہ

کل ہند مسلم پرسنل لاء کانفرنس۔ ذاکر نگر۔ نئی دہلی ۲۵

عبید اللہ خان اعظمی
سکریٹری جنرل

فقیر محمد اختر رضا خان ازہری قادری غفرلہ (سجادہ نشین خانقاہ رضویہ بریلی شریف)

31-8-87

احمد اشرف [illegible] 31/8/87

(یٰسین اختر مصباحی
نائب صدر کل ہند مسلم پرسنل لاء کانفرنس)

(محمد ادریس بستوی
جنرل سکریٹری)

عبید اللہ خان عزیزی
دار العلوم [illegible] بمبئی

مطیع الرحمٰن مسعود
خطیب و امام مسجد اسمٰعیل حبیب
بمبئی ۳

(ہاشمی [illegible])

ناظم اعلیٰ دار العلوم علیمیہ جمداشاہی ضلع بستی

[illegible] فیض آباد [illegible]

سید حامد اشرف اشرفی الجیلانی [illegible] کچھوچھہ شریف

ناظم اعلیٰ الجامعۃ الاسلامیہ [illegible]

خادم علیم الدین مصباحی
خطیب و امام جامع مسجد اسلام پورہ
دارالعلوم [illegible] بمبئی ۸

توکل حسین [illegible]
نائب شیخ الحدیث دار السلام

محمد [illegible] بمبئی ۳

عبد الحق [illegible]

استاذ الجامعۃ الاشرفیہ
مبارکپور اعظم گڑھ

محمد [illegible] رضوی
خادم ارشاد دار العلوم محمدیہ بمبئی ۳

[illegible]
دار العلوم محمدیہ بمبئی ۳

[illegible] اللہ [illegible]

محمد شمیم عزیزی مبارکپوری

محمد نصیر [illegible]
[illegible]

صبا مصباحی اعظمی
کنوینر سکریٹری عید میلاد النبی کمیٹی شہر اعظم گڑھ

[illegible] الدین رضوی
ناظم مرکزی کتاب گھر [illegible]
1-9-87

عبد المنعم عزیزی [illegible]
مسعود [illegible] شریف

Eyewitness in Mecca

Mushahid Hussain is a Pakistani author and editor who went on pilgrimage to Mecca in Saudi Arabia and witnessed the demonstration by Iranian pilgrims on July 31 that resulted in hundreds being killed



An overturned car on the grounds of the Saudi embassy in Teheran following angry Iranian protests against the death of 200 Iranians on Haj at Mecca

This year's haj turned out to be much more than the immense assembly of the world's Muslims that it normally is. Every year, nearly two million Muslims from more than 120 countries gather to perform this rite. The pilgrimage this year was marred by death and violence unprecedented in Mecca's recent history. The trouble started following the Iranian pilgrims' demonstration scheduled for 4:30 pm on Friday, July 31. This demonstration, an annual fixture in Mecca since 1983, was the subject of intense prior negotiations between the Saudis and the Iranians.

During the pre-demonstration parleys, the Saudi side was represented by haj minister Abdul Wasie and his deputy, Mr Hesham Khashoggi, and the Iranians by Ayatollah Mehdi Karubi, his deputy Jehangiri and Dr Mohammad Ali Hadi, a member of parliament.

Initially, the Saudis expressed their reservations and urged the Iranians to desist from their plans to hold the demonstration. The Saudi plea rested on the argument that the holy pilgrimage was meant entirely for the performance of religious rites and any political rally would detract from this goal. Further, they felt a demonstration on such a large scale might adversely affect their security arrangements.

The Iranians retorted that religion and politics are indivisible in Islam and such a demonstration would generate awareness among Muslims of their problems, most of which are political. They also argued that, since past demonstrations had been peaceful, there was no reason to presume this one would be otherwise.

According to Mr Jehangiri, the Saudis gave their "general consent" to the demonstration—a sort of "you can go ahead although we do not agree with it" clearance. He added that there was "general agreement" between the Saudis and the Iranians on "the modalities of the demonstration": the route, including clear demarcation of the starting point and point of termination, the timing, the procession, [illegible] content of slogans and banners. The Iranians said they would ensure implementation of these "modalities." One new feature of this year's demonstration was to be the burning of American flags.

It was agreed that the demonstration would begin at 4:30 pm, end at 6:30 pm and then the demonstrators would move in a procession terminating at the ministry of posts and telecommunications building, which is approximately 1.5 km from the holy mosque. The Iranians expected to end the whole show by sundown—7:15 pm, Mecca time.

Two days before, the Iranians had announced the ground rules of their rally, including slogans to be chanted, and these were distributed to pilgrims through the daily *khabarnama* (news bulletin in Persian) with a copy to the Saudis. The three sanctioned slogans were "Death to America," "Death to Russia" and "Death to Israel"—in that order. Mr Khashoggi and Mr Jehangiri walked the entire route of the demonstration the day before.

But on the eve of the planned demonstration, Mr Khashoggi came to the Iranians with a list of three conditions. All three were rejected by the Iranians. First, the Iranians should restrict the number of its demonstrators. The Iranians said the size of the demonstration would be the same as last year's, approximately 100,000. Second, no foreign pilgrims should be allowed to participate. Third, there should be no attempt at involvement of or participation by any Saudi citizens.

As it turned out, the demonstration had some 500 foreign pilgrims participating, including the leaders of Lebanon's Hezbollah (Party of God), Afghan mujaheddin, representatives of the Moro National Liberation Front (the Philippine Muslim minority) and two cousins of the Sudanese Prime Minister. There was an assortment of Arabs, Pakistanis, Indians and Bangladeshis.

Soon after the Friday prayer at 1:30 pm, the Saudi security forces started gathering strength around area of the demonstration. Many of them came in armored cars and others wore riot gear—white steel helmets and sticks the size of baseball bats. The Saudis had placed seven videocameras at adjoining buildings to monitor the demonstration, and helicopters were hovering constantly.

The demonstrators gathered in front of the 11-storey building that housed the headquarters of Iran's official haj mission. This building is just opposite the headquarters of the Mecca municipality in an area known as "Maabda" on a boulevard called Masjid al Haram Street (the Holy Mosque Street).

The meeting began promptly at 4:30 pm with recitation from the Quran. This was followed by chanting of slogans by Engineer Mortazaifar, popularly known in Iran as "minister for slogans." The Islamic equivalent of an American football cheerleader, he led the crowd in rhythmic chanting of slogans about the "three Satans" (The US, Soviet Union and Israel) and the three Muslim causes of Palestine, Lebanon and Afghanistan. The principal speech was given by Ayatollah Karubi, official representative of Ayatollah Khomeini.

At 6:30 pm, after three American flags were burned, the demonstrators started moving on the wide, two-way boulevard, which has three lanes on either side. On one side, the demonstration was led by women clad in their traditional black chadors, on the other side, parallel to them, war invalids in wheelchairs were in the vanguard. All along the one km route there were Iranian men on both sides with hands clasped. In the middle were loudspeakers with wires running all along the route.

The demonstration was orchestrated from the headquarters where the "minister for slogans" continued to mobilise the crowd. Around 6:45 pm, he said: "Please listen carefully for an important announcement." Then he said in a dramatic tone: "With divine assistance an American helicopter has crashed in the Persian Gulf. Allahu akbar. God is great." (The BBC had announced this news in its bulletin that morning.)

Ten minutes later, when the vanguard of the procession was some 500 metres away from the stipulated termination point, the marchers were stopped by a police cordon. Riot police formed a line that ran from the well-known "Masjid Jinn" (the Mosque of Jinn) to the demonstrators' right to a four-storey parking facility to their left. This is just before a large square that leads to the holy mosque a mile away.

The Iranians wanted to move forward, and the Saudi security, with equal vehemence, told them to move back. Hot words were exchanged, tempers flared and scuffles followed. Simultaneously, and almost mysteriously, stones and bricks started being thrown on the demonstrators from the second and third storeys of the four-storey parking facility. Some Iranians later speculated that those throwing stones from the parking lot may have been Iraqi *agents provocateurs*, planted there in advance.

Initially, the Saudi police retreated from the brick-batting, and the Iranians converted their banners into sticks to beat the Saudis. Then Saudi reinforcements came with tear-gas shells, and the crowd started retreating. But the exit points were choked by the Saudi security, with the result that the demonstrators were either in the open on the main street or seeking refuge in buildings along the way.

Although I myself did not actually see Saudi police firing on the Iranians, when people were running for cover gun shots could be heard loud and clear. The whole thing was over in an hour. People were being carried away with bullet wounds in the chest, arms and thighs. Empty cartridges were found on the main street.

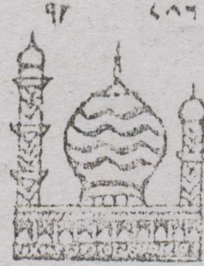
Casualties were exceedingly high for a riot of such a short duration. The Saudis put the toll at 275 Iranians, 86 of their people and 42 other foreigners. The Iranians put their death toll at more than 400, with 4,000 wounded, and another 50 said to be missing but presumed dead. The riot was over around 8 pm.

One reason for the high number of fatalities was that the wounded bled to death because medical assistance was not rendered on time. Unable to cope with so many casualties, authorities summoned a number of Pakistani doctors from Medina and Jeddah.

Iranians in Mecca admitted that "we were caught unawares." In an exclusive interview at his Mecca headquar-

۹۲ ۶۸۶

Hazrat Maulana Mufti
Akhter Raza Khan Azhari
President :- All India
Sunni Jamiatululema & Head Mufti
Central Darulifta
82 Saudagran Bareilly. 243003



حضرت علامہ مفتی قاری محمد اختر رضا خان قادری ازہری
صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء ازہری
صدر مفتی مرکزی دار الافتاء، بریلی شریف
۸۲ سوداگران، بریلی شریف۔

پیش کردہ، عبد النعیم عزیزی (علیگ)

تاریخ:- حوالہ نمبر

پریس ریلیز

کویت سے عراق کے تخلیہ کے سلسلہ میں بین الاقوام اور سلامتی کونسل کی منظور شدہ قراردادوں میں صرف اتنی ہی بات ہے کہ اگر عراق کویت سے اپنی فوجیں نہ ہٹائے تو کویت کی آزادی اور اس کے لئے کویت کے اندر موجود عراقی فوجیوں کو طاقت کے ذریعہ ہٹایا جائے لیکن بین الاقوام اور سلامتی کونسل کی کسی قرارداد میں یہ بات منظور نہیں کی گئی ہے کہ عراق اور بغداد پر طاقت کا استعمال کیا جائے اس لئے کہ عراق پر حملہ کرنا اور اس کو نقصان پہنچانا بین الاقوامی اور سلامتی کونسل کے دستوروں کی کھلی خلاف ورزی کرنا ہے لہٰذا یہ بات بین الاقوام اور سلامتی کونسل کے ممبر ہونے کی حیثیت سے عراق پر طاقت کا استعمال کرنے والے ملکوں بالخصوص امریکہ و برطانیہ کے لئے بالمنشاء جرم اور قابل نفرت ہے سلامتی کونسل اور بین الاقوام کی نظر میں یہ جرم ناقابل معافی ہے اس لئے کہ امریکہ اور برطانیہ اور اس کے [illegible] ملکوں نے عراق پر جارح ہونے کا الزام لگایا تھا جبکہ عراق کا اختلاف کویت سے طے نہ ہونے کی صورت میں یہ قبضہ وجود میں آیا لیکن امریکہ اور برطانیہ کی فوجوں نے [illegible] بنیاد پر بالخصوص عراق پر [illegible] کا حملہ کیا۔ یقیناً کسی دستور نے اس حملہ کی اجازت نہیں دی ~~لہٰذا ہم بین الاقوام اور سلامتی کونسل کے تمام ممبر ملکوں سے~~ بنیاد ہے کہ فرانس نے عراق پر حملہ کرنے کو منع کر دیا لہٰذا ہم بین الاقوام اور سلامتی کونسل کے تمام ممبر ملکوں سے اپیل کرتے ہیں کہ فوراً جنگ بند کرائی جائے اور امریکہ اور برطانیہ کو جارح قرار دے کر ان کا

دیکھو یا در ختم کیا جا چکا ہے اور اس کے بعد زندہ رہنے کی صورت میں ممبر شپ ہی ختم کی جا سکتی ہے اور عراق

وغیرہ نے مسئلہ کو عرب لیگ کے سپرد کیا جا سکتا ہے اور عرب لیگ میں پیش کر دیا جا سکتا ہے کہ وہ اس مسئلہ کو

پر امن طور پر حل کرے ورنہ عرب لیگ کو بین الاقوامی ممبری اور مراعات سے محروم کر دیا جا سکتا ہے۔

جس کی ذمہ داری عرب لیگ پر ہو گی۔



عبد المصطفیٰ محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

محمد نعیم اللہ خان پرنسپل جامعہ رضویہ
منظر اسلام بریلی شریف

قادری
محمد اختر رضا خاں ازہری

Ref. No. ....   Date 12.12.2001

بخدمت سفیر شاہی سفارت خانہ سعودی عرب

متعینہ نئی دہلی

سلام مسنون۔ امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ آپکے سفارت خانہ
کے شعبہ نشر و اشاعت کی جانب سے "اخباری نشریہ" کے نام سے
ایک رسالہ شائع کیا گیا ہے جو احقر کے زیر مطالعہ آیا۔

مذکورہ بالا "اخباری نشریہ" کے صفحہ ۳۸-۳۹-۴۰-۴۱ پر ایک مضمون
ہفت روزہ حقیقت لکھنو کا شائع کیا گیا ہے جس میں لکھنو حج سیمینار
پر ہفت روزہ مذکورہ نے اظہار خیال کیا ہے۔

ہفت روزہ مذکورہ بالا نے لکھنو حج سیمینار کا محرک حضرت مفتی اعظم علامہ اختر
رضا خاں صاحب ازہری مدظلہ العالی کی گذشتہ ایام حج میں گرفتاری کے سبب
حکومت سعودی عرب سے ناراضگی بتایا ہے۔

لکھنو حج سیمینار کا مذکورہ سبب انتہائی لغو اور کذب پر مبنی ہے۔ اتنا ہی
نہیں بلکہ ہفت روزہ حقیقت لکھنو نے حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی کی گرفتاری کے
اسباب پر بھی انتہائی لغو انداز میں خامہ فرسائی کی ہے۔ جیسا کہ
"اخباری نشریہ" کے صفحہ ۳۹ کے پیراگراف نمبر ۳ میں مذکور ہے کہ

"گذشتہ سال حج کے دوران بریلی کے مولوی اختر رضا صاحب نے
خانہ کعبہ کے حدود میں سعودی حکومت کے دینی مسلک پر اعتراض
کرنے والی کچھ چھپی ہوئی کتابیں اور پمفلٹ تقسیم کیے اور حدود
حرم میں اپنا مصلی الگ کرکے نماز کے لیے الگ اہتمام کرتے تھے"

حضرت مفتی اعظم علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری مدظلہ العالی پر مذکورہ بالا الزام غلط
اور سراسر جھوٹ ہے گو کہ حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی کو مدینہ منورہ میں ... کا شرعی حق حاصل،

Ref. No. .... Date ....

ہے۔ اگر حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی نے حدود حرم میں نہ تو لٹریچر تقسیم کیا نہ ہی حدود حرم میں اپنا عقیدہ اور مسلک ظاہر کیا۔

اس لئے ہفت روزہ حقیقت لکھنؤ کا بیان کذب پر مبنی ہے مگر اس کذب و بہتان پر آپنے مہر تصدیق ثبت کر کے حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی کے خلاف انتہائی نا زیبا اور مکروہ پروپیگنڈے کو تقویت پہونچائی ہے

اصولی طور پر کسی مملکت کا سفارت خانہ جو مضمون شائع کرتا ہے وہ اسکی مملکت کا موقف اور پالیسی تصور کیجاتی ہیں۔ اس طرح ہفت روزہ حقیقت لکھنؤ کا مذکورہ بالا مضمون آپنے "اخباری نشریہ" میں شائع کر کے ہفت روزہ مذکور کے بہتان اور بے بنیاد الزام کی تصدیق کی ہے۔

آپکی اس غیر ذمہ دارانہ حرکت پر ہم شدید احتجاج کرتے ہیں اور آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے مذکورہ بالا [illegible] الزامات کی تردید کریں نیز حضرت مفتی اعظم علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری مدظلہ العالی سے معافی مانگیں۔

آپکے شعبہ نشر و اشاعت کی جانب سے شائع ہونے والے اسی "اخباری نشریہ" کے صفحہ ۱۲ پر حضرت مفتی اعظم علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری مدظلہ العالی کا بیان عربی میں اور اسکا ترجمہ اردو میں شائع کیا گیا ہے جس میں حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی ایران کی مذمت کی ہے حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی کا یہ بیان خود ہی ہفت روزہ حقیقت کی کذب بیانی کو عریاں کر رہا ہے۔

حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی نے مسلکی اختلافات کی ~~حیثیت سے مطلب ہوکر~~ کے باوجود اظہار حق اور رد باطل کے جذبہ سے سرشار ہوکر شرعی مسئلہ بیان کرکے فرض دار مفتی ہونے کا ثبوت دیا ہے مگر آپ نے حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی کے خلاف بے بنیاد [illegible] الزامات شائع کر

کرکے اپنی انتہائی تنگ نظری اور مسلکی اختلافات کی عریاں عصبیت کا مظاہرہ کیا ہے تو کس طرح آپکے "وحدت اسلامی" کے نعرہ پر یقین کریں - آپ کیونکر "وحدت اسلامی" کے نعرہ میں صادق القول تصور کیے جا سکتے ہیں یہ امور آپکے لئے باعث شرم ہیں یا نہیں؟ اس کا فیصلہ اپنے ضمیر سے لیجئے۔

آپ ہندوستان کے مسلمانوں کی اخلاقی حمایت و ہمدردی حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہندوستانی مسلمان ایران کی مذمت کریں لیکن یہاں غور طلب امر یہ ہے کہ کیا آپ حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی پر بے بنیاد الزامات کی اشاعت کر کے ہندوستانی مسلمانوں کی حمایت حاصل کر سکتے ہیں؟ اسطرح تو آپ ہندوستانی مسلمانوں کو سعودی عرب کی حکومت سے متنفر کرنے کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

تنگ نظری اور مسلکی تعصبات سے بلند ہو کر اس مسئلہ پر آپ کو غور کرنا چاہئے

بات دراصل یہ ہے کہ علمائے دیوبند اور انکے ہمنوا اخبارات علمائے اہلسنت کے خلاف عرصہ دراز سے بے بنیاد الزامات لگا کر عوام الناس بالخصوص اسلامی ممالک میں انکو بدنام کرنے کی تحریک چلا رہے ہیں ہفت روزہ حقیقت لکھنؤ کا مذکورہ مضمون بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

علمائے دیوبند اور انکے ہمنوا اخبارات علمائے اہلسنت کے خلاف بے بنیاد الزامات آپکے رسائل میں شائع کرا کر آپکے اور علمائے اہلسنت کے درمیان اختلافات کی خلیج کو وسیع کرنا چاہتے ہیں علمائے دیوبند کی یہ حرکت انکے حق میں کتنی ہی مفید کیوں نہ مفید ہو مگر مملکت سعودی عربیہ کے حق میں مطلق مفید نہیں ہے۔

مجھے امید ہے کہ اس مسئلہ پر آپ سنجیدگی سے غور کریں گے اور علمائے دیوبند کے منافقانہ رویہ سے ہندوستان میں مملکت سعودی عربیہ کو پہونچنے والے نقصان کے تدارک کی سبیل نکالیں گے

آپ کے جواب کے ہم منتظر ہیں ورنہ ہم آئندہ کارروائی پر غور کرسکیں گے فقط

مرزا ابوالصبا قادری رضوی۔

۵۲ بخار پورہ پیرانہ شہر بریلی - یوپی - انڈیا

باب نہم

نوادرات تاج الشریعہ

☆ ———— بین الاقوامی زبان پر کامل دسترس

☆ ———— اہل زبان بھی متاثر

☆ ———— جس زبان میں سوال اسی زبان میں جواب

☆ ———— ایک علم دوست مخلص کا انتقال

کسی بھی تحریک، تنظیم یا فکر کو عوام الناس تک پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ عوام الناس کی ضرورتوں، حالات کے تقاضوں اور علاقائی زبانوں کی جانکاری و معلومات ہو۔ اور خاص طور پر قائد و رہنما کے لئے یہ نہایت ہی اہم مسئلہ ہے کہ وہ بین الاقوامی زبان کا ماہر ہو، تبھی اپنا مافی الضمیر مختلف زبانوں میں ادا کر سکتا ہے۔ اور اپنی سوچ و فکر کو بین الاقوامی زبان و بیان کے ذریعہ ہی پوری دنیا کی قوم و ملت کے سامنے خوبصورت انداز و حسین لفافہ میں پیش کر سکتا ہے۔

حضرت تاج الشریعہ نے ہندی و انگریزی کی ابتدائی تعلیم اسلامیہ انٹر کالج بریلی میں حاصل کی تھی، مگر عربی سے خصوصی شغف ہونے کی وجہ سے انگریزی کی طرف متوجہ نہیں ہوئے مگر خداداد صلاحیتوں کے مالک ہونے کی وجہ سے حضرت کو عربی، فارسی، ہندی، انگریزی کے علاوہ میمنی، کچھی، گجراتی، بھوجپوری، بنگلہ، پشتو جیسی علاقائی زبانیں بھی آتی ہیں۔ حضرت نے ۱۹۸۵ء میں غیر ممالک بالخصوص افریقہ، امریکہ، تنزانیہ، ہرارے زمباوے، ماریشش، ہالینڈ، انگلینڈ، جرمنی، فرانس، ترکی، سری لنکا وغیرہ کے تبلیغی سفر شروع کئے تو وہاں سے مسائل دریافت کرنے کے لئے انگریزی میں استفتے آنے لگے، حضرت ان ممالک کے اجلاس میں انگریزی زبان میں خطاب بھی کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جس زبان میں سوال آیا اسی زبان میں جواب بھی تحریر فرما دیا۔ اس طرح انگریزی میں حضرت کے کافی فتاویٰ ہو جانے پر راقم السطور نے ۱۹۹۳ء میں چند انگریزی فتاوی کا مجموعہ ادارہ سنی دنیا بریلی سے شائع کر دیا تھا۔ بعدہ ۱۹۹۸ء میں مزید اضافات ہوئے اور انگریزی فتاویٰ کے دو حصوں پر مشتمل رضا اکیڈمی ڈربن ساوتھ افریقہ نے مجموعہ فتاوی شائع کیا۔

حضرت کا معمول تھا کہ کبھی کبھی جناب ظہور افسر رضوی بریلوی مرحوم کو بلا کر انگریزی فتاوی کے الفاظ و معانی پر تبادلہ خیال فرماتے تھے۔ وہ راقم السطور سے اکثر کہا کرتے تھے "کہ حضرت جن لفظوں کا انتخاب کرتے ہیں، میں حیران رہ جاتا ہوں، وہ لغات کے عین مطابق ہوتے ہیں۔ تحریریں پڑھکر ایسا لگتا ہے کہ انگریزی آکسفورڈ یونیورسٹی میں پڑھی ہے، آپ کو انگریزی زبان و بیان پر کامل دسترس حاصل ہے"۔ حضرت تاج الشریعہ کو سفر پاکستان کے موقع پر پروفیسر شاہ فرید الحق قادری نے اپنا انگریزی ترجمہ کردہ "کنز الایمان شریف" پیش کیا۔ بریلی واپسی پر حضرت نے پورے ترجمہ کی تصحیح کی، بہت جگہ اغلاط کی نشاندہی اور بعض جگہ تو پوری عبارت ہی بدل دی۔ یہ تصحیح کردہ نسخہ ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی مرحوم نے پروفیسر شاہ فرید الحق کو کراچی بھیج دیا تھا۔

ظہور افسر رضوی محلہ ذخیرہ کے رہنے والے تھے، حضور مفتی اعظم سے ارادت بیعت حاصل تھی، محکمہ انکم ٹیکس حکومت ہند میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھے، بریلی، بدایوں، رام پور، مراد آباد، کے بعد اجمیر مقدس میں تعینات رہے۔ مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا کے قانونی مشیر تھے، علمی ذوق ہونے کی وجہ سے اردو میں "نہلے پہ دہلا" اور انگریزی میں "تعارف اعلیٰ حضرت"، تصنیف کیں۔ سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نہایت درجہ عقیدت کی وجہ سے اجمیر مقدس میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔ آپکا انتقال ۲۵ رستمبر ۲۰۱۴ء بروز جمعرات بعد نماز عصر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

Syed Mohamed, Jamali
ttsville, Pennsylvania , 17901
S.A.

September 5, 1994

Respected Mufti, Assalomo-alaikum.

I have been a qualified Moulvi for the past twenty years. I am working as an am (Pash Imam) in a small town in Pennsylvania, U.S.A. I am the only Imam in this ea within a fifty mile radius.

Recently, I started working in government prisons (jail). There are about 50 150 muslim prisoners in each prison. I conduct Juma' prayer in my Mosque in my m, then I go to prison and conduct Juma' prayer there also.

The question raised was whether I am allowed to conduct Juma' prayer in two places the same day. Which Madhhab allows it and which does not allow it? Please write us as soon as possible.

assalam.

K. Syed Mohamed

THIS IS MY ADDRESS

K. Syed Mohamed, Jamali
1043, E, NORWEGIAN ST-
POTTSVILLE. PA. 17901
USA.

Hazrat Allama Maulana Mufti
Mohammed
Akhtar Raza Khan Qadri Azhari
President, All India Sunni Jamiatul Ulema
Head Mufti Central Darul Ifta-Bareilly.
82 Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif
U.P. 243003 (INDIA) Tel: 72166



Ref. No. ____________ Date: ____________

22 Rabiul Akhir
1415 Hij
29.9.94

ALJAWAB

You have no legetimacy to lead JUMAH Prayer after where any prayer
than have done it in other place.

It is not allowed to perform Jumah in Jail at any event. Prisoners should recite ZUHAR NAMAZ individualy WALLAHU TAALA AALAM

Mohd Akhtar Raza Khan
Qadiri Azhari

Hazrat Allama Maulana Mufti
Mohammed
Akhtar Raza Khan Qadri Azhari
President: All India Sunni Jamiatul Ulema
Sadr Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly.
82 Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif
243003. (INDIA) ● Tel: 72166



حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری
قائم مقام حضور مفتی اعظم
صدر، آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء
صدر مفتی، مرکزی دار الافتاء بریلی شریف
۸۲ سوداگران، بریلی شریف، یو۔پی، (انڈیا)

پیشکردہ، محمد سعید نوری

No.: ____________ حوالہ نمبر Date: ____________ تاریخ

AL-JAWAB

NO DOUBT interest is unlawful totally but the condition of a profit to be considered as interest is that the such dealing should be between Muslim and Muslim Or Muslim and Zimmi Kafir (Non Muslim held in the trust of Islamic State),. In the very case it will be considered intrest and such a dealing will be lawless. Otherwise it won't be forbidden but it will be considered a lawful dealing and the profit will be legitimate for a Muslim, there-fore it is unanimous that theresis no interest Mean-While the dealing in going between Muslim and Harbi Kafir, (aNon-Muslim who is not held in the trust of Islamie State) Therefore it has been Narration from holy Rasool. عليه الصلاة والسلام

THAT HE SAID: لا ربا بين المسلم والحربي في دار الحرب

i.e. No (RIBA) interest between Muslim and Harbi in Darul Harb. This Hadith evidences that the property of Harbees is lawful for Muslim at all events, So just as a Muslim gets it from a harbi he gets a legitimate property on condition that Muslim must not commit faith lessness in the dealing. Accordingly the great Muslims theologian BURHANUDDIN says in his distinguished work.

HIDAYA: لأن مالهم مباح في دارهم فبأي طريق أخذه المسلم أخذ مالا مباحا إذا لم يكن فيه غدر

Holy Quran already forbade (RIBA) interest, but the very Quran made the property of Harbi Lawful for Muslim as it says ٢ اقتلوهم حيث ثقفتموهم

AND SAYS: فكلوا مما غنمتم حلالا طيبا الآية

Like Wise there are so may verses evidencing that the shariat does not take harbess in trust so themselves and their properties are

........2.....

Hazrat Allama Maulana Mufti
Mohammed
Akhtar Raza Khan Qadri Azhari
President: All India Sunni Jamiatul Ulema
Head Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly.
82, Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif
U.P. 243003. (INDIA) Tel: 72166



صدر مدرسین: مرکزی دارالافتاء بریلی شریف
۸۲ سوداگران، بریلی شریف، یو۔پی، (انڈیا)

Ref. No. ____________ حوالہ نمبر (2) Date: ____________ تاریخ

permissible for Muslims, Whoever forbids Muslims to get such profit he deprives them of the great benefit mean while he is advantageous to the Harbees. Whereas it is Haraam to convey advantages to them.

QURAN SAYS: وانما ینہٰکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین

Now I am giving the answer of all three questions as under:

(1) Yes

(2) Yes

(3) The Quranic order does not concern Harbi's property. Therefore no changing in the Quranic order as it is clear by before mentioned.

Whoever likes to know the rule of this issue in details he must peruse (RISALA-E-BANK) It can be sought from Maktaba Sunni Dunya Saudagran, BAREILLY.

Mohammad Akhtar Raza Khan Qadiri Azhari

Hazrat Allama Maulana Mufti
Mohammed
Akhtar Raza Khan Qadri Azhari
President: All India Sunni Jamiatul Ulema
Sadr Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly.
82 Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif
243003. (INDIA) ● Tel: 72166



حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری
قائم مقام حضور مفتی اعظم
صدر، آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء
صدر مفتی، مرکزی دار الافتاء بریلی شریف
۸۲ سوداگران، بریلی شریف، یو۔ پی، (انڈیا)

پیشکردہ محمد سعید نوری

No.________________ حوالہ نمبر

786
92

16 ZULHAJ 14th HIJRI
29 JUNE 1991
Date:________________ تاریخ

ALJAWAB:

1/2 - NO NO. It is not permitted. It is prohibited unanimously study the statement of Imam Nawawi in Sharhe-Muslim

3. They are sinners certainly and they deserve most violent calamity of Allah as the Holy Rasool Said علیہ الصلوٰۃ والسلام إن أشد الناس عذابا عند الله and their income is unlawfull.

المعروف
Mohammad Akhtar Raza Khan
Qadiri Azhari
Mohammad Akhtar Raza Khan
Qadiri Azhari

153

۲۸۴/۹۱ک

What is the collective opinion of the Ulema-e-Kiram about the following issue:

That a person who declares himself to be the chosen one by Allah (SWT) to serve as a president for a mosque without the due process of the by laws.

Is it permissible by the Islamic law for an individual to declare himself on his own to be the president or a leader of the Fiji Jamaat-ul-Islam of America?

Yours in Islam

[signature]

For Fiji Jamaat-ul-Islam of America
373 Alta Vista Drive, SO.SF.

ALJAWAB

I have to say in this regard that this claim is not acceptable & legally this claim is quite false & it is not permissible to trust such a man who is claiming for himself the chosen by Allah without any dogmatic evidence. People should beware of him.

And only Allah Knows.

A Akhtar Raza Khan

MUFTI-E-AAZAM
MARKAZI DARUL IFTA
RAZA NAGAR SAUDAGRAN
BAREILLY - 243 001
PH. # 472166

April 8/2001

Question

What do the theologians say about fastening tie
What was the judicial verdict ~~is~~ of Aalahazrat &
Hazrat Mufti aazam in this issue. Please
clarify. Mohammad Shihabuddin Razvi

Answer. Aljawab. Hazrat Mufti Aazam Hind
used to say, The Tie is the refutation ~~to~~ of Quran
Quran states that, "THE Jews didnt kill Hazrat Easa
Alaihissalam and they didnt cross him, but Allah
made for them one like him and certainly they never
killed him." Therefore Christians use to make the sign
of the cross in the remembrance of his crucifixion and keep
the knot i.e; tie round ~~to~~ their necks. The persons sitting in
the presence of Hazrat Mufti Aazam Hind observed him
always expressing violent annoyance while he looked at some
body having tie in his neck and used to make him
take off the tie. Further, he ~~and He~~ used to call ~~say that the tie~~ it ~~as~~ a sign ~~was the~~
of Christians. This verdict of Holy Hazrat is reinforced by
some reasons ~~means~~ (1) I would like relying ~~relieg~~ on the help of Allah
to lay the base of this issue on the universally admitted
Point, That is, the cross which is considered unanimously
by all Muslims and non muslims as the sign of Christians
The cross is applicable to the structure on which according to

باب دہم

نوادرات تاج الشریعہ

☆ ــــــــــ حضور مفتی اعظم کا عظیم تعلیمی وتعمیری منصوبہ
☆ ــــــــــ اہل سنت و جماعت کے لئے دردمندانہ اپیل
☆ ــــــــــ خانوادہ رضویہ کا داخلی منشور
☆ ــــــــــ حاسدین سلسلہ رضویہ کی سازش
☆ ــــــــــ برادرانہ تعلقات ومراسم کی شہادت

تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم مولانا شاہ مصطفےٰ رضا قادری بریلوی کی عین خواہش تھی کہ مرکز اہل سنت بریلی میں ایک عظیم الشان دار العلوم قائم ہو جو تعلیمی و تعمیری اعتبار سے بلند و بالا ہو۔ اور اس ادارہ سے باطل افکار وعقائد کی بیخ کنی کی جائے، اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی تعلیمات کو عام و تام کیا جائے۔ ان اغراض و مقاصد کے تحت حضور مفتی اعظم نے خود ۳/ شعبان المعظم ۱۳۸۴ھ / ۴ جنوری ۱۹۶۵ء کو چالیس ہزار روپیہ خرچہ کر کے ایک مکان و کوٹھی خریدی۔ اس جگہ پر اس عظیم منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہونچانے کے لئے ایک دستور العمل ترتیب دلوایا اور آخر میں اپنی طرف سے ایک نہایت ہی دل کو چھو لینے والی دردمندانہ اپیل بھی عوام اہل سنت و جماعت کے لئے تحریر فرمائی۔

حضور مفتئ اعظم قدس سرہ کے وصال ۱۴/ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ / ۱۲/ نومبر ۱۹۸۱ء کے بعد چند حاسدین آستانہ عالیہ رضویہ ریحان ملت مولانا ریحان رضا خاں رحمانی میاں اور حضرت تاج الشریعہ کے درمیان اختلافات کو خوب ہوا دینے کی کوشش کی، کبھی گم نام اور کبھی فرضی ناموں سے پوسٹر و پمفلیٹ چھاپے گئے، شہر کے علاوہ ملک کے دور دراز ریاستوں میں بھی حاسدین آستانہ رضویہ نے تشہیر میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ دونوں بھائیوں میں بہت اچھے خوشگوار تعلقات و معاملات تھے۔ اس کی شہادت ان حوالوں سے مل جائیگی کہ حضرت تاج الشریعہ نے تصویر کے شرعی حکم پر ایک کتاب تصنیف کی، اس کتاب کو حضرت رحمانی میاں نے اپنے صرفہ و اہتمام سے طبع کرائی، سرورق پر نام بھی درج ہے۔ اور اسی کتاب کے مضامین کو اپنی ادارت میں نکلنے والے ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی کے شمارہ ۸ جلد ۱۶ بابت اگست ۱۹۷۶ء / شعبان المعظم ۱۳۹۶ میں قسط وار شائع کیا۔ حضرت کا نام اس طرح تحریر کیا گیا ہے ”حضرت علامہ اختر رضا ازہری شیخ الحدیث دار العلوم منظر اسلام بریلی“ حضرت رحمانی میاں نے ماہنامہ اعلیٰ حضرت بابت مئی ۱۹۸۲ء / رجب المرجب ۱۴۰۲ء شمارہ ۵ جلد ۲۲ میں مدینہ منورہ سے آئے ہوئے استفتاء کے جواب میں حضرت تاج الشریعہ کے لکھے ہوئے دس فتاوی کو ”باب الاستفتا“ میں جگہ دی ہے۔ اسی ماہنامہ کے شمارہ ۶ جلد ۱۹ بابت جون ۱۹۷۹ء / رجب المرجب ۱۳۹۹ھ میں بھی حضرت کے فتاویٰ و مکتوب کو شائع کیا گیا ہے۔ ان شماروں کے علاوہ اور بہت شمارے ہیں جن میں حضرت کے فتاوی، مضامین، خطوط، مراسلات، اجلاس کی کاروائی کے ساتھ ہی نعت و قطعات شائع ہوتے رہے ہیں۔ برادرانہ خوشگوار تعلقات و مراسم کی شہادت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ جس ادارہ کے حضرت رحمانی میاں مہتمم تھے، تو اسی ادارہ کے حضرت تاج الشریعہ شیخ الحدیث بعدہٗ صدر المدرسین کے اہم عہدے پر فائز تھے۔

سلسلہ عالیہ رضویہ کے فروغ و ارتقاء سے جلنے والے دوسرے سلاسل کے پیران عظام کے حسد نے اختلافات کو بڑھانے و تشہیر کرنے میں اہم رول ادا کیا۔ دونوں بھائیوں پر بیہودہ الزامات لگائے گئے، حضرت رحمانی میاں نے اپنی حیات میں، اور بعد انتقال حضرت تاج الشریعہ نے تحریروں و تقریروں کے ذریعہ دفاع کر کے زائل کیا۔ قارئین حضرت رحمانی میاں کا ۲۰ دسمبر ۱۹۸۱ء کا تحریر کردہ مکتوب، پھر حضرت سے بطور استفتاء دریافت کئے گئے سوال کا تفصیلی جواب ملاحظہ کر کے مسرور ہوں گے۔ اور خانوادہ رضویہ کے ایک داخلی کہ منشور سے بھی تمام وضاحتیں ہو جانے کے بعد اس موضوع کا باب بند ہو جائیگا۔

دستور

دارالعلوم منظر اسلام

بریلی شریف

بسرپرستی

شاہزادہ اعلیحضرت مولٰنا شاہ

محمد مصطفٰے رضا خان صاحب رضا مفتی اعظم ہند

دامت برکاتہم القدسیہ

پیش لفظ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین

برادران ملت! دنیائے اہل سنت کیلئے بریلی شریف کی مرکزی اہمیت سے ہر خاص و عام بخوبی واقف ہے۔ ہر ہوشمند مسلمان مضطرب ہے کہ اس کا یہ محبوب دینی مرکز شوکتِ اسلامی کا مظہر۔ عالم اسلام کیلئے زیادہ سے زیادہ دینی فائدہ پہنچانے کیلئے مستعد رہے۔ چنانچہ ڈھائی سال قبل چند درد مند حضرات نے سیدی حضور مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ کی اجازت سے دار العلوم مظہر اسلام بریلی شریف کیلئے تعمیری پروگرام رکھا۔ اور اس تحریک سے ناعاقبت اندیشوں کی بلاوجہ مخالفت کے باوجود اپنے قدم آگے بڑھاتے رہے۔ بکرمہٖ تعالیٰ تعمیری سلسلہ کا پہلا دور ۳۰ر شعبان المعظم ۱۳۸۴ھ مطابق ۷ر جنوری ۱۹۶۵ء کو پورا ہو گیا۔ بصرف خرچ تقریباً چالیس ہزار کے مکان و کوٹھی کی رجسٹری مکمل ہو گئی۔ مزید ضروری املاک وغیرہ کی خریداری کی طرف توجہ دیجا رہی ہے۔

چونکہ اہلسنت کے اس محبوب مرکز کے افادیت کی بقا بغیر کسی دستور اور دستوری نظام کے ممکن نہ تھی اسلئے قوم و ملت کے سامنے یہ دستور (مرتبہ حضرت الحاج مولانا غلام محمد خان صاحب ناگپوری) جو حضرت مولانا مفتی محمد برہان الحق صاحب صدر، کل ہند جماعت رضائے مصطفےٰ و حضرت مولانا سید غلام جیلانی صاحب میرٹھی صدر مجلس منتظمہ رضوی دار العلوم مظہر اسلام بریلی کا منظور شدہ بھی ہے بہ اجازت شاہزادہ اعلیٰ حضرت حضرت الحاج مولانا شاہ محمد مصطفےٰ رضا خان صاحب مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ محلہ سوداگران بریلی شریف شائع کیا جا رہا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ انشاء المولےٰ تعالیٰ بہت جلد دستور اور دستوری نظام سے ملت پورا پورا فائدہ اُٹھائے گی۔

المکلف

فقیر سید محمد حمایت رسول القادری الرضوی الحامدی المصطفوی غفرلہ

صدر ریلیف کمیٹی مرکزی جماعت رضائے مصطفےٰ نزد جامع مسجد بریلی

یکم رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ مطابق ۵ جنوری ۱۹۶۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین

اولویات

(۱) اس ادارہ کا نام رضوی دار العلوم مظہر اسلام (بریلی) ہوگا۔

(۲) اس ادارہ کے سرپرست مقتدائے اہل سنت شاہزادۂ اعلیٰ حضرت العلامۃ الحاج مولانا الشاہ محمد مصطفےٰ رضا خان صاحب مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ ہیں۔ اس ادارہ کی بنیاد ربیع الاول ۱۳۵۶ھ میں بمقام مسجد بی بی جی شہر بریلی میں رکھی گئی تھی۔ آپ کی سرپرستی میں یہ دار العلوم ترقی کے مدارج طے کرتا گیا۔ حسب ارشاد حضور مفتی اعظم ہند ممدوح مدظلہ الاقدس یہ دار العلوم اپنے تمام شعبوں شاخوں اور منقولہ وغیر منقولہ املاک سمیت تمام دنیائے اہل سنت وجماعت پابند مسلک اعلیٰ حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دینی و مذہبی تعلیم کیلئے حسب دستور ہذا وقف فی سبیل اللہ تعالیٰ متصور ہوگا جس میں بحیثیت ملکیت کسی طرح وراثت جاری نہیں ہوگی۔

(۳) رضوی دار العلوم مظہر اسلام بریلی کے تمام انتظامی امور ہندوستان کے سُنّی مسلمانوں کے ہاتھوں میں رہیں گے۔

(۴) سنی مسلمان سے مراد ہر وہ مسلمان ہے جو اعلیٰ حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کے مسلک کا ماننے والا ہو۔ اور کتاب مستطاب "حسام الحرمین" کا مصدق ہو۔ "الکوکبۃ الشہابیہ" کو تسلیم کرتا ہو۔ دستور میں لفظ سنی سے یہی مسلمان مراد ہوگا۔

(۵) اس دستور میں جہاں کہیں لفظ "دار العلوم" استعمال ہوگا اس سے مراد رضوی دار العلوم مظہر اسلام بریلی ہوگا۔

(۶) دار العلوم کے ہر شعبہ میں خواہ مجلس تولیت یا مجلس عمل صیغۂ تدریس و تعلیم ہو

۱۵۹

شاہ محمد مصطفےٰ رضا خان بریلوی مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ رہینگے۔

(۲۱) مجلس تولیت دائمی ہوگی۔ اگر اس میں سے کوئی جگہ خالی ہوئی تو مجلس تولیت حسب دفعہ ۴، و۶ و حسب صراحت دفعہ ۱۸ اس جگہ کو پُر کرلیگی۔

(۲۲) حسب دفعہ ۱۸ مجلس تولیت کے ارکان مندرجہ ذیل حضرات ہیں۔

اراکین مجلس تولیت

(۱) شہزادہ اعلیٰ حضرت مقتدائے اہلسنت العلامہ مولٰنا الحاج الشاہ محمد مصطفےٰ رضا خان صاحب بریلوی دامت برکاتہم القدسیہ مفتی اعظم ہند (صدر متولی تاحیات)

(۲) نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضرت مولٰنا محمد ابراہیم رضا خان صاحب عرف جیلانی میاں مدظلہ العالی بریلی

(۳) حضرت مولٰنا حسنین رضا خان صاحب مدظلہ العالی کانکر ٹولہ۔ بریلی

(۴) جناب مولٰنا ساجد علی خان صاحب قبلہ خواجہ قطب۔ بریلی

(۵) جناب مولانا ادریس رضا خان صاحب قبلہ عرف لالہ میاں صاحب سوداگری محلہ۔ بریلی۔

(۶) جناب احمد حسن خان صاحب عرف لاڈلے میاں صاحب محلہ سوداگران۔ بریلی۔

(۷) جناب خلیل الرحمٰن خان صاحب .. .. .. محلہ سوداگران۔ بریلی

(۸) جناب فضل الرحمٰن خان صاحب .. .. .. محلہ سوداگران۔ بریلی

(۹) برہان الملۃ حضرت مولٰنا مفتی محمد برہان الحق صاحب مدظلہ العالی دار السلام جبل پور

(۱۰) حضرت مولٰنا سید محمد مدنی میاں صاحب مدظلہ العالی کچھوچھہ مقدسہ ضلع فیض آباد

(۱۱) سید العلماء حضرت مولٰنا سید شاہ آل مصطفےٰ صاحب مدظلہ العالی مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ

(۱۲) حضرت مولٰنا حبیب اللہ صاحب مدظلہ العالی صدر مدرس و مفتی جامعہ نعیمیہ مراد آباد

(۱۳) استاذ العلماء حضرت مولٰنا عبد العزیز صاحب مدظلہ العالی مبارکپور ضلع اعظم گڈھ

(۱۴) مجاہد ملت حضرت مولٰنا حبیب الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی دھام نگر ضلع بالیسر کٹک اڑیسہ

(۱۵) حضرت مولٰنا مفتی محمد عبد الرشید خان صاحب مدظلہ العالی جامعہ عربیہ نعل صاحب ناگپور

(۱۶) حضرت مولٰنا محبوب علی خان صاحب سنی بڑی مسجد مدن پورہ بمبئی

(۱۷) حضرت مولٰنا مفتی محمد رضوان الرحمٰن صاحب جامع مسجد اندور

(۱۸) حضرت الحاج مولٰنا غلام محمد خان صاحب تنظیم باغ اتوارہ اسٹیشن ناگپور

(۱۹) جناب مولٰنا ضیاء المصطفےٰ صاحب گھوسی ضلع اعظم گڈھ

(۲۱) جناب مولانا [illegible]

۱۲۹

کے متعلق جب یہ تصدیق ہو کہ وہ دفعہ ۴، ۶، ۱۹ کا حامل نہیں ہے تو مجلس تولیت اسے علیٰحدہ کرکے دوسرا رکن حسب صراحت دفعہ ۱۸ مقرر کردیگی

(۲۴) باستثناء حضور مفتی اعظم ہند مدظلہ الاقدس بعد میں ہر صدر متولی کا انتخاب مجلس تولیت ہی حسب صراحت دفعہ ۲۰ کریگی۔ اگر سابق صدر متولی کسی صاحب کی نسبت تقرری کا خیال ظاہر کریں تو اسکی رعایت رکھی جائیگی جبکہ یہ اظہار شرعی گواہوں سے ثابت ہو۔

مجلس تولیت کے اختیارات

(۲۵) مجلس تولیت کی اکثریت کا فیصلہ پوری مجلس تولیت کا فیصلہ ہوگا۔ جو دار العلوم سے متعلق تمام نظام اور شعبوں پر قانوناً نافذ ہوگا۔

(۲۶) مجلس تولیت کا نصاب (کورم) کم از کم سات ارکان کا ہوگا۔ جن میں چار حضرات متعلقین خاندان اعلیحضرت کے علاوہ ہونگے۔ اور تین حضرات خاندان اعلیحضرت قدس سرہ سے ہونگے۔

(۲۷) مجلس تولیت کو اختیار ہوگا کہ وہ دار العلوم کی بقا اور اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کیلئے مجلس منتظمہ کی تشکیل کی ذمہ داری آل انڈیا جماعت رضائے مصطفےٰ کو سپرد کردے یا خود تشکیل دے۔

(۲۸) مجلس تولیت کو اختیار ہوگا کہ ضرر رساں صورت میں کسی بھی رکن مجلس عمل یا پوری مجلس عمل کو برطرف کردے اور دوسری مجلس عمل کی تشکیل دے یا دینے کے احکام جاری کرے۔

(۲۹) دار العلوم کے کل اوقاف و املاک منقولہ و غیر منقولہ مزید املاک کی خرید الحاق اور تصرفات حسب مذہب حنفی باتباع فتاوائے اعلیحضرت قدس سرہ مجلس تولیت کی ذمہ داری و اختیار میں ہونگے۔

(۳۰) مجلس تولیت کے دو اجلاس سال بھر میں ضروری ہونگے۔ ویسے مجلس تولیت جب ضرورت ہو اپنا جلسہ طلب کرسکتی ہے۔

(۸۱) مجلس منتظمہ کے کسی بھی رکن یا عہدیدار کا استعفاء صدر مجلس منتظمہ اور عہدیدار ہو تو نائب صدر کو دیا جا سکیگا اور منظوری مجلس عمل کی کارروائی سے ہوگی۔ اور اسکے علیحدہ کرنیکی کارروائی مجلس منتظمہ کے فیصلہ اور صدر مجلس تولیت کی منظوری سے ہوگی۔

(۸۲) بیک وقت تہائی یا تہائی سے زیادہ ارکان مجلس منتظمہ کے استعفاء کا منظور ہونا یا انکا علیحدہ کرنا مجلس منتظمہ کی کارروائی کے بعد مجلس تولیت کے فیصلہ سے مکمل ہوگا۔

(۸۳) کسی بھی رکن مجلس تولیت یا زیادہ ارکان استعفاء صدر مجلس تولیت کے توسط سے پیش ہوگا۔ اور مجلس تولیت کے فیصلہ کے بعد کارروائی مکمل ہوگی۔

(۸۴) عبوری دور کیلئے جسکی مدت تین سال ہے۔ مندرجہ ذیل حضرات مجلس منتظمہ کی حیثیت سے نامزد ہونگے

عہدیداران (۱) صدر جناب مولانا سید غلام جیلانی صاحب مدرسہ اسلامیہ اندرکوٹ میرٹھ (۲) نائب صدر جناب مولانا ساجد علی خان صاحب خواجہ قطب بریلی (۳) نائب صدر۔ جناب مولانا غلام محمد خانصاحب جامعہ عربیہ ناگپور (۴) نائب صدر۔ جناب مولانا بدر الدین صاحب براؤن شریف بستی (۵) نائب صدر و ناظم جنرل۔ جناب مولانا محمد حسنین رضا خانصاحب کانکر ٹولہ بریلی (۶) ناظم مالیات جناب سید حمایت رسول صاحب ریٹائرڈ گارڈ نزد جامع مسجد بریلی (۷) نائب ناظم مالیات۔ جناب سجاد حسین صاحب براہم پورہ بریلی (۸) نائب ناظم مالیات و انسپکٹر محکمہ مالیات۔ جناب خلیل الرحمٰن خان صاحب سوداگران بریلی (۹) ناظم تعلیمات۔ جناب مولانا تحسین رضا خان صاحب کانکر ٹولہ بریلی (۱۰) نائب ناظم تعلیمات۔ جناب مولانا مجیب السلام صاحب موضع ادری ڈاکخانہ اندارہ اعظم گڈھ (۱۱) خازن۔ جناب محمد حسیب صاحب سنسار بوٹ ہاؤس بریلی (۱۲) محاسب۔ جناب سید ارشد حسین صاحب وکیل بزریہ عنایت گنج بریلی (۱۳) چیف آرگنائزر۔ جناب مولانا علی محمد صاحب دھوراجی راج پیپلا گجرات۔

ارکان (۱۴) جناب مولانا محمد رضوان الرحمٰن صاحب مفتی اندور مالوہ (۱۵) جناب مولانا سید مظفر حسین صاحب کچھوچھوی ممبر پارلیامنٹ فیروز شاہ روڈ 14,E نئی دہلی (۱۶) جناب مولانا سید شاہ اسرار الحق صاحب سیرت کمیٹی کوٹہ (۱۷) جناب مولانا اشتیاق احمد صاحب نظامی دائرہ شاہ اجمل۔ الہ آباد (۱۸) جناب مولانا ابو الوفا صاحب فصیحی محلہ خدائی پورہ غازی پور (۱۹) جناب مولانا ارشد القادری صاحب مدرسہ فیض العلوم جمشید پور (۲۰) جناب مولانا تقی الدین صاحب ہبلی دھارواڑ (۲۱) جناب مولانا محمد حسین صاحب اجمل العلوم سنبھل مراد آباد (۲۲) جناب مولانا شاہد رضا خان صاحب محلہ بھورے خان پیلی بھیت (۲۳) جناب مولانا قاری محمد نذیر الکریم صاحب لال مسجد مراد آباد (۲۴) جناب حافظ مولوی ظہیر الدین صاحب مدیر استقامت کانپور (۲۵) جناب سیٹھ اسمٰعیل جانی صاحب سکریٹری سنی جمعیۃ العلماء عبد الرحمٰن اسٹریٹ بمبئی (۲۶) جناب سیٹھ اسمٰعیل صاحب مالک فرم حاجی کریم نور محمد اتوارہ ناگپور (۲۷) جناب نذیر احمد صاحب ایڈوکیٹ اڈونی ضلع کرنول (۲۸) جناب صوفی اقبال احمد صاحب مدیر نوری کرن بریلی (۲۹) جناب سید اعجاز حسین صاحب بہاری ٹولہ بریلی (۳۰) جناب ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب رچھپال بریلی (۳۱) جناب محمد سمیع خان صاحب جسولی بریلی۔ تمت بالخیر

(دستخط) مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ فقیر مصطفیٰ رضا قادری نوری غفرلہ

نقشہ برائے تعمیر عمارت
رضوی دارالعلوم منظر اسلام
بریلی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

[illegible]

حضرت مفتی اعظم ہند قبلہ کی اوپر لکھی اصل تحریر مبارک بہ آسانی پڑھ لینے کیلئے کاتب سے لکھوا کر ذیل میں پیش کیجا رہی ہے

الحمد للہ۔ رضوی دارالعلوم منظر اسلام (نزد مسجد سٹی اسٹیشن بریلی شریف) کا افتتاح ۹ ذیقعدہ ۹۰ھ روز یکشنبہ ۱۸ جنوری ۱۹۷۰ء کو میں نے کیا۔ مولیٰ کریم عزوجل کا شکر ہے کہ یہ مدرسہ برابر ترقی کر رہا ہے۔ اس وقت سوا دو سو بچے تعلیم پا رہے ہیں۔ چھ ابتدائی درجے کھلے ہیں۔ آٹھ مدرسین اور ایک حافظ قاری تعلیم دے رہے ہیں۔ موجودہ عمارت بالکل ناکافی ہے۔ انھیں درجوں میں کچھ اور طلبا داخل ہوں تو انھیں کیلئے دقت ہوگی مزید درجوں کیلئے تو جدید عمارت لازمی ہے۔ برادران اہلسنت عموماً۔ خصوصاً نوری رضوی اخوان طریقت ضرور ضرور فوری توجہ فرماکر ممنون کرم فرمائیں اور اپنے کو اجر عظیم کا مستحق بنائیں ایسی بھرپور امداد و اعانت کریں اور کرتے رہیں کہ جلد سے جلد اسکے لائق عمارت بن جائے۔ اگر اہلسنت اسکی طرف جیسی چاہیے ویسی توجہ کر دینگے تو بعونہ تعالیٰ وکرمہ خود ہی اپنی آنکھوں جلد ہی اس مدرسہ کو ایسی اعلیٰ یونیورسٹی دیکھ لینگے جسکی نظیر نظر نہ آئیگی مسلمانوں ہی کے عام چندوں سے مسلمان کہلانے والوں نے کیسے کیسے اسکول اور مدارس جاری کئے اور یونیورسٹی بنائی ہے جس میں مذہب اہلسنت کی تکذیب ہوتی ہے۔ خدارا اے سنی مسلمانوں کمر ہمت باندھو سنی مذہب کی حمایت اور اپنے بچوں کی اچھی تعلیم و تربیت کے لئے اس مدرسہ منظر اسلام کو بے نظیر یونیورسٹی بنادو۔ مولیٰ تعالیٰ توفیق دے۔ آمین دعا از من واز جملہ جہاں آمین۔ جناب محترم سید حمایت رسول صاحب زید کرمہ کی صحت و عافیت ہونے کی اور انکی پریشانیاں دور ہو نیکی میں بھی دعا کرتا ہوں اور برادران اہلسنت بھی سب دعا کریں اور اسکی امید صاحب کی آرزو سے زیادہ یہ مدرسہ جلد ہی یکتا یونیورسٹی بن جائے آمین۔ فقیر مصطفےٰ رضا خاں غفرلہ۔ یکشنبہ ۱۶ شعبان ۱۳۹۰ھ ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۰ء

گرامی منزلت حضرت علامہ ازہری میاں صاحب قبلہ جانشین سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان

بعد ہدیۂ سلام مسنون قدم بوسی!

عرض خدمت یہ ہے کہ بعض مخالفین و حاسدین بڑی شدت سے یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ آپ کے برادر گرامی مولانا ریحان رضا خاں صاحب نے آپ پر کفر کا فتویٰ دیا تھا۔ آخر اس امر کی حقیقت و واقعیت کیا ہے؟ اہلسنت میں کافی بے چینی پائی جاتی ہے لہٰذا آپ اصل حقیقت سے ہمیں آگاہ فرمائیں نوازش و کرم ہوگا فقط والسلام

نیاز کیش
عبدالعزیز خاں اشرفی
ناگپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وآلہ واصحابہ اجمعین

اس الزام کی واقعیت بتانا میری ذمہ داری نہیں ہے لہٰذا اس کے بارے میں مجھ سے سوال کرنا چہ معنی دارد۔ جو لوگ یہ الزام مجھ فقیر پر لگا رہے ہیں اس کا ثبوت انہیں کے ذمہ ہے لہٰذا وہی اس کی واقعیت بتائیں اور ثبوت بہم پہنچائیں کہ فقیر کو میرے بھائی مولانا محمد ریحان رضا خاں نے کافر بتایا ہے اور ساتھ ہی ساتھ وہ یہ بھی بتائیں کہ کس بنیاد پر کافر کہا ہے۔ اور ان کے ذمہ یہ بھی لازم ہے کہ جس بنیاد پر وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ممدوح مذکور نے مجھے کافر کہا ہے اس بنیاد کا بھی وہ ثبوت بہم پہنچائیں، اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے اور ہم کہہ دیتے ہیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ مدعیان قیامت تک مر کر بھی ثبوت لانے سے عاجز رہیں گے، تو اب یہ لوگ یہ بھی بتائیں کہ بے ثبوت شرعی کسی مسلمان کو کافر کہنے والے کا کیا حکم ہے؟ اب کھل گیا کہ یہ الزام جو مجھ فقیر کو دیا جاتا ہے وہ بحمدہ تعالیٰ میرے سر نہیں بلکہ الزام دینے والے سلسلۂ رضویہ کے حاسدین اور ہم دونوں بھائیوں کے بلکہ پورے خانوادۂ رضویہ کے یہ دشمن اس میں خود گرفتار ہیں۔

ظاہر ہے کہ انہوں نے صرف مجھے ہی مورد الزام نہ ٹھہرایا بلکہ میرے برادر بزرگوار کو بھی اسی رسی میں گرفتار کرنے کی کوشش کی اور اس طرح ان معاندین نے ایک تیر سے دو شکار کیے لیکن بحمدہ تعالیٰ میں اور میرے بھائی اس الزام بے بنیاد سے بری ہیں اور یہ الزام انہیں حاسدین رضویت کے سر ہے کہ جو کسی کو بے ثبوت شرعی کافر کہے بحکم حدیث کفر اسی پر لوٹتا ہے۔ ان حاسدین کے ہاتھ سوائے ان چند اشتہارات کے کچھ نہیں جن میں میرے برادر بزرگوار کا نام بھی نہیں اور نام بھی ہو تو محض اشتہاری باتیں حجت شرعیہ نہیں تو ثبوت شرعی سے ان کے ہاتھ بحمدہ تعالیٰ خالی ہیں اور میرے لئے بفضلہ تعالیٰ براءت کیلئے یہی کافی۔

ازالہ ان پر ہے کہ میرے برادر بزرگوار نے اشتہارات سے، بہیڑی کے جلسۂ عام میں برسر منبر اپنی برأت و بیزاری کا اعلان بباتگ دہل فرمایا اور اسے مداریوں کا تماشہ بتایا۔ اس اعلان کا کیسٹ بحمدہ تعالیٰ فقیر کے پاس موجود اور دیگر افراد کے پاس محفوظ ہے۔ پھر بھی یہ حاسدین میری تکفیر کا الزام میرے بھائی کے سر رکھتے ہیں حالانکہ وہ اس الزام سے انکاری ہیں، اور جب وہ اس الزام سے انکاری ہیں تو نہ میں ملزم اور نہ میرے بھائی پر کوئی الزام ثابت - اور جب الزام ثابت ہی نہیں بلکہ میرے سے الزام ہی نہیں کہ وہ اس سے منکر ہوئے اب اسے انکار مانیں یا کچھ اور، بہر حال الزام تکفیر زائل، اور جب اس سلسلہ میں جو نہیں چاہیے تھا وہ خود کر گئے تو ان کی موہوم تشہیر کی کیا ضرورت؟ مجھے نہیں معلوم کہ یہ تشہیر کس نے کی -

قالہ بفمہ وامر برقمہ

الفقیر محمد اختر رضا القادری الازہری

شب ۲۶ ذی الحجہ ۱۴۱۶ھ

۲۶ مئی ۱۹۹۶ء

اتحادی معاہدہ خانوادۂ رضویہ

ہم جملہ فرزندانِ حضرت مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان مندرجہ ذیل امور باتفاق رائے طے پائے۔

(۱)- ہم لوگوں میں سے کسی جانب سے کسی دوسرے کے حق میں کوئی ایسی بات صادر نہ ہوگی جو باہمی دلآزاری اور رنجش کا سبب ہے ۔

(۲)- ہم لوگ مسلک و مرکز کے وقار و مفاد کو ذاتی وقار و مفاد پر مقدم جانیں گے ۔

(۳)- ہم میں سے کسی کے ساتھ تعلق رکھنے والے کسی فرد کے بارے میں اگر یہ بات ثبوت شرعی کے ساتھ ثابت ہوگی کہ اسکا کوئی قول و فعل خانوادۂ رضویہ میں نفاق کا باعث بنا ہے تو اس آدمی سے قطع تعلق کر لیا جائیگا ۔

(۴)- حضور سیدی مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے عرس چہلم کے موقع پر جو فیصلہ کیا گیا ہے ہم سب اسکے پابند رہینگے ہم میں سے کوئی اس فیصلہ کی قولاً یا عملاً خلاف ورزی نہیں کریگا اور نہ دوسروں سے کرائیگا ۔

(5) رضوی دار العلوم منظر اسلام سنی بریلی شریف کا دستور و نظام حضرت مفتی اعظم کی تحریرات و خواہشات کے مطابق ہوگا اور خاندانی دستوری کمیٹی وہ ہوگی جو معاہدے کے ساتھ منسلک ہے کیونکہ حضرت کی تحریر کے مطابق مولانا اختر رضا خاں صاحب دار العلوم ھذا کے صدر ہیں ۔

(6) مولانا اختر رضا خاں صاحب و مولانا منان رضا خاں صاحب کے قائم کردہ ادارہ اشاعت تصنیفات رضا کے معاملات و ایک دوسرے کے کاموں میں کسی کو دخل اندازی کا حق نہیں ہوگا ۔

(7) مکانِ اعلیٰ حضرت جسمیں مولانا اختر رضا خاں صاحب و منان رضا خاں صاحب سکونت پذیر ہیں انکی سکونت میں کوئی حارج نہیں ہوگا ۔

(8) افراد خاندان کے اندر اگر کبھی کوئی اختلاف رائے پیدا ہو تو اسکو خاندان کے افراد ہی ملکر طے کرینگے اسکو تقریراً یا تحریراً کسی طرح بھی عوامی سطح پر نہیں لایا جائیگا ۔

[illegible]

محمد منان رضا خاں [illegible]

مجلس علماء ملفوظات (۲)

کمیٹی رضوی دار العلوم منظر اسلام نزد سنی مسجد اسٹیشن بریلی شریف

عہدہ	نام
سرپرست	حضرت مولانا شاہ محمد ریحان رضا خاں صاحب رحمانی
صدر و متولی	حضرت مولانا شاہ محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری
نائب صدر	حضرت مولانا شاہ سبطین رضا خاں صاحب
نائب صدر	حضرت مولانا شاہ خالد علی خاں صاحب
ناظم اعلیٰ	حضرت مولانا منان رضا خاں صاحب
نائب ناظم	حضرت مولانا انجم رضا خاں صاحب
خازن	جناب عبد الحسیب صاحب عرف مرحوم الحق نعمانی
محاسب	حضرت مولانا تحسین رضا خاں صاحب
نگران	جناب محمد رضا خاں صاحب
ممبران	۱- سراج رضا خاں صاحب ۲- توصیف رضا خاں صاحب ۳- رضا الرحمن خاں صاحب ۴- ضیاء الرحمن خاں صاحب

محمد منان رضا خاں ناظم

مجلس تولیت کی تشکیل سابق دستور مطبوعہ کے مطابق ہوگی

نوٹ: جناب مولانا منان رضا خاں صاحب اس ادارہ کے تاحیات ناظم اعلیٰ رہیں گے۔ مدرسہ کی [illegible] ابتدا [illegible] اور [illegible] حالات میں منتقل ہو کر [illegible] حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے دستور کے مطابق چلتے رہیں گے [illegible]

محمد منان رضا خاں [illegible]

۸۶

[illegible] دسمبر [illegible]

برادرِ عزیز، حضرت [illegible]

وعلیکم السلام ثم السلام علیکم

تمہارا تحریر نامہ موصول ہوا – خود میرا بھی یہی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۸۶/۹۲

اہلسنت کی جماعت کا دفاع پائندہ باد
مسلکِ احمد رضا خاں تا ابد تابندہ باد

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

ناموسِ اعلیحضرت کو داغدار کرنیکی ناپاک کوشش کا بھیانک انجام

اللہ ربّ العزت نے کچھوچھہ مقدسہ کے خطباء علماء کو بے نہایت دنیاوی عزت و شہرت سے نوازا تھا۔ جس کا شکریہ بارگاہ ایزدی میں ادا کرنے کے بجائے ابلیس کی طرح کبر و غرور اور بڑائی و نخوت کے زبردست نشے نے ان لوگوں کو بھی بدمست کردیا۔ نتیجتاً دنیا کے سارے پیرانِ کرام اور اکابر علمائے عظام کی عزت و آبرو سے کھلواڑ کرنے لگے۔ کہیں اعلیحضرت مجدد اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ادبی غلطی کرنے کا مجرم گردانا۔ تو کہیں مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمت کی شانِ افتاء پر تنقیص کی کوشش کی۔ کبھی فقیہہ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب قبلہ امجدی شارح بخاری کو جاہل و اجہل لکھ مارا۔ بالخصوص جانشین مفتیٔ اعظم حضرت علامہ ازہری صاحب قبلہ پر تو گالیوں کی بوچھار ہی کردی۔ بلکہ وہ کون سے ناشائستہ و نازیبا الفاظ ہیں جو حضور ازہری صاحب قبلہ کیلئے استعمال نہ کئے گئے ہوں۔

دیکھئے ہاشمی میاں کی کتاب کملی اور احمد اشرف کی تصنیف تحفۂ نور۔ دونوں کتابوں کے ہر ایک لفظ اپنے اپنے مصنف کی اصلیت کا پتہ دینگے۔ کتاب کے مطالعہ سے سکتہ طاری ہوجائے گا، کلیجہ دہل جائے گا، بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجائیں گے۔ کہ خود کو اولاد رسول کہلانے کا دعویٰ اور نائبین رسول پر اس قدر غلیظ حملے جس پر ہر عامی و جاہل بھی تف کررہا ہے۔ ہر طرف سے لعنتیں بھیجی جارہی ہیں۔ حتیٰ کہ محدث اعظم ہند علیہ الرحمت کے مریدین و معتقدین بھی اپنے پیرزادگان کو لعن طعن کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ اور کیوں نہ ہوں کہ اشرفی میاں نے جنہیں قطب الاقطاب کہا۔ حضور محدث اعظم جن کی عظمتوں کا خطبہ زندگی بھر پڑھتے رہے۔ جن کو ہمیشہ اعلیحضرت اور مجدد اعظم کہتے رہے جن کی زبان و قلم کو خدا کی حفاظت میں ہونے کا دعویٰ کرتے رہے۔ جن کی بارگاہ میں زانوئے ادب تہہ کرنے کو زندگی کا عظیم سرمایہ سمجھتے رہے۔ آج ان کی اولاد اعلیحضرت کو ادبی غلطی کرنے کا مرتکب کہہ کر اپنے والد محدث اعظم کی ذات کو بھی مجروح کررہی ہے۔ اور حضور اشرفی میاں کو بھی قبر میں تڑپا رہی ہے بلکہ ابھی حال میں ہی اپنے عظیم اشرفی بزرگ جسے خود بھی شیخ المشائخ اور سرکار کلاں کہتے ہیں انھیں کلکتہ لاکر ناموس اعلیحضرت پر گھناونے حملے والے جلسہ کا صدر بنا کر جو ذلیل و رسوا کیا ہے۔ اب شاید تازندگی وہ ان لوگوں کے جلسہ کی صدارت سے باز رہیں۔ کتنے افسوس کی بات ہے جسے دنیا سرکار کلاں کہے اسے اپنے ہی مرید کی بیٹی کی نکاح خوانی سے روک دیا جائے۔ حتیٰ کہ صرف نکاح کا خطبہ پڑھنے کی خواہش پر بھی نہایت شرمندگی اٹھانی پڑی۔ بلکہ اس پشیمانی کی جھنجھلاہٹ میں مفاہمتی گفتگو کے موقعہ پر حضرت کی زبان سے بار بار یہ جملہ سرزد ہوگیا کہ ابولہب بھی میرا رشتہ دار ہے۔ جبکہ مخاطبین نے فوراً گرفت کرتے ہوئے کہا کہ ابولہب جب آپ کا رشتہ دار ہے تو حضرت آپ بھی ابولہب بھی میرا رشتہ دار ہے۔

بہر حال اس جملہ کی وجہ سے وہ فتوے کی زد میں ضرور ہیں لیکن یہ تمام ندامتیں صرف اور صرف ہاشمی و مدنی میاں وغیرہ کی ناشائستہ اور ناروا حرکتوں کی وجہ سے اٹھانی پڑرہی ہیں۔ عقل سے تو کام اب بھی ہاشمی، مدنی میاں ÷ کیوں اڑانے پر تلے ہو خانداں کی دھجیاں

یہیں تک بس نہیں بلکہ اس کے بعد ہی کلکتہ کلنگا کی مسجد میں سرکار کلاں کے ساتھ جو عظیم حادثہ پیش آیا ہے اسے تا دیر بھلایا نہیں جاسکتا۔ مریدین و متوسلین کے اصرار پر کلنگا کی مسجد میں نماز جمعہ پڑھانے کیلئے تیار ہوئے لیکن لوگوں کی ہنگامہ آرائی پر کہ ابولہب کے رشتہ دار کے پیچھے نماز نہیں ہوگی۔ انھیں مسجد کے دروازے سے ہی واپس کردیا گیا۔ ہائے! کس قدر ٹھیس لگی ہوگی۔ شیخ المشائخ اور سرکار کلاں کہی جانے والی شخصیت کو یقیناً اتنے بھاری بھرکم القاب والی ذات کے ساتھ یہ ایک عظیم سانحہ ہے۔ لیکن ہاشمی اینڈ کمپنی کے کسی فرد کو ابھی ہوش نہیں وہ لوگ تو بریلی شریف کو بدنام کرنے اور ناموسِ اعلیحضرت پر ناپاک حملے کرکے کچھوچھہ کو علمی مرکز اور مدنی میاں کی مجددیت کا کھونٹا گاڑنے کی ناکام کوشش میں ایسے بدمست ہیں کہ علمائے ذوی الاحترام کی شان میں بدزبانی اور توہین کرتے ہوئے سرکار کی ان احادیث کریمہ کو بھی فراموش کر بیٹھے ہیں۔ کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کے مثل ہیں۔ ایضاً عالم کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے ایضاً جس نے ہمارے علما کی تعظیم نہیں کی وہ ہم میں سے نہیں۔ یہ حدیث پاک کے تین ٹکڑے میں نے پیش کردیئے اس کی روشنی میں ہاشمی اینڈ کمپنی کے تمام افراد اپنے چہرے دیکھیں کہ ایک طرف آلِ نبی ہونے کا دعویٰ اور دوسری جانب علمائے اہلسنت کی شان میں گستاخیاں اس موقع پر شاعرِ مشرق کا یہ شعر پڑھیں ؎ یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو ÷ تم سبھی کچھ ہو بتاؤ کہ مسلمان بھی ہو

بریلی شریف کی دشمنی نے گستاخوں کو دنیا میں بھی خائب و خاسر کرنا شروع کردیا ہے چنانچہ ابھی کلکتہ کے اجلاس میں ۱۸، ۱۹ / نومبر ۱۹۹۴ء کو جو رسوائیاں ہوئیں کہ نعرۂ تہنیت کے بجائے گالی گلوج اور مردہ باد کے نعرے لگے۔ حد یہ کہ مجمع سے ہاشمی کے اوپر جوتے چپل بھی چلنے لگے اور ہاشمی کو نہایت شرمندگی کے ساتھ یہ کہتے ہوئے جانا پڑا کہ ؎ بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے۔ کس قدر غیرت کی بات ہے کہ جن کے لئے لوگ پلکیں بچھاتے تھے ان کی قدم بوسی کیلئے بے قرار رہتے تھے انہیں پر جوتے چپل کی بوچھار شاید اب ہوش آجائے ہاشمی اینڈ کمپنی کو لیکن شرم و حیا و عقل ہو تو کام آنے کی امید ہے ورنہ بے حیا باش ہرچہ خواہی کن کا معاملہ ہے ؎ حیا و شرم و ندامت اگر کہیں بکتی ÷ تو ہم بھی لیتے کسی اپنے مہرباں کیلئے۔ مولانا محمد شمیم الزماں قادری دارالعلوم قادریہ حبیبیہ کا فورگلی پیلخانہ ہوڑہ

المشتہر:۔ فیروز احمد سکریٹری مدرسہ ہذا

باب یازدہم

نوادرات تاج الشریعہ

☆ ——— مرادآباد میں فرضی مقدمہ

☆ ——— معاندین کی شرمناک ذلت

☆ ——— زبردست فتح وکامرانی

آج کے دور میں حق وصحیح بات کہنا اور حق کی پاسداری کرانا نہایت ہی دل وگردہ کا کام ہے، مگر علماء حق نے ہمیشہ ظالم وجابر کے سامنے جاء الحق و زحق الباطل کا نعرہ مستانہ لگا کر حق وصداقت کی حفاظت وصیانت کا اہم فریضہ انجام دیا۔ واقعہ گونڈہ سے متعلق حضرت تاج الشریعہ نے مناظر اہل سنت مولانا مشاہد رضا خاں پیلی بھیتی کے فتوی کی تائید کی تھی، جس پر مولوی انتخاب قدیری اور اس کے حواری چراغ پا ہو گئے۔ حضرت کے خلاف پوسٹر وپمفلیٹ شائع کئے ان معاندین کا کلیجہ اس پر بھی ٹھنڈا نہیں ہوا تو مراد آباد شہر کے تھانہ ناگفنی میں ۲۰، نومبر ۱۹۹۶ء کو ایک فرضی ایف، آئی، آر درج کرائی گئی۔ اس رپورٹ کا لب لباب یہ ہے کہ ”مولانا اختر رضا خاں ازہری اپنے دوساتھیوں کے ساتھ محلّہ ناگفنی میں آئے، انہوں نے چھڑی پھینک کر ماری، جس سے میرے اسکوٹر کا توازن بگڑ گیا اور عقب کی لائٹ ٹوٹ گئی۔ اور دولوگ ساتھ تھے، ان کے نام جانتا ہوں مگر دیکھنے پر پہنچان لوں گا، انہوں نے ریوالور نکالا، دھمکی دینے لگے کہ میں تجھے جان سے ماردونگا، تو جام نگر سے بچ کر آ گیا مگر یہاں نہیں بچ سکتا ہے، جان سے مارنے کی دھمکی دیتے ہوئے چلے گئے۔“

جب انتخاب قدیری کی اس تحریر پر پولس وانتظامیہ نے کوئی کاروائی نہیں کی تو ۷رفروری ۱۹۹۷ء کو مراد آباد کورٹ میں استغاثہ دائر کر دیا۔ جس میں اس کالڑ کا انتساب قدیری، اکبر علی اور ولی الرحمٰن کو گواہ کے طور پر رکھا گیا۔ اس کی طرف سے کورٹ میں یہ کاروائی بڑی خاموشی ورازداری سے چلتی رہی، کئی ماہ گزر جانے کے بعد اطلاع ملی، پھر علامہ مولانا عسجد رضا خاں قادری، الحاج محمد افروز رضا، مجیب رضا مرحوم کے ہمراہ راقم السطور مراد آباد پہونچے۔ نقلیں نکلوا کر ماہرین قانون سے صلاح ومشورہ کر کے جواب داخل کیا۔ ۱۷رجون ۱۹۹۷ء کو جانبین سے کورٹ میں بحث ہوئی۔ ان دنوں حضرت تاج الشریعہ عمرہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ حضرت کو پوری کاروائی سے گوش گزار کرنے کے بعد دعا کے لئے عرض کیا، حضرت نے فرمایا کہ ”انشاء اللہ تعالیٰ سچ کی فتح ہوگی۔ اور ایسی فتح ہوگی جس طرح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کو مقدمہ بدایوں میں فتح وکامیابی ملی تھی۔ بالآخر ۱۲رفروری ۱۹۹۹ء کو آخری بحث کی سماعت کرتے ہوئے جسٹس آر، کے، کل شریسٹ نائب ضلع جج مراد آباد نے ہماری دلیلوں کو تسلیم کیا۔ اور حضرت کے حق میں فیصلہ دیدیا۔

فاضل جج آر، کے، کل شریشٹ نے اپنے فیصلہ میں حضرت کی تعریف وتوصیف کرتے ہوئے کہا کہ ”وہ ایک خالص مذہبی شخصیت کے مالک ہیں، ان کا اپنے سماج میں اعلیٰ مقام ہے“۔ فاضل جج نے آگے کہا کہ ”ایسے لوگ جو دور دراز مقام پر رہتے ہیں۔ ان کو ذہنی وجسمانی تکلیف دینے وپریشان کرنے کے لئے اس طرح کے کیس دائر کئے جاتے ہیں۔ ان کا مقصد تنگ کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے وادی کی تمام دلیلوں کو خارج کیا جاتا ہے“۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے معاندین تاج الشریعہ کے تمام مکروہ ومزموم عزائم خاکستر ہو کر تار عنکبوت کی طرح بکھر گئے۔ مقدمہ کا فیصلہ ۸ صفحات پر مشتمل ہے مگر طوالت کے خوف سے صرف دوصفحہ بطور نمونہ پیش ہے۔ یہاں پر راقم حضرت علامہ مولانا عبد المنان کلیمی (شہر مفتی مراد آباد) کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے۔

न्यायालय अष्टम अपर सत्र न्यायाधीश, मुरादाबाद ।

उपस्थित:- श्री आर०के० कुलश्रेष्ठ (एच०जे०एस०)

दाण्डिक पुनरीक्षण संख्या-[illegible] 147/97

श्री अख्तर रजा पुत्र श्री इब्राहीम रजा निवासी मोहल्ला सौदागरान कोतवाली बरेली । ---------निगरानीकर्ता

बनाम

1- उ० प्रदेश राज्य द्वारा जिला शासकीय अधिवक्ता, मुरादाबाद

2-श्री मौलाना मोहम्मद इन्तखाब कदीर पुत्र श्री अलताफ हुसैन निवासी मोहल्ला किसरौल थाना नागफनी, मुरादाबाद -----विपक्षीगण

निर्णय

यह दाण्डिक निगरानी, निगरानी कर्ता अख्तर रजा द्वारा परिवाद सं० 897/96 मौलाना मोहम्मद इन्तखाब बनाम अख्तर रजा अन्तर्गत धारा- 392, 504, 506 आई०पी०सी० थाना मुगलपुरा जिला मुरादाबाद में विद्वान अवर न्यायालय (तृतीय अपर मुख्य न्यायिक मजिस्ट्रेट श्री यू० डी० भट्ट) द्वारा निगरानीकर्ता के प्रार्थना पत्र तलबी पर विचारण हेतु पारित आदेश दिनांक- 8-5-97 के विरुद्ध योजित की गयी है।

निगरानी में निवेदन किया गया है कि विपक्षी सं02 द्वारा [illegible] दायर परिवाद-पत्र पर दिनांक- 7-2-97 को विद्वान मजिस्ट्रेट द्वारा निगरानी कर्ता को तलब कर लिया है । निगरानीकर्ता ने माननीय उच्च न्यायालय में प्रार्थना-पत्र न0 1300/97 प्रस्तुत किया । माननीय न्यायालय ने आदेश का क्रियान्वयन स्थगित कर दिया और न्यायालय को आदेश दिया कि प्रार्थी को तलबी के सम्बन्ध में पुनः सुना जावे । निगरानीकर्ता के विरुद्ध द्वेष भावना से परिवाद प्रस्तुत किया गया है जो आधार रहित है, प्रथम दृष्टया कोई मामला निगरानीकर्ता के विरुद्ध नहीं बनता तथा अपराध जिनमें निगरानी कर्ता को तलब किया गया है उनमें कोई अपराध नहीं बनता है । यह परिवाद महज निगरानी कर्ता को तंग व परेशान करने के लिये किया गया है। परिवादी व साक्षीगण के बयानों में बहुत अन्तर है और परिवादकी पूर्ण कहानी गलत बयानों के आधार पर की गयी है जो विश्वसनीय नहीं है। विद्वान मैजिस्ट्रेट ने विधि सम्मत कार्य नहीं किया है। आदेश दिनांक- 8-5-97 भी विधिसम्मत नहीं है। त्रुटिपूर्ण है। क्योंकि कोई अपराध

[illegible signature] 17.7.97

आदेश दिनांक- 7-2-97 व 8-5-97 खण्डित होने योग्य हैं व निगरानी स्वीकार होने योग्य है। एवं जारी आदेशिका भी निरस्त होने योग्य है।और निगरानीकर्ता अभियुक्त/ दोषमुक्त/उन्मोचित होने योग्य है।

आदेश
========

प्रस्तुत निगरानी स्वीकारकी जाती है विद्वान अवर न्यायालय । मैजिस्ट्रेट । द्वारा पारित प्रश्नगत आदेश दिनांकित- 7-2-97 व आदेश दिनांकित- 8-5-97 निरस्त किये जाते हैं तथा अभियुक्त के विरुद्ध जारी आदेशिका निरस्त की जाती है।एवं कार्यवाही परिवाद लम्बित अवर न्यायालय निरस्त की जाती है। निगरानीकर्ता/अभियुक्त को दोषमुक्त/उन्मोचित किया जाता है।

12.2.99

दिनांक- 12-2-99

।आर.के. कुलश्रेष्ठ ।
अष्टम अपर सत्र न्यायाधीश
मुरादाबाद

निर्णय को हस्ताक्षरित एवं दिनांकित करके आज खुले न्यायालय में उच्चारित किया गया ।

दिनांक- 12-2-99

12.2.99

।आर.के. कुलश्रेष्ठ।
अष्टम अपर सत्र न्यायाधीश,
मुरादाबाद ।

باب دوازدہم

نوادرات تاج الشریعہ

☆——مکتوب نگاری ایک علیحدہ فن

☆——دور جدید میں زوال پزیری

☆——شیر زماں انصاری، مولانا حسیب الرحمٰن حبیبی، مولانا مقبول مصباحی
شاہ تراب الحق قادری، مفتی غلام مجتبیٰ اشرفی، اور مفتی اعظم راجستھان

☆——زمانۂ طالب علمی کی ڈائری

خطوط اور مکتوبات کی ہمیشہ تاریخ میں اہل علم و دانش کے نزدیک افادیت واہمیت رہی ہے۔ آج تاریخ اسلام، سیرت وسوانح اور اسلاف و اخلاف کے ملفوظات و ارشادات ملتے ہیں، ان میں مکتوبات کی بنیادی اور اساسی حیثیت ہے۔ تاریخ پر گہری نظر رکھنے والے بخوبی واقف ہیں کہ باضابطہ مکتوب نگاری ایک موضوع وفن ہے۔ راقم السطور نے ''خطوط امام احمد رضا بریلوی'' (قلمی) پر مکتوب نگاری کے حوالے سے ایک تفصیلی معلوماتی مقدمہ لکھا ہے ۔ حضرت تاج الشریعہ کے مکتوبات بھی کثیر تعداد میں ہیں، یہاں چند بطور نمونہ پیش کئے جا رہے ہیں۔ آج کے مادیت وجدیدیت پسندی نے مکتوبات و خطوط کی اہمیت کو کم کردیا ہے۔ اندیشہ ہے کہ مستقبل میں اہل اللہ کے احوال وآثار مرتب کرنا نہایت ہی دشوار مرحلہ ہوگا۔

جناب شیر زماں مصطفوی انصاری موضع اسماعیل پور پوسٹ دیوی گنج ضلع الہ آباد (اب ضلع کوشامبی) کے رہنے والے ہیں، آپ کی دعوت پر حضرت تاج الشریعہ کی معیت میں راقم السطور کئی بار حاضر ہو چکا ہے، ایک بار حضرت نے تاریخ عنایت فرمائی مگر طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے خط لکھ کر راقم کو جانے کا حکم فرمایا۔ میں نے جلسہ میں تقریر کی اور حضرت کا لکھا ہوا خط پڑھ کر سنایا، پورا مجمع جوش عقیدت میں خوش ہوگیا، خط میں راقم کا بھی ذکر ہے۔

مولانا حبیب الرحمٰن حبیبی مہتمم مدرسہ تجوید القرآن ہوڑہ نے خط لکھ کر شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ کی شکایت کی اور وہ کسی وجہ سے نالاں بھی تھے۔ حضرت تاج الشریعہ نے حضرت شارح بخاری کی حمایت کرتے ہوئے مولانا کے ذہن کو صاف کیا مولانا مقبول احمد مصباحی بانی جامعہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی دہلی کو عربی مجلّہ شائع کرنے پر مبارکباد اور دعائیہ کلمات سے حوصلہ افزائی فرمائی۔ ۱۴/ ذی قعدہ ۱۴۱۸ھ کا تحریر کردہ تفصیلی مکتوب حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری کراچی کے نام ہے۔ مولانا مفتی غلام مجتبیٰ اشرفی صدر مفتی دار العلوم دیوان شاہ بھیونڈی کے خط کا جواب ۳ صفر المظفر ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء کو دیا ہے۔ مفتی اعظم راجستھان علامہ مفتی محمد اشفاق نعیمی بانی دار العلوم اسحاقیہ جودھپور، حضرت تاج الشریعہ کو اکثر اپنے علاقہ میں دعوت دیکر مدعو کرتے تھے، متعدد بار حضرت کے ہمراہ راقم بھی جودھپور حاضر ہوا ہے۔ آپ کے نام ۲ خط ہیں جو ۱۳/ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ/ لکھوا کر بھیجوایا تھا۔

آخر میں حضرت تاج الشریعہ کے زمانہ تعلیم وتعلم جامعۃ الازہر قاہرہ مصر (۱۹۶۳ء) کی رف کاپی کے دوصفحات بطور نمونہ یادگار کے طور پر پیش ہیں۔ ویسے یہ کاپی ۵۰۔۶۰ صفحات پر مشتمل ہے، اسمیں روزانہ کے اسباق کی ترتیب، یادداشت، کچھ ذاتی امور لکھتے تھے۔ اس کو ذاتی یادداشت ڈائری کا نام دیا جاسکتا ہے۔ مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ مولانا مفتی نسیم اشرف ازہری امام وخطیب جامع مسجد ماریشش ہم سبق و بے تکلف ساتھی ہیں۔

174

Hazrat Allama Maulana Mufti

Mohammed

Akhtar Raza Khan Qadri Azhari

President: All India Sunni Jamiatul Ulema

Head Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly.

82, Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif

U.P. 243003. (INDIA) Tel: 72166



حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری

قائم مقام حضور مفتی اعظم

صدر: آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء

صدر مفتی: مرکزی دارالافتاء بریلی شریف

۸۲ سوداگران، بریلی شریف، یوپی، (انڈیا)

Ref. No. ________ حوالہ نمبر

Date: تاریخ ۱۲ اپریل ۱۹۹۵ء

۷۸۶

بجملہ سنی برزمان حضرات و احباب اہلسنت یوپی سلام مسنون و دعاء مقرون

میں سنہ [illegible] کر گیا تھا اور حاضری کا مصمم ارادہ تھا مگر کئی دن سے مجھے اسہال کی شدت ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہے

[illegible] کر نہیں سکا [illegible] وقت [illegible] مصلحت [illegible] اور صورت [illegible] یوپی کا ہوگا [illegible]

ان شاء اللہ صحت یاب ہو کر [illegible] پروگرام [illegible] کی کوشش کروں گا [illegible] جلسہ [illegible]

مناسب جانیں [illegible] اطلاع کریں [illegible] جلسہ کی کامیابی کے لیے دعا گو ہوں والسلام

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

۷۸۶
درسگاہ اہلسنت
مدرسہ عربیہ قادریہ تجوید القرآن
۳۵ پیلخانہ فرسٹ لین ہوڑہ بنگال
MADARSA ARBIA QUADIRYA TAJWEDUL QURAN
35, PILKHANA FARST LANE, HOWRAH-BENGAL

نمبر ۹۱۰/۸۶ تاریخ ۲۳ - جنوری ۱۹۸۷ء

سرتاج علمائے متکلمین سرخیل کملائے دین حضرت علامہ محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری مدظلکم اللہ تعالیٰ علی المفارقین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ

... بخیریت العافیہ۔ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ دارین میں قبل ازیں عریضہ ارسال کے چند سوالات حضور والا میں بذریعہ رجسٹری
... تھا لیکن اب تک کوئی شفقت نامہ موصول نہیں ہوا۔ مزید حاضری کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ ...
... و ہر ممکن فرمائی جائیگی۔ برائے کرم بہت جلد جواب سے نوازیں عند اللہ ماجور ہوں۔ ...
... سے متعلق جو سوال آپکو بذریعہ رجسٹری بھیجا تھا اسکی کاپی شریف الحق صاحب کے پاس بھی رجسٹری
... شریف الحق صاحب نے اسکا جواب تحریر فرمانے کے بجائے صرف استفتاء لوٹا دیا جو مجھے ۳۰ جنوری ۸۷ء کو موصول ہوا
خط کی نقل آپکو بھیجی گئی تھی وہ انہوں نے رکھ لیا ہے۔ یہ جان کر آپ متحیر ہونگے کہ اس لفافے میں بلا جواب
... کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ آج دوبارہ رجسٹری بھیج رہا ہوں دیکھیں کب جواب ملتا ہے! ہم یہ لوگ جھوٹ بولنا ...
... میں یہ الملفوظ کہیں لکھا ہے ضروری تحریر فرمائیں عین عبادت کی نسبت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی
... زور جھوٹ کی نسبت ذرا بھی روا رکھا گیا۔ اگر کبھی کبھی جھوٹ بولنا عین عبادت ہے تو کبھی کبھی جھوٹ ...
... انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طرف کرنا جائز ٹھہرے۔ اگر نہیں تو کیسے اور یہاں تو جس سے جھوٹ بولنے ...
... عبادت ہو وہ عند اللہ فرض ہے؟ اسے جو حق پر جانے وہ کیا ہے اور اس پر کیا حکم شرع ہے؟ جواب والا ...
حسبنا اللہ ... میں خاموش رہا۔ ...

۷۸۶

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible]

لہذا جب فیصلہ ہو چکا تو مزید استفتا کا مطلب سوائے تطویل نزاع کے اور کچھ نہیں جو فریقین سے زیادہ کچھ نہیں کر سکیں نقصان دہ ہے استفتا کے جواب کے [illegible] قاضی محمد عبد الرحیم صاحب [illegible]

للہ سنیت پر رحم کرتے ہوئے اشتہار بازی سے باز رہیے والسلام [illegible]

لکھیں یہ سلسلہ چلے گا۔ ہاں تو آپ شریف الحق صاحب و حفظ اللہ [illegible] آپ کی دعوت دیجیے اور مسجد میں اسنادو

دلیل کر دکھا دے علمائے کرام اور آپ بھی بذات خود موجود رہ سکیں اور ان سے سوال و جواب کا سلسلہ

شروع کیا جائے اور بالآخر کوئی صحیح حل نکل سکے یا مجھے اجازت دیجیے کہ میں ان سے بذریعہ اشتہارات

کا سلسلہ شروع کروں یا کتابچہ کی شکل میں تمام سوالات و جوابات اور مسئلہ تحقیق شدہ شائع کروں

اور تمام مکاتب فکر کے علماء سے ان کے [illegible] خیال کرواؤں ۔

ع سنی و حنفی و چشتی ۔ بلکہ [illegible] ہیں

ع جتنے ضلال ہوئے ہیں اب تک ۔ ان ہی مولویوں کے کرتوت ہیں

ع مولوی دین فروشی کے سبب ہیں ۔ کفر و اسلام میں لڑاتے ہیں

لیکن ذہن ان میں جل گئے آپ ہی ۔ اچھی دیکھیں گا تو سب ہیں

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ

سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین و حزبہ اجمعین آمین والحمد للہ رب العالمین

فقط والسلام مع الاکرام

[illegible]

النوٹ: [illegible] جو استفتا میں آپ کے [illegible]

[illegible]

Hazrat Allama Maulana Mufti
MOHAMMED
AKHTAR RAZA KHAN QADRI AZHARI
President: All India Sunni Jamiatul Ulema
Head Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly Sharif
82, Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif.
U.P. - 243003 (India) • Tel: 0581-472166



مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری
قائم مقام حضور مفتئ اعظم
صدر: آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء
صدر مفتی: مرکزی دارالافتاء بریلی شریف
۸۲ سوداگران، بریلی شریف، یو۔پی۔ (انڈیا)

Ref. No. __________ حوالہ

Date ٧ ذي الحجة ١٤٢٢ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي ونسلم على رسوله الكريم وآله وصحبه حماة الدين القويم.

وبعد!

فقد بلغني أن الأخ الموقر مقبول أحمد المصباحي قد عزم على إصدار مجلة شهرية باللغة العربية، فسررت بهذا النبأ، وكان فرحي به عظيما، أدعو الله سبحانه وتعالى أن يحقق أمله، ويصلح عمله، ويعم النفع بهذه المجلة لسائر أهل السنة والجماعة! ويجعلها منار الهدى لمن حاد عن سبيل الرشاد والجدير بالذكر أن الأخ الفاضل عازم على إصدار عدد هام

حول الإمام أحمد رضا خان - قدس الله تعالى سره - جعل الله تعالى مباركا ما أراد، وكان له خير معين - ورحم الله عبدا قال: آمين!

فقط والسلام

أخوكم في الله

الفقير إلى رحمة ربه الغني

محمد أختر رضا القادري الأزهري غفر له

٧ من ذي الحجة سنة ١٤٢٢ھ

الموافق ٢٠ من فبراير سنة ٢٠٠٢م





Hazrat Allama Maulana Mufti
MOHAMMED
[illegible]htar Raza Khan Qadri Azhari
[P]resident: All India Sunni Jamiatul Ulema
Head Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly.
82, Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif
U.P. 243003., (INDIA) ● Tel: 0581-4?7166

تاج الشریعہ محمد اختر رضا خاں قادری ازہری
قائم مقام حضور مفتئ اعظم
صدر: آل انڈیا سنی جمعیۃ الاسلام
صدر مفتی: مرکزی دارالافتاء بریلی شریف
۸۲ سوداگران، بریلی شریف، یو۔پی۔ (انڈیا)

[illegible]

Ref No. ____________ حوالہ　　　　　　Date: ____________

(1)

مکرمی [illegible] مولانا [illegible] صاحب [illegible] بعد سلام مسنون [illegible] دعا [illegible]

[illegible]

[illegible] کاغذ سے پوچھنا [illegible] اور یہی [illegible]

[illegible] آگے [illegible] جو [illegible]

[illegible] ہے کہ شئ محترم و متقوم سے پوچھنا جائز نہیں مراقی الفلاح و در مختار میں [illegible]

[illegible]

[illegible] منع ہے [illegible]

[illegible] الاحترام [illegible]

[illegible] کا استعمال بھی [illegible] کے لیے ممنوع [illegible]

[illegible] جو [illegible]

[illegible]

[illegible]

٥

أما الورق ففي السراج قيل انه ورق الكتابة وقيل ورق الشجر وأيهما كان فانه مكروه اھ

واقره في البحر وغيره والظاهر ان العلة في ورق الشجر ولعلها كونه علفا للدواب ولنعومته فيكون ملوثا

غير مزيل وكذا ورق الكتابة لصقالته وتقومه وله احترام ايضا لكونه آلة لكتابة العلم ولذا علله في التاتارخانية

بأن تعظيمه من ادب الدين وفي كتب الشافعية لا يجوز بما كتب عليه شيء من العلم المحترم كالحديث والفقه

[illegible] آلة لذلك [illegible] واذا كانت العلة في الأبيض كونه آلة للكتابة كما ذكرناه يؤخذ منها عدم الكراهة

فيما لا يصلح لها اذا كان قالعا للنجاسة غير متقوم كما قدمناه من جوازه بالخرق البوالي الخ ملخصا

[illegible] سادے کاغذ کا [illegible] بھی جائز نہیں کہ یہ بھی آلہ ہے جو ممنوع ہے کما فی رد المحتار ہے فقط واللہ اعلم

[illegible] الخ [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم اھ فتاوی عالمگیریہ میں ہے ولا یستنجی بکاغذ [illegible]

[illegible] اور جب علت منع شئی ہوتے محترم کی بیحرمتی اور اتلاف مال ہے تو [illegible]

[illegible] حوالہ [illegible] فان الحکم مع العلۃ یدور حیث تدور [illegible] آپ نے [illegible]

[illegible] جواز کی تصریح موجود۔ عالمگیریہ میں ہے حکی الحاکم عن الامام أنه یکره استعمال الکواغذ فی ولیمة

[illegible] الاصابع وکان یشدد فیه ویزجر عنه زجرا بلیغا کذا فی المحیط۔ فتاوی قاضیخاں میں ہے وقال [illegible]

[illegible] یکرہ مسح الاصابع بالکاغذ علی المائدۃ لانه تشبه بالفراعنة وانما علیه ان یلحس [illegible]

[illegible] اور [illegible] مکروہ ہے [illegible] اور چوتھی وجہ کی طرف اشارہ [illegible]

[illegible] اور [illegible] وانما علیه ان یلحس فرماکر اشارہ فرمایا

Hazrat Allama Maulana Mufti
MOHAMMED
[illegible]htar Raza Khan Qadri Azhari
President: All India Sunni Jamiatul Ulema
Head Mufti. Central Darul Ifta-Bareilly.
82, Raza Nagar, Saudagran Bareilly Sharif
U.P. 243003. (INDIA) • Tel: 0581-472166

قائم مقام حضور مفتی اعظم
صدر: آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء
صدر مفتی: مرکزی دار الافتاء بریلی شریف
۸۲ سوداگران، بریلی شریف، یو۔پی۔ (انڈیا)

Ref. No. ____________ حوالہ (۳) Date ____________

[illegible] فی ادب [illegible] میں فرماتے ہیں — قال الامام العینی [illegible]

[illegible] شرح [illegible] من الصحابۃ [illegible] اذا کان [illegible]

[illegible] تکرار [illegible] ولکن خرقۃ نفیسۃ فلا بأس به لأنه لا یکون فیه کبر الی أن قال [illegible]

[illegible] فی الغنیۃ من عدم جواز المسح بثیابه والعمامۃ [illegible] فی مسح الید [illegible] أول [illegible]

[illegible] السندی [illegible] أنه یجوز مسح الید علی الکاغذ [illegible]

[illegible] الأصابع ولا یجوز مسح الید علی ثیابه ولا بد [illegible] نقل عن استاذہ

[illegible] علی المندیل الذی یوضع عند الخوان للمسح الأیدی به [illegible] فتاوی [illegible]

[illegible] کاغذ سے [illegible] سوال کیا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کاغذ کی تعظیم کا حکم ہے اگرچہ سادہ ہو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم [illegible] فتاوی رضویہ ج ۲ [illegible]

[illegible]
[illegible] ۱۹۹۸
[illegible]

REGD. NO.
B-221-THANA

PHONE :
23472



DARUL ULOOM DIWAN SHAH

ASHRAF NAGAR, DARGAH ROAD, BHIWANDI-421 302, DIST. THANE, (MAHARASHTRA)

۴۸۷/۹۳   DATE 2-7-95   ۱.۱.۸۲

گرامی قدر و منزلت حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب زید مجدہ

بعد ما ہو المسنون آنکہ جب آپ سے ذاکر حسین صاحب اشرفی نے آپ سے تحریری سوال کیا کہ ① اردو زبان میں ایلچی کے معنی میں لفظ رسول کا استعمال کرنا کیسا ہے؟ آپ نے یہ جواب تحریر فرمایا کہ وہ حرام بلکہ بحکم فقہاء کفر ہے۔ آپ سے زبانی دریافت کرنے معلوم ہوا کہ یہ جواب آپ کے نزدیک درست ہے۔ لھذا دریافت طلب یہ ہے کہ متقدمین یا متاخرین فقہاء کے وہ اقوال کیا ہیں جس سے یہ حکم مصرح یا مستفاد ہے؟ فقہاء کی عبارتیں مع حوالہ کتب و تعیین صفحات نقل فرمائیں تاکہ بحکم فقہاء کفر ہے، کی تائید و توثیق ہو جائے۔

② مجدد دین و ملت امام اہلسنت اعلیحضرت سیدنا امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان کی مندرجہ ذیل عبارتیں منقول از فتاوی رضویہ ملاحظہ فرمائیں ① یہ ہمیشہ ہر طریقے میں ملحوظ خاطر رہے کہ اذن لینے والا یا تو ولی اقرب یا اسکا وکیل یا رسول ہو، یا عورت سے صراحۃ "ہوں" کہلوائے۔ مجرد سکوت پر قناعت نہ کرے (جلد پنجم ص۱۰۸) ② اور سکوتی یہ کہ خود ولی یا اسکا رسول یا ثقہ پرہیزگار (تا آخر) ص۱۱۵ ③ اذن لینے والا جب نہ خود ولی اقرب ہو نہ اسکا وکیل نہ اسکا رسول تو دوشیزہ کا سکوت معتبر نہیں (ص۳۶۳) ④ یا کوئی اجنبی کہ ولی اقرب کا وکیل و رسول نہ ہو جب بکر بالغہ سے اذن مانگے تو اسکا سکوت معتبر نہیں (ص۳۶۷) اور یہ واضح طور پر تحریر فرمادیں کہ فتاوی رضویہ کی مذکورہ عبارتوں میں لفظ رسول کا استعمال بزبان اردو ایلچی اور قاصد کے معنی میں ہے یا کسی اور معنی میں؟ اگر ایلچی و قاصد کے علاوہ کسی دوسرے معنی میں استعمال ہوا ہو تو اوس معنی کی وضاحت فرمائیں۔

③ بزبان اردو ایلچی اور قاصد کے معنی میں لفظ رسول کا استعمال اگر بعض مواقع پر جائز اور بعض مواقع پر حرام بلکہ بحکم فقہاء کفر ہو تو ان مواقع استعمال کا واضح فرق متعدد مثالوں سے بیان فرمائیں۔ اور دونوں صورتوں میں حکم شرعی اقوال فقہاء سے مبرہن اور حوالہ کتب و صفحات کے ساتھ منقول ہو۔ بینوا توجروا

● ایک صاحب نے بنام "اختری مذہب" کتاب لکھی ہے جس میں آپ کا عقیدہ نمبر۲ یہ بتایا ہے کہ اعلیحضرت فاضل بریلوی قدس سرہ معاذ اللہ تعالی مرتکب حرام اور بحکم فقہاء کافر ہیں" اور دوسرے صاحب نے پوسٹر چھپوا کر کثیر تعداد میں تقسیم کیا ہے جسکا عنوان بلفظہ یا دہنس البتہ عنوان جلی کا حاصل یہ ہے کہ علامہ اختر رضا صاحب کے فتوی کی رو سے امام احمد رضا کافر ہیں" اور ہر دو اصحاب نے آپکے جواب مذکور کے رد میں فتاوی رضویہ کی مذکورہ عبارتیں نقل کی ہیں۔ اور آپکے خلاف بڑی تیزی سے پروپیگنڈے پھیلا رہے ہیں۔ لھذا مذکورہ سوالات کے جوابات نہایت ہی سنجیدگی کے ساتھ دلنشین اور موثر انداز میں تحریر فرمائیں۔ جواب بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک روانہ فرمائیں تاکہ ضائع نہ ہو۔ اور زیادہ تاخیر بھی نہ فرمائیں کہ محض جوابات کی خاطر اس ضعیف و نحیف کو بھیونڈی سے بریلی شریف تک دوبارہ سفر کی زحمت اٹھانی پڑے۔ نیز وصول یابی سوالات کا دستخط فرمادیں تاکہ میرے پاس آپکی طرف رجوع کرنے کی سند رہے۔ فقط والسلام

غلام مجتبیٰ اشرفی غفرلہ
صدر مفتی
دار العلوم دیوان شاہ درگاہ روڈ
بھیونڈی ضلع تھانہ (مہاراشٹر)

2 JUL 1995

۷۶۶ مولینا المحترم زید مجدہ السامی - بعد ما ہو المسنون جواب سوال ۱ میں ہندیہ کی عبارت

جس سے جواب ہے - وکذلک لو قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم

یرید بہ من پیغام می برم یکفر ص ۲۶۳ ج ۲ ہندیہ مطبوعہ بیروت لبنان - ہندیہ کے محشی و مصحح

علامہ عبدالرحمٰن بحراوی مصری علیہ الرحمہ نے اسی عبارت حاشیہ میں بالا کا ترجمہ عربی میں یوں کیا

انا رسول یرید بہ اوصل الخبر - مجمع الانہر ص ۶۹۲ ج ۱ مطبوعہ بیروت لبنان میں ہے

ویکفر بقولہ انا رسول ملتقطاً - سردست یہ عبارتیں پیش کی جاتی ہیں اگر تلاش و تتبع

سے بکثرت عبارات دستیاب ہونگی مگر اسکی ضرورت مجھے یہاں نہیں لگی کیونکہ مسئلہ خود اتنا واضح و جلی ہے

کہ اصلاً کسی تصریح کی حاجت نہیں - کون نہیں جانتا کہ اطلاق رسول جبکہ کسی مرسل کی طرف اضافت

نہ ہو اس سے شرعاً و عرفاً رسول اللہ ہی مراد ہوتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

تو رسول مطلق مرسل من اللہ کے ساتھ خاص ہوا - اس کا اطلاق بلا قرینہ مقالیہ صارفہ غیر رسول پر صرف

حرام بلکہ کفر ہوگا اور دلیل یہ کسی جائے گی کہ رسول شرعاً و عرفاً مرسل من اللہ کے لیے

مخصوص و متعین ہو گیا اور یہی لفظ کا معنی متبادر قرار پا چکا تو جب تک قرینہ مقالیہ صارفہ عن

الظاہر نہ ہو حکم وہی ہے جو فقہاء نے دیا اور قرینہ صارفہ اضافت ہے - بالجملہ لفظ رسول

جب اضافت کے ساتھ بولا جائے گا صاف آشکار ہو جائے گا کہ اس جگہ رسول سے وہ

شرعی و عرفی معنی مراد و محتمل نہیں تو وہ حکم نہیں جو فقہاء کرام لفظ رسول کے اطلاق

بے اضافت پر لکھتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم نمبر ۲ ان عبارتوں میں لفظ رسول بمعنی قاصد

مستعمل ہوا ہے اور قرینہ مقالیہ کہ اضافت ہے صاف بتا رہا ہے کہ اس جگہ رسول اپنے شرعی معنی

میں استعمال نہ ہوا اسکا اطلاق غیر رسول پر ممنوع ہے واللہ تعالیٰ اعلم



(۳) تفصیل اوپر گزر چکی ہے جس سے واضح ہوا کہ امام اہلسنت سیدنا اعلیٰحضرت کے کلام میں استعمال مجاز

کی گنجائش ہے و قس علیٰ ضدہا ما یمنع ولضدہا تتبین الاشیاء واللہ تعالیٰ اعلم

Hazrat Allama Maulana Mufti
Mohammed
Akhtar Raza Khan Qadri Azhari
President: All India Sunni Jamiatul Ulema
Head Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly.
82, Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif
U.P. 243003. (INDIA) ● Tel: 72166

۹۲ ۷۸۶
فیض رضا

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری
قائم مقام حضور مفتی اعظم
صدر: آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء
صدر مفتی: مرکزی دار الافتاء بریلی شریف
۸۲ سوداگران، بریلی شریف، یو۔پی، (انڈیا)

پیشکردہ، محمد سعید نوری

Ref. No. ________ حوالہ نمبر

Date: ________ تاریخ

۱۶-۹۲ء

ذوالفضائل الباہرہ حضرت علامہ مفتی محمد اشفاق صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت طرفین نیک مطلوب

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا، ان دنوں حضرت کی طبیعت مسلسل علیل رہی ہے خاص کر [illegible] آپ نے حضرت علامہ مدنی میاں صاحب کی تحریر کا جواب مانگا ہے حضرت نے ان کی تحریر پڑھ کر سنا دی ہے اور حضرت کا جواب اسی لفافہ میں حاضر ہے ملاحظہ فرمائیں اور اپنی رائے کا اظہار کریں۔

فقط والسلام

محمد [illegible]
[illegible]

از فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ
[illegible]

Hazrat Allama Maulana Mufti
MOHAMMED
...tar Raza Khan Qadri Azhari
President: All India Sunni Jamiatul Ulema
Head Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly.
82, Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif
U.P. 243003. (INDIA) ● Tel: 72166

۹۲ ۷۸۶
فیض رضا

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری
قائم مقام حضور مفتی اعظم
صدر: آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء
صدر مفتی: مرکزی دار الافتاء بریلی شریف
۸۲ سوداگران، بریلی شریف، یو پی (انڈیا)

Ref. No. ________ حوالہ نمبر ۔ Date: ________ تاریخ ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ،

ایسے مسائل جن کی بابت ... کوئی صریح جزئیہ نہ ملے ... کسی ماہر و تجربہ کار مفتی کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اور اس مفتی پر لازم ہے کہ اصول شرعیہ پیش نظر رکھ کر حکم صادر فرمائے ـــــ رسول اللہ ... عجلت کر کے فتویٰ دینا ہرگز جائز نہیں ـ

اگر اس نے جب دلیل واحد بالتعیین واضح ہو گئی ہو ، دلیل شرعی نہ ہو تو فوراً اس پر رجوع لازم ہے اور حق کا اعلان کرنا چاہیئے ـ

کسی حرام فی نفسہ کے مباح ہونے کا فتویٰ اسی وقت دیا جائے گا جبکہ وہاں ضرورت متحقق ہو ... الضرورات تبیح المحظورات ، اور کسی کو تحقیق ہو جائے کہ اس ضرورت شرعیہ کا معارض کوئی دوسرا قاعدہ شرعیہ نہیں ہے ـ بعد جبکہ ضرورت ہی متحقق نہیں تو ایسا فتویٰ دینا یقیناً خطا ہے ، ایسی صورت میں اس مفتی پر لازم ہے کہ فوراً رجوع کرے اس کا اجتہاد ... صورت اصابت ... دو اجر اور خطا کی صورت میں ایک اجر کا مستحق ہے ـ

مندرجہ بالا صورتیں علماء کے متعلق ہیں ان میں عوام کو ہرگز دخل نہیں دینا چاہیئے اور ادب بالخصوص کی وجہ سے کسی عالم کی شان میں تنقیص و تحقیر نہ کرنا چاہیئے ـ فاعتبروا یا اولی الابصار ـــــ لیکن معاذ اللہ اگر کوئی اپنے نفس کی خاطر فقہی مسائل کے اندر فتویٰ دے ... تو اگر چہ ... ہے ـ

آگاہ باشد کہ کودکے ناداں
بغلط بر ہدف زند تیرے

یہ مسائل جو سمجھ میں ہی نہ آئیں ... وہ اس حکم کے تحت داخل ہے ـ من افتی بغیر علم ....

اور فقہی ابحاث میں اس کا حکم ہے جس نے کسی ماہر مفتی کی خدمت میں رہ کر فتویٰ نویسی نہ سیکھی ہو ـــــ رہی یہ بات کہ کونسا مسئلہ فرعیہ عملیہ ہے اور کونسا مسئلہ اعتقادیہ ... علماء و فقہاء ... ان مسائل کے ہیں ـــــ ... تو لوگوں کو چاہیئے کہ معتمد ... فقہاء کرام کا حکم تسلیم کر لیں ـ واللہ تعالیٰ اعلم وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

(فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ)

والقرآن الكريم لم يصدر عنه نحو المصطفى أي من المعاني محدود
بأحوال ثقافته لكنه على العكس يخاطب الروح بمنطقها وفيه ما يبهر
عقل سليم. وكذا باعث حياة المعنى بتركيب من الألفاظ لها نباهة حتى
الحياة في دقة التأليف وحسن التصوير وغاية المناسبة حتى
تجد أصغر شيء فيه أكبر ما يمكن يكون. والقرآن أثر كغيره من الآثار الأدبية
وهو صوت صحوة للإنسان فوق ذلك ونجد فيه كل ما يغذي الروح وما
تتلذذ الأذواق الطيبة. ونتيجة لذلك قد يقوم من الناس من شيئا
مبلغا عظيما فضائله وعنوان صحابته وأنزلوا في
قلوبهم وحبوا للتعبد عنه فردوا كيد أعدائه وحملوه في صدورهم
وصدق الله العلي العظيم إذ قال: إنا نحن نزلنا الذكر وإنا له لحافظون
و... ولما جاء القرآن الكريم من فطرة العربي
العالم عند عصر المصطفى فقد كان منح بمنزلة الزمان في عصر...
فما لهم من الآن يرون ضرورته مقتضية فيقبلون. وآداب
القرآن هي آداب الفطرة التي لا يمكن أن تتبدل ... في أشكالها
على مدى الطوائف والجهات من البيئة ولا شيء لمن يمارس الإسلام
هذه الفطرة في تشريك بين الناس والانتظام الجاذبية في جسد بين
الأجسام المتفاوتة.
فالحقيقة التي تنتهي بنا القول إلى أن القرآن الكريم متجاوب مع الفطرة
الإنسانية وآدابه هي آداب الفطرة التي لا تتبدل ولا تتغير مع الأقوام
وبذلك قد ألف بين أجزاء الإنسانية كما جمع بين الأفراد من الشعوب
وبين الشعوب من الأمم بل وجمع شتات الأمم لغيرها
لهذا كان طموح المسلمين ليكونوا على حفظه والفخر للناس كافة ما بين

سياسيه — المواد المعتمدة مع السنة الثالثة جامعة ...

١) حديث [قراءة من البخاري + قراءة من صحيح مسلم - حديث تحليلي]

٢) مصطلح [مصطلح الحديث + مدخل الى السنة]

٣) علوم القرآن [علوم القرآن + عصر النزول + تشريع ... القرآني]

٤) تفسير

٥) مقارنة [القرآن بالكتب السماوية]

٦) استشراق ثقافيه [

٧) قصص قرآني تتفرع من أصول الإعجاز

٨) قراءات الإعجاز محمد ... يا ...

مطرديا

محمد ... يا ...

سطرديا

تربية إسلامية
لغة اجنبية
قرآن

الجمهورية السورية
دمشق الصالحية
رابطة أبناء الجزيرة العربية

الجمهورية السورية

دمشق الصالحية

رابطة ابناء الجزيرة العربية

محمد ابراهيم يحيى

Akhtar

محمد ابراهيم يحيى

Raza Khan

Khan

Quraishi

باب سیزدہم

نوادرات تاج الشریعہ

☆ـــــــــــعلامہ ہند کے خطوط

☆ـــــــــــعلماء عرب کے تاثرات

☆ـــــــــــمشائخ عظام کے تائیدات

حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری از ہری کے علم وفضل، زہد وتقویٰ، فقاہت وصلاحیت، رشدو ہدایت، روحانی فیض، مرجع خلائق کے سبھی اپنے وغیر قائل ہیں۔ آپ مفسر ومحدث، مناظر ومتکلم، منطقی وفلسفی، محقق ومصنف، فقیہ، وقاضی، اور مفتی اعظم ہونے کے ساتھ ساتھ ملک وملت کے بہی خواہ، ہمدرد اور بے لوث خادم ہیں۔ حضرت کے نام ہندو پاک کے علاوہ حجاز مقدس، شام وعراق اور مصر کے سیکڑوں جید علماء ومشائخ اور فقہا کے خطوط موجود ہیں۔ حضرت کی تصنیفات وتراجم پر بہترین تاثرات رقم کر کے علمی وفقہی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ ذیل میں چند خطوط وتاثرات درج کئے جا رہے ہیں۔

(۱) احسن العلماء حضرت علامہ الشاہ سید مصطفےٰ حیدر حسن میاں سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف محررہ ۱۲/ ذی الحجہ ۱۴۱۲ھ۔

(۲) شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی صدر شعبہ افتاء الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور محررہ، ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۷ھ۔

(۳) رئیس التحریر حضرت علامہ ارشد القادری بانی جامعہ فیض العلوم جمشید پور و جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء دہلی محررہ ۲۲/ جنوری ۱۹۸۷ء۔

(۴) فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی بانی مرکز تربیت افتاء دار العلوم ارشد العلوم اوجھا گنج محررہ ۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ

(۵) جناب سید ظہور قاسم وائس چانسلر جامعہ ملیہ اسلامیہ یونیورسٹی دہلی، محررہ ۲۹/ مئی ۱۹۹۱ء

(۶) شیخ طریقت حضرت مولانا سید محمد اکمل اجملی سجادہ نشین آستانہ دائرہ شاہ اجمل الہ آباد، محررہ ۱۰/ فروری ۱۹۸۸ء

(۷) قائد ملت مولانا سید اسرار الحق صدر میلاد کمیٹی کوٹہ وممبر آف پارلیمنٹ دہلی، محررہ ۳۰/ جون ۱۹۸۷ء

(۸) بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر حضرت بیکل اتساہی بلرام پوری ممبر آف پارلیمنٹ دہلی، محررہ ۲۲/ شوال المکرم ۱۴۰۷ھ

(۹) مبلغ اسلام حضرت علامہ ابراہیم خوشتر حامدی بانی سنی رضوی سوسائٹی ماریشش وبرطانیہ، محررہ ۲۰ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

(۱۰) مشہور مصنف ومورخ حضرت علامہ محمود احمد قادری سجادہ نشین درگاہ امین شریعت اسلام آباد ضلع مظفر پور

(۱۱) فضیلت الشیخ ڈاکٹر سید ہاشم محمد علی حسین مہدی شیخ الحدیث مکۃ المکرمہ۔ محررہ ۵ رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ

(۱۲) فضیلت الشیخ حضرت علامہ شیخ عبد الجلیل العطا الکبری خطیب جامع المحدث الاکبر سادات دمشق، محررہ ۲۹/ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ

(۱۳) فضیلت الشیخ حضرت العلامہ شیخ محمد انس المراد بن سلیم المراد مصری مقیم جدہ سعودی عرب، محررہ ۱۰/ ذی قعدہ ۱۴۳۴ھ

(۱۴) فضیلت الشیخ حضرت العلام شیخ سید یوسف بن محمد ادریس الحسنی والحسینی البیروتی جنرل سکریٹری مجلس شرعی اسلامی لبنان، محررہ ۲۱/ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ

بسم اللہ و حامدا و مصلیا و مسلما

محب گرامی قدر مفتی اختر رضا خاں صاحب قادری برکاتی رضوی زید مجدہم نے والا مقام حضور
مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان نے کچھ دن گزرے رمضان شریف میں اپنا تحریر فرمودہ ۱۳۹۲ھ کا
مطبوعہ رسالہ بنام "ٹائی کا مسئلہ" اس فقیر کو اس لئے دیا تھا کہ اپنے تأثرات اس سلسلہ میں
ظاہر کر دوں، لہذا فقیر برکاتی نے اس رسالہ ہدایت قبالہ کو اپنے ٹوٹے پھوٹے علم کے مطابق
لگ بھگ بالاستیعاب دیکھا، اس مسئلہ میں محب گرامی موصوف زید مجدہم نے بڑے اچھے اور سلجھے
ہوئے انداز میں تحقیق فرمائی ہے، اس سائنسی ایجاد والے دور کو سامنے رکھ کر نہ صرف یہ کہ خود
اپنی کاوش سے دلائل شرعی و فقہی کی روشنی میں حکم شرعی کو واضح فرمایا ہے بلکہ اس موضوع پر
حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان اور ان کے والد ماجد اعلیٰ حضرت امام
احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ فرمایا تھا اسے بھی ناظرین کے
سامنے شرح و بسط سے بیان کر دیا ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ عامۃ المسلمین کے لئے
اپنے موضوع پر یہ رسالہ اس قابل ہے کہ ہم سب اس میں جو احکام شرعیہ
بیان فرمائے گئے ہیں خدا توفیق دے تو ان پر سچے دل سے عمل کریں اور اپنی
اپنی صورت و سیرت قول و فعل ظاہر و باطن کو غرض اپنی زندگی کے ہر
موڑ پر سچے پکے مسلمان بنیں اور یہود و نصاریٰ و غیرہم کفار و مشرکین
و مرتدین و مبتدعین کے ہر قول و فعل کو ہم اجانب اور حتی الوسع خود اس سے
دور و نفور رہیں اور اپنی اولاد و متعلقین اپنے گھر والوں اعزہ و اقارب کو بھی
اس فتنے میں جو کچھ بھی احکام شرعیہ حضور فاضل بریلوی نیز حضور
مفتی اعظم ہند نے ارشاد فرمائے اور ان کی تشریح و تفصیل فاضل مجیب سلمہ
المجیب نے اپنے الفاظ میں فرمائی یہ فقیر برکاتی بھی اول تا آخر ان کی تصدیق
کرتا ہے اور خلوص قلب سے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے ہم سب کو صراط مستقیم
پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ہمارے بزرگوں کے اسوۂ حسنہ پر
تا دم آخر قائم رکھے، آمین۔ ہذا ما عندی، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
والیہ المرجع والمآب

فقیر برکاتی حافظ سید مصطفیٰ حیدر المعروف بحسن میاں القادری البرکاتی
سجادہ نشین درگاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ نزیل بمبئی
۱۲ ذی الحجہ ۱۴۱۲ھ = ۱۶ جون ۱۹۹۲ء سہ شنبہ

Grams Ashrafia

☎ 48 - 49
Pin - 276404



Ref .... Date ....

۷۸۶/۹۲

حضرت اقدس دامت برکاتہم القدسیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عواقب مزاج عالی۔

والانامہ ملا۔ کیا عرض کروں۔ تین بار علماء کا اجتماع ہوا۔ لیکن نتیجہ کچھ نہ نکلا
سوائے نشستند و خوردند و برخاستند۔ میں نے یہ محسوس کیا کہ ذمہ دار علماء کو صرف بحث
سے دلچسپی ہے۔ تحقیق سے ان کو کوئی مطلب نہ رہا۔ چند حضرات نے کافی محنت
کی خواجہ مظفر حسین صاحب مولانا عبیدالرحمن صاحب مولانا مطیع الرحمن صاحب مولانا
نظام الدین صاحب مگر ان کی اور صف والے حضرات نے کوئی قدم مثبت سمت
کی طرف نہیں اٹھایا۔ بلکہ ان کے جمع کئے مواد پر تنقید زبانی کرتے رہے۔
اس سے میں نے یہ سمجھ لیا کہ قیامت تک سلسلہ نہیں ہوگی بیکار رہے ــــ
اور میں نے عہد کرلیا کہ اب اس جھنجھٹ میں نہیں پڑنا ہے۔ عملکم نخاصح
الفسکلہ۔ اور یہ سلسلہ بند کردیا۔
الا دا سب کا حکم وہی رہا کہ اس کی اقتدا مفسد صلاۃ ہے۔ حضور نے کسی بھی
نشست میں شرکت نہیں فرمائی نہ قاضی نے فرمائی اس لیے اثر ہے کہ میں اب
اس قسم کی میٹنگوں میں شریک نہ ہونے کا فیصلہ کرچکا ہوں۔

محمد شریف الحق امجدی
۲۳ — جمادی الاولیٰ ۱۳ھ

Arshadul Quadri
FOUNDER PERSIDENT
FAIZUL OLOOM, JAMSHEDPUR. (BIHAR), INDIA

ارشد القادری
جامعہ فیض العلوم جمشید پور

Vice-President - World Islamic Mission (England)
Presi dent - All India Muslim Personal Law Conference (Delhi)
Sarbarah - Edara-e-Sharia Bihar, Patna
Mohtamim - Jamia Hzt Nizamuddin Aulia, New Delhi
Founder - Jamia Madinatul Islam, Denhaag (Holland)

Phone : Jamshedpur 25922, Patna 51794, Delhi 692228, 385249

DATE

REF. No.

۷۸۹/۹۲

مرجع اہلسنت، حضرت علامہ ازہری صاحب دامت برکاتہم

تحیۂ سلام عقیدت! مزاج گرامی؟

سفر میں بار ہا کپور شریف سے جاننے کے لئے حاضری درخواست کی تھی امید ہے کہ وہ آپ کے ذہن میں ہوگی۔ آپ جماعت کے سربراہ ہیں، کیونکہ خانوادۂ رضویہ کے آپ سربراہ ہیں اس لئے آپ اپنے منصب کی ذمہ داری محسوس فرمائیے۔ جماعت کے مسائل جن کا تعلق دین و شریعت سے ہے آپ سے آپ ہی طے کیجئے۔ اگر آپ نے بھی ان مسائل سے دلچسپی نہیں لی تو جماعت کا پھر خدا ہی حافظ ہے۔

۳۰ مارچ کو میں بھی مبارکپور پہنچ رہا ہوں۔ ہمارا پروگرام کیا رہے گا؟ مفتی شریف الحق صاحب کو بھی میں نے لکھا ہے کہ آپ مسئلہ رہیں اور ازراہ کرم آپ بھی اپنے سارے پروگرام منسوخ کرکے مفتی صاحب کو لکھئے کہ وہ بھی ۳۰ مارچ کو مبارکپور پہنچ رہے ہیں۔ اگر اس طرح کا دورہ اسفار خود اپنے ضمیر کی آواز پر آپ نے کرلیا تو جماعت زندہ ہو جائے گی۔ پیر کا مریدوں کا ساتھ تو سال زندہ رکھنا ہے لیکن اس طرح کئے بھی کچھ وقت لگانا ہے۔ آپ کے جواب میں انتظار کر رہا ہوں۔ والسلام۔

ارشد القادری

۲۳ فروری

۷ فروری کو میں گھر آگیا ہوں - [illegible] گر دیا — [illegible] آپ کے جواب کا منتظر رہوں گا

Arshadul Quadri

ارشد القادری
جامعہ فیض العلوم جمشید پور

FOUNDER PERSIDENT
FAIZUL OLOOM, JAMSHEDPUR. (BIHAR), INDIA

Vice-President - World Islamic Mission (England)
Presi dent - All India Muslim Personal Law Conference (Delhi)
Sarbarah - Edara-e-Sharia Bihar, Patna
Mohtamim - Jamia Hzt. Nizamuddin Aulia, New Delhi
Founder - Jamia Madinatul Islam, Denhaag (Holland)

Phone : Jamshedpur 25922
Patna 51794
Delhi 692228
385249

REF. No. .... DATE ....

۲۸۶/۹۲

مرجع اہلسنت حضرت مخدوم محترم دامت برکاتہم القدسیہ

ہدیہ سلام و تحیت - مزاج گرامی!

آج ۸ اکتوبر کو ٹیلیگرام ملا کہ ۸ اکتوبر کو دہلی میں مجھے پہنچنا ہے - ان حالات میں اب اتنی دیر ہو گئی تاریخ پر حاضری کی کوئی صورت ہی نہیں ہے - میں نے ایک بیان اخبار کو بھیجا ہے جس کی ایک نقل آپ کو بھی حاضر ہے - امید ہے کہ کافی ہوگا - اس سے دنیا میں بھی خبر ہو جائیگی -

آپ نے نجدیوں کے سوالات کے جو جوابات دئے ہیں انھیں پڑھ کر میں چونک گیا۔ اس قدر محتاط اور بصیرت افروز جوابات ہیں کہ ہم حیران رہ گئے - یہ صرف سرکار مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بخشش اور حضور اعلیٰ حضرت کی روحانی توجہ کا ثمرہ ہے کہ بحران کے عالم میں بھی آپ کا ذہن پوری طرح حاضر تھا - آپ کو میں اس سلسلے میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ ذرا بھی ملول خاطر نہ ہوں ہم سب آپ کے قدموں میں ہیں - آج آپ کا ایک بیان اخبار میں نظر سے گزرا جس میں آپ نے سعودی عرب کے قانون کا شکوہ نہیں کیا ہے - یہ [illegible] آپ سے نہیں کرنا چاہئے تھا [illegible] آپ کی طرف سے قبول کر لی - بہر حال اس تحریک کو منظم طور پر چلانے [illegible]

[illegible]

یہ [illegible] شہر [illegible] کا بلکہ پوری دنیا کے سنیت کا

اور اس حیثیت سے [illegible] سعودی [illegible]

[illegible]

JALALUDDIN AHMAD AMJADI

KHALIFAH : HUZOOR AHSANUL-ULAMA QIBLA MARAHRA SHARIF (ETA)
FOUNDER : MARKAZ TARBIAT-E-IFTA DARUL ULOOM AMJADIYA OJHA GANJ (BASTI)
MEMBER OF JUSTICE BOARD : MAJLIS-E-SHARA-E MUBARKPUR (AZAMGARH)
QAZI OF MUSLIM PERSONALLAW : DISTT. BASTI & S. KABIR NAGAR

جلال الدین احمد امجدی

یفہ: حضور احسن العلماء قبلہ قدس سرہٗ مارہرہ مطہرہ (ایٹہ)
نی: مرکز تربیت افتاء دار العلوم امجدیہ ارشد العلوم اوجھا گنج (بستی)
رکن: فیصل بورڈ مجلس شرعی مبارکپور (اعظم گڑھ)
اضی: ضلع بستی وایس، کبیرنگر

Ph. (...) 62370

باسمہ تبارک وتعالیٰ

جانشین مفتی اعظم ہند حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ دام اللہ برکاتہم القدسیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج عالی بخیر باد۔

دربارۂ جمعہ فیصل بورڈ کے اجلاس فیصلہ کے متعلق حضرت کی تحریر توضیح وتصحیح ضروری پر مشتمل بذریعہ رجسٹری موصول ہوئی پھر اس کے فوراً بعد علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب کی رجسٹری حضرت کی تحریر کی فوٹو کاپی اور خط کے ساتھ دستیاب ہوئی کہ اگر حضرت علامہ ازہری میاں صاحب قبلہ کی توضیح وتصحیح سے آپ متفق ہوں تو ان کی تحریر پر دستخط کر دیں۔

ہم نے حضرت کی توضیح وضروری تصحیح سے پورے طور پر اتفاق ظاہر کرتے ہوئے دستخط کیا اور آج ہی کی مورخہ سے بصیغۂ رجسٹری تحریر ان کو ارسال کر دیا ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا کہ فیصل بورڈ کا فیصلہ حضرت کی توضیح وضروری تصحیح کے ساتھ ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور میں شائع کر دیا جائے۔ اور حضرت سے بھی گزارش ہے کہ آپ اپنے ماہنامہ سنی دنیا، ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف اور ماہنامہ کنز الایمان دہلی میں بھی انہیں شائع کرنے کا حکم فرمائیں تاکہ دیہات میں نماز جمعہ وظہر کے مسئلہ سے زیادہ لوگ آگاہ ہو جائیں۔

حضرت کے معتمد خاص مولانا شہاب الدین صاحب رضوی اور دیگر مخلصین حاضر باش کو السلام علیکم۔

جلال الدین احمد الامجدی
۱۲ جمادی الاولیٰ ۲۲ھ

JALALUDDIN AHMAD AMJADI
At / P. O. Baraon Sharif (272153)
DIST. SIDDHARTH NAGAR (U. P.)

جلال الدین احمد امجدی

دار العلوم اہلسنت فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر یوپی

باسمہ تعالیٰ

والصلاۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ

فقیہ الاسلام المفتی العلام حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی بخیر باد۔ آپ کا رسالہ "ٹائی کا مسئلہ" ہم نے بالاستیعاب
مطالعہ کیا۔ بیشک ٹائی نصاریٰ کا مذہبی شعار ہے اور آیت کریمہ وما قتلوہ وما صلبوہ کا
عملی رد ہے۔ اور ہر وہ فعل جو کافروں کا مذہبی شعار ہو وہ ہمیشہ کفر ہی رہے گا جیسے کہ
غیار و زنار کا استعمال۔ علامہ قاضی ناصر الدین بیضاوی نے فرمایا التلبس بالغیار و شد الزنار ونحوھما
کفر لانھا تدل علی التکذیب (تفسیر بیضاوی ص ۲۳) تو جس طرح تکذیب پر دلالت کرنے کے سبب
غیار و زنار کا استعمال کفر ہے اسی طرح قرآن کی تکذیب پر دلالت کرنے کے سبب ٹائی باندھنا بھی
کفر ہے۔ رہا وہ فعل جو کافروں کا قومی شعار ہو جیسے نصاریٰ کا پتلون اور ہندوؤں کی چوٹی
تو وہ حرام یا ممنوع ہے۔ بہر حال ٹائی کے بارے میں آپ کا جواب صحیح و درست ہے۔
رسالہ مذکورہ کے ص ۶ پر ہے قال تعالیٰ وان یخذلکم فلا ناصر لکم
تو قرآن کریم کی کوئی آیت اس نظم کے ساتھ نہیں ہے۔ البتہ سورۂ آل عمران میں آیت ۱۶۰
یوں ہے وان یخذلکم فمن ذا الذی ینصرکم من بعدہ۔ اور سورۂ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
آیت ۱۳ میں یوں ہے اھلکنٰھم فلا ناصر لھم۔
قرآن مجید دیکھ کر آیت نقل نہ کرنے کے سبب اس طرح کی غلطیاں ہو جایا کرتی ہیں۔
حضرت علامہ قاضی مفتی عبد الرحیم صاحب بستوی سے خوب ... کو مطلع فرمائی۔
امید کہ مزاج عالی ہر طرح بعافیت ہوں گے۔ اور اس خط کی وصول یابی سے
احباب کو سلام پیش فرمائیں۔

اور دیگر حضرات کو سلام

فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی
۹ ذوالقعدہ ۱۴۱۳ھ

تصنیفات

- فتاویٰ فیض الرسول۔ اول
- فتاویٰ فیض الرسول۔ دوم
- انوار الحدیث۔ اردو
- انوار الحدیث۔ ہندی
- عجائب الفقہ (فقہی پہیلیاں)
- بزرگوں کے عقیدے
- خطبات محرم
- انوار شریعت (اچھی نماز) اردو
- انوار شریعت (اچھی نماز) ہندی
- تعظیم نبی علیہ السلام
- حج و زیارت
- معارف القرآن
- علم اور علماء
- باغ فدک اور حدیث قرطاس
- سید الاولیاء۔ (سید احمد کبیر رفاعی)
- محققانہ فیصلہ۔ اردو
- محققانہ فیصلہ۔ ہندی
- ضروری مسائل
- گلدستۂ مثنوی
- بد مذہبوں سے رشتے
- نورانی تعلیم مکمل چھ حصے

جامعہ ملیہ اسلامیہ

(مرکزی یونیورسٹی)

شیخ الجامعہ



F.1/VC/D.R.248

29/ مئی سنہ 1991ع

بخدمت جناب قاری محمد اختر رضا خانصاب

السلام علیکم!

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ آپ نے جس امر کی طرف اشارہ کیا ہے اس سلسلہ میں عرض ہے کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ ایک ایسا واحد ادارہ ہے جہاں ہندوستان کے تقریباً سارے مذاہب کی تعلیم کا لحاظ رکھا گیا ہے اور بی۔اے کے طالب علم کے لئے اسلامیات / ہندو مذہب کی تعلیم کو لازمی مضمون قرار دیا گیا ہے۔ اس نصاب تعلیم میں ہر مکتبۂ فکر کے لئے دروازے کھلے ہیں۔ اگر آپ اس سلسلہ میں کوئی مشورہ دینا چاہیں گے تو بصد شکریہ۔ متعلقہ اساتذہ کے سامنے غور کے لئے پیش کیا جائے گا۔

شکریہ

مخلص

ظہور قاسم

(سید ظہور قاسم)

شیخ الجامعہ

بخدمت جناب قاری محمد اختر رضا خاں صاحب

82، رضا نگر، سوداگران

بریلی شریف (یوپی) 248008

جامعہ نگر، نئی دہلی - ۱۱۰۰۲۵   ٹیلی گرام: "جامعہ" نئی دہلی   فون: ۶۳۰۴۹۰، ۶۸۳۳۱۹۳، ۶۸۳۱۷۱۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

S. M. Akmal Ajmali
Naib Sajjada Nashin

198 DAIRA SHAH AJMAL
ALLAHABAD

Dated 14..2..88

محترمی مولانا اختر رضا خاں صاحب وجناب عبدالنعیم عزیزی صاحب

سلام مسنون

امید ہے جناب کا مزاج بخیر ہوگا۔ اپنے قصیدے "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" کے چند بند جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پیشتر عرب کے معاشرے اور پھر سرکار کی پیدائش و ولادت شریف سے متعلق ہیں سنی دنیا میں اشاعت کے لئے ارسال خدمت ہیں۔ مارہرہ مقدسہ میں عرس کے موقع پر کچھ ایسی مصروفیت رہی کہ آپ سے ملاقات بھی نہ کرسکا اور گفتگو کا بھی وقت نہ ملا۔ شاید آپ واقف ہوں کہ حضرت حسن میاں صاحب قبلہ میری اہلیہ کے حقیقی ماموں ہیں۔ اس رشتہ سے مجھے ہر سال ہی عرس کے موقع پر وہاں موجود رہنا ہوگا۔ انشاء اللہ تعالی اس سال آپ سے مفصل گفتگو کا وقت نکالوں گا۔ اکتوبر و نومبر کے شمارے میں میرے والد و ولی کامل و اکمل قطب اللہ الصمد حضرت مولانا شاہ سید احمد اجملی علیہ الرحمۃ والرضوان کے چہلم کا اشتہار آپ حضرات نے جس خلوص و محبت سے شائع کیا میں اس کا ممنون ہوں۔ مارہرہ میں ممانی صاحبہ یعنی اہلیہ حضرت سید العلماء سے سنی دنیا مستعار لیا۔ الہ آباد آیا تو سنی دنیا ڈاک سے بھی ملا۔ آپ حضرات کا ایک بار پھر مشکور ہوں۔ براہ کرم مجھے بھی اسی طرح ایک کاپی مجلہ ارسال کریں جس طرح خال مکرم حضرت حسن میاں صاحب قبلہ اور حضرت ممانی صاحبہ اہلیہ حضرت سید العلماء کو ارسال کرتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالی برابر اشاعت کے لئے کچھ نہ کچھ ارسال کرتا رہوں گا۔ ادارہ میں سبکو واجبات۔ اپنے خاندان کے جملہ افراد کو میرا اسلام و دعائیں۔

اجازت کا طالب

سید محمد اکمل اجملی عفی عنہ



MAULANA SYED ASSARUL HAQ
Ex MEMBER OF PARLIAMENT
(RAJYA SABHA)
President
All India Quami Ekta Committee
Founder
National Ekta Urdu Weekly

14, Copernicus Lane
New Delhi
Phone: 385249

Haq Mansion, Patan Pole
Kota (Rajasthan)
Phone: 3553

مخلص گرامی ——— السلام علیکم

عمرہ سے واپسی کی مبارکباد قبول فرمائیں۔

سید محمد اشرف صاحب کی والدہ سخت علیل ہیں انکے لئے دعاء صحت فرمائیں

علامہ شمس قادری صاحب کو حضرت سے توجہ ہے براہ کرم اپنے سابقہ [illegible] کی

تصدیق فرمائیں تاکہ اس علاقہ کی [illegible] سے محفوظ رہے

میں آج افغانستان جا رہا ہوں [illegible] انشاءاللہ [illegible] واپس [illegible]

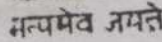
مولانا عبد الرحیم صاحب سے سلام عرض کر دیں

آپکا

سید اسرار الحق غفرلہ

۳۰ [illegible]

198 ۲۸۶/۹۲



BEKAL UTSAHI
MEMBER OF PARLIAMENT
(RAJYA SABHA)

TEL: 381080
16-MAHADEO ROAD
NEW DELHI-110001

20/6/87

۲۲ شوال المکرم ۱۴۰۷ھ

وقارِ ملتِ اسلامیہ جناب المرشد الامجد دامت برکاتہم القدسیہ

ہدیہ سلام و نیاز و تمنائے قدم بوسی!

[illegible] بزم رسول کا نہایت [illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام سفر عمرہ بے حد باعزت اور کامیاب رہا جسکے لئے مبارکباد قبول فرمائیے۔

اب آپ بریلی شریف تشریف لے آئے ہیں جیسا عزیزم [illegible] قادری نے خبر دی۔ یہ حقیر بریلی شریف شرف نیاز کیلئے حاضر ہوتا

میں بھی حاضر ہوتا مگر کچھ سیاسی الجھنیں زنجیر پا بنی ہوئی ہیں۔ دعا فرمائیں جلد حاضری کا شرف ملے۔

میں پیشتر خط لکھ چکا تھا پھر برادرم [illegible] کو دوبارہ [illegible] لکھ دیا تھا۔ جناب غلام نبی آزاد وزیر مملکت [illegible] جو بات پہنچی

وہ اس کی روشنی میں آئے وہ درخواست کرتے اور انکو دہلی بلایا جاتا۔ مگر کافی غور و فکر کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اگر ایسا ہوا

تو ان کے سابق فتوے اور [illegible] کی اہمیت جو آپ نے مولانا [illegible] قادری کے قاضی بنے رہنے کے بابت گذشتہ سال جاری کیا تھا اور اسی حکم کو ان کا

گورنمنٹ نے [illegible] کی تھی اب دوبارہ موصوف کو قاضی [illegible] اور امام عیدین [illegible] و تمام مسلمانوں نے تسلیم کر لیا تھا وہ حکم [illegible] برقرار ہے

دہلی کسی نشست میں تشریف لاکر اس معاملہ پر گفتگو کرنے سے سابق حکم کی اہمیت ختم ہو جانے کے مترادف ہے۔ وزیر موصوف سے میری بات

ہوئی ہے وہ بھی اس بات کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں اس لئے شاید وہ اب اس سلسلے میں رابطہ قائم نہ کریں اور خدانخواستہ وہ آپکو لکھیں بھی تو آپ

معاملہ کو سمجھتے ہوئے آپ [illegible] سابق فتوے و احکامات کا اعادہ دیگر مفتیان کو بھی فرما دیں۔

وزیر موصوف یہ بھی سمجھ چکے ہیں کہ سنی مسلمانوں کا سپریم کورٹ شرعی عدالت آستانہ رضویہ بریلی شریف ہے۔ ایسی صورت میں آپ اپنی خانقاہ عالیہ ہی سے

احکامات جاری کرتے رہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں محسوس ہوتی اس میں سنت کے معیار و عظمت کا مسئلہ ہے۔

مولانا [illegible] قادری کا مخالف گروہ ہر جگہ ناکام ہو جانے کے بعد خاموش ہو گیا ہے۔ انکی تعداد بہت تھوڑی ہے میں نے خود گونڈہ جا کر [illegible] میں مخالفین

کی غرض و مقصد اور انتشار و شر اور بد نیتوں کو دیکھا ہے وہ عوام میں مولانا کی شخصیت کو داغدار کرنے کیلئے انتشار پیدا کر رہے ہیں مگر بحمد اللہ وہاں قوم

منہ کی کھا رہے ہیں وہاں سنی علماء اور دیگر مسلمان لوگ مولانا [illegible] قادری کے ساتھ ہیں جیسا کہ میں نے خود دیکھا۔ ایسی صورت میں آپ سے ملتجی ہوں آپ مولانا کو ہی

سابق حکم پر برقرار رکھیں وہ قاضی شہر اور امام عیدین ہیں [illegible] یہ ہماری جماعت کی ہیبت

اور باعزت وقار شخصیت ہیں مسئلے کا معاملہ ہے کسی حکومت یا افسر کو دخل دینے کا حق نہیں دیا جا سکتا۔ مولانا سے ہم لوگوں کو بہت امید ہے پورا تعاون کریں۔

امید ہے آپ انکے حق میں دعا فرمائیں گے۔ آپ میرے لئے بھی ارشاد و ہدایت عطا کریں۔

فقط والسلام
بیکل اتساہی

۱۸۶
۹۲

مخدوم گرامی [illegible] حضرت [illegible] مفتی اعظم [illegible] مصطفیٰ رضا [illegible]

[illegible] آہ صد آہ [illegible] سے بیان [illegible] مفتی اعظم [illegible]

[illegible] سے [illegible] رخصت [illegible] انا للہ [illegible] علماء [illegible] اپنے [illegible] آنکھوں [illegible]

اپنے [illegible] کے حضور [illegible] اہل سنت [illegible] اہل سنت [illegible]

آپ [illegible] آپ کے [illegible] اس [illegible] حضرت [illegible]

حضرت [illegible] حضرت [illegible] اہل سنت [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] اپنے [illegible] حضرت کے [illegible]

آپ کے [illegible] آپ کو [illegible] فرمائے آمین۔

[illegible] حضرت [illegible] مفتی اعظم [illegible]

روایات [illegible] آپ [illegible] سے [illegible]

اور خاندان رضویہ کی آبرو ہیں [illegible] آپ کو سلامت با کرامت رکھے آمین۔

[illegible] اس فقیر قادری

[illegible] قبول فرمائے۔ [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] وقت [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] اور [illegible]

داد ہاتف [illegible] این چہ خبر - [illegible]

آں رئیس الاتقیا [illegible] ماہ - کرد رحلت مصطفیٰ عالی وقار

۱۴۰۲ ۱۹۸۱

تاریخ وصال محبوب - [illegible] مولانا مصطفیٰ - [illegible] - [illegible]

۱۴۰۲ - ۱۴۰۲ - ۱۴۰۲ - ۱۴۰۲

[illegible] مصطفیٰ رضا - [illegible] رضوی - [illegible] قادری رضوی - [illegible] مفتی اعظم [illegible]

۱۹۸۱ - ۱۴۰۲ - ۱۴۰۲ - ۱۴۰۲

[illegible] - [illegible] - [illegible] - [illegible]

۱۹۸۱ ۱۴۰۲ - ۱۴۰۲

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۸۱





اسلام آباد ۔ پوسٹ سونبرسا سیلوٹ ضلع مظفرپور

مجمع البرکات والخیرات جامع الحسنات حضرت علامہ محمد اختر رضا القادری الرضوی الازہری دامت برکاتکم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ دو خطوط آنجناب اور مولانا سبحان رضا خاں صاحب کے نام مشترک بھیجا۔ اب پھر حاضر کرتا ہوں،
سیدنا الوالد مرشدنا امین شریعت حضرت مولانا شاہ رفاقت حسین قدس سرہ نے فقیر کو امر فرمایا، حضرت حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ
کے احوال جمع کرو، یہ ۷۵ء کی بات ہے، حضرت رحمانی میاں علیہ الرحمہ نے بھی خواہش ظاہر فرمائی۔ رسالہ اعلیٰحضرت میں اعلان بھی
شائع ہو گیا، لیکن بالکل سکوت رہا، سال گذشتہ شعبان المعظم میں اپنے رشتہ کرم کا احساس پھر یاد آیا، ان کی کرم فرمائی کا خیال پیدا
بالاقساط شروع ہوئی، دور سفر اور دینی کام کے ساتھ بحث کا سلسلہ جاری رہا، اب عرض کرتا ہوں، جو اقتباس بطور یادداشت
نوٹ کر لئے جا چکے کتابی شکل پائیں تو ۳۰۰ سو صفحات کو محیط ہے، جبکہ یادگار رضا بریلی، دبدبہ سکندریہ رامپور
السواد الاعظم مراد آباد کا ایک شمارہ بھی دیکھنے میں نہیں آیا، جماعت رضائے مصطفیٰ کی روداد اول، دوم بھی دیکھنے میں
نہیں آئی یقین ہے کہ یہ جرائد تمام دیکھنے میں آجائیں تو ۵۰۰ سو صفحات ضرور ہو جائیں گے ۔ مکرما! آنجناب
حضور حجۃ الاسلام شیخ الانام کی علمی روحانی یادگار اور ان کے علم و فضل کے وارث و جانشین ہیں، میں ان کے احوال و آثار کو محفوظ
کرنے کی سعی کروں اور آنجناب اس عالی مقام مظلوم شخصیت سے عظیم نسبتوں کے باوجود تعاون کا دست کرم نہ بڑھائیں یہ یقین نہیں آتا
(۱) حضرت اقدس حجۃ الاسلام علیہ رحمۃ والسلام کے خطوط مبارکہ اگر کچھ اصل ہوں تو ان کی فوٹو کاپی (۲) اردو فارسی عربی کلام
اگر خطبے النثر بھی ہے تو اس کی بھی فوٹو کاپی، کچھ کلام حاصل کر چکا ہوں، اگر چہ قطعہ تاریخ ہے، (۳) سد الفرار در مسئلہ اذان ثانی
کے سرورق کی فوٹو کاپی، میرے پاس اجلی انوار الرضا، اجتناب العمال، مراسلات سنت و ندوہ ہے
(۴) حضرت حجۃ الاسلام کو اعلیٰحضرت نے جو سند خلافت علوم اسلامیہ مرحمت فرمائی اور خلافت نامہ عطا فرمایا اس کا عکس، (۵) حضرت
نور العارفین شاہ ابوالحسین احمد نوری علیہ الرحمہ سے متعلق وہ معلومات جن کا تعلق حضرت حجۃ الاسلام سے ہو تحریر فرمائیں حضرت نوری
کی وفات پر اگر حضرت حجۃ الاسلام نے قطعۂ تاریخ لکھا ہو تو اس کی نقل، (۶) یادگار رضا سے جملہ معلومات بالخصوص شمارہ ماہ
وفات نقل کروا کر ارسال فرمائیں حضرت اقدس حجۃ الاسلام کے تلامذہ، مریدین، خلفاء اور احباب خاص کے اسماء فرد فرد تحریر فرمائیں
(۷) حضرت مولانا تحسین رضا خاں مدظلہ کو توجہ دلائیں اور مفتی اقبال احمد نوری سے بھی فرمائیں (۸) حضرت نعمانی علیہ الرحمہ
کا سال ولادت، تعلیم و اساتذہ، سال و ماہ وفات، مقام تدفین، آپ کے اخلاف و اولاد کے اسماء تحریر فرمائیں



ہر چند کہ اس کام میں محنت اور وقت اور روپے خرچ ہو رہے ہیں لیکن اس میں حصہ لینا آپ کا بھی کام ہے آپ کا رسالہ سنی دنیا
نام سنتا ہوں لیکن آج تک دیکھنے میں نہ آیا اس میں متواتر اعلان کرائیں کہ احباب اہل سنت متعلقہ معلومات
تحریر فرما کر ارسال فرمائیں ——— آپ کے کرم نامہ کا انتظار کرنے کے بعد متعلقہ مواد کی ترتیب و تسوید کا کام
شروع ہوگا فقط والسلام طالب دعا

فقیر محمد احمد رضا حسنی قادری غفرلہ
گھوسوی

تقريظ

الأستاذ الدكتور

السيد هاشم محمد علي حسين مهدي / مكة المكرمة

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي أنعم على الوجود بأعظم نعمة سيدنا محمد صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم ، وهذه النعمة لا يراها إلا ذو بصيرة قد شرح الله صدره ، أو مضطر قد كشفت له الضرورة الغطاءَ . فأبصر بعد عماء ، وسعد بعد شقاء .

إن قصيدة البردة مشهورة في بلاد العرب والعجم بين المسلمين ، وقد ترجمت إلى لغات شتى ، واعتبرت من الأدب العالمي ، وما ذاك إلا لأنها تصف حياة أعظم إنسان ؛ ونبي صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم ، لقد اطلعت على شرحين للبردة : الأول لشيخ الإسلام الشيخ إبراهيم الباجوري الطبعة الأخيرة ١٤١٩ هجري .

وكذلك « رحيق الوردة بشرح البردة » شاكر بلقاسم الروابي الطبعة الأولى ٢٠٠٦ ميلادي مطبعة الرشيد تونس .

إنَّ الشرح الأول موجَّه لأهل العلم ، والشرح الثاني موجَّهٌ للعامَّة ، وكلا الشرحين جيد ومشكور ، ولكن عندما اطلعت على « الفردة في شرح البردة » من تأليف تاج الشريعة العلامة أختر رضا مفتي الديار الهندية ، وبإشراف نجله محمد عسجد رضا القادري خفق قلبي من الفرح ، وطار سرورا ؛ لما أحسَّه من معاني فياضة ومشاعر جياشة في كلمات الشارح وعبارته ، تلتقي عندها القلوب وتنشرح النفوس وتحلِّق الأرواح في سماء العظمة المحمدية .

إنَّ هذا الشرح فريد في انسجامه مع معاني هذه القصيدة الفريدة في صدق الحبِّ والمحبَّة لسيدنا محمد الحبيب المحبوب الأجسام والأرواح والقلوب صلى الله عليه وعلى آله وصحبه ومَن إليه منسوب .

لقد التقى قلب الشارح العلامة أختر رضا مع قلب الناظم الإمام أبي عبدالله محمد بن سعيد البوصيري على محبة الذات المحمدية والغرام بها .

نسال الله أن يجعلهما مع النبي صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم جزاءَ ما قدَّما ، وأن يدخلنا معهما في شفاعة أهل الحبِّ ، والتعلُّق بهذا الجناب النبوي الرفيع أعالي الفراديس من الجنان ، إنَّه حنَّان منَّان قديم الإحسان .

وصلى الله ما تعاقب الثقلان والحدثان ودار الزمان على أكرم الخلق في صورة إنسان سيِّدنا محمد وعلى آله وصحبه والتابعين لهم .

والحمد لله رب العالمين .

حرر في يوم الخامس من رمضان لعام ١٤٣٤ هجري

تقريظ فضيلة الأستاذ الشيخ
عبد الجليل العطا البكري

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الحمدُ لله ، وسلامٌ على عباده الذين اصطفى .

وبعد ؛ فما مثل « البردة » ما يقدَّم له أو يعرَّف فيه ، وقد طارت نسائمها الندية تجوب الآفاق ، وتخترق السبع الطباق ؛ لتكون دستور المادحين ، وقانون أهل الأذواق .

ثم ما مثل الشيخ الجليل محمد أختر مَن يقرَّظ عمله ؛ أو يدلُّ على قدرِه . . وقد تناثرت أنفاسه الطهور تتجاوب بأطراف الخافقين : علماً وسلوكاً وفتياً ، وعبقَ هديٍ نقيٍ صادفٍ : أزهريَّ السمة ، قادريَّ المنهل ، نعمانيَّ الفقاهة ، رضائيَّ السداد ، اختريَّ التوفيق ، خانيَّ الاشتهار .

ولكن ثمَّة نقاطا يحسن الإشارة إليها ، أو الدندنة حولها :

أولاها : تباين مراد الله تعالى عن إرادة عباده ؛ فهذه القصيدة أرادها ناظمها (كواكب درِّيَّة) في سماء الشعر يتحلَّى بها جيدُ المديح النبويّ ، ولكن المولى سبحانه أرادها (برداً) جمالياً يجمع أعطاف المادحين ؛ ليُصدِر عنها كلَّ الأصدّاء العذبة بأنغامها الشديَّة ، ومعارضاتها النديَّة ، وفوحها الغنيّ .

والثانية : تباينُ مراد الله تعالى عن إرادة عباده . . حيث أراده الشيخ محمد أختر شرحاً للبردة الشريفة . . ولكن المولى سبحانه أراده شرحين للهمزية والبردة في شرح واحد هو هذه « الفردة » فكان فردةً فريدة في ظلال شارحي « البردة » ينهلُّ من فوح شذاها شلالاتُ الثناء والشكر على روض شارحها الفريد !!

أما الثالثة فهي توافق إرادة العبد مع مراد مولاه حيث أطلق شيخنا لقب

« الفاهم » على الناظم رحمه الله ، فوافق مرادَ المولى له أن يقع عليه هذا الوصف ؛ ليكون هو الفاهم لمراد الناظم .

ثم كانت النقطة الرابعة أن يختار (أختر) مختار الله تعالى لفردته فجعلها المولى فريدة بين الشروح التي سبقت على هذه اليتيمة العصماء فتمَّ المرادان بهذه التسمية .

على أن هذا كلَّه لن يثنيني أن أعبِّر عن عتب طالما جاشت به نفسي . . وأنا أترنَّح بين أسطر هذا الشرح وصفحاته الغرّ ، وهو ما أثقل به شيخنا الشارح الفاهم « فردته » من اهتمام بالبيان البلاغي وتجريدٍ لمعانيه وإعرابِ مبانيه ، كاد يسلب ألقَ الشرح نورانيّةً أخّاذة سطعت في ثناياه متلألئة وضّاءة .

وبعد : فلم يبقَ لي إلا التهنئة لشيخنا الجليل بهذا الفتح الوهبي الذي يستحقُّه بإخلاصِهِ وشفافية روحه . . وهو يشرك قرّاءه بهذه الأنفاس الطهور ، مع هذا النبي البشير الرؤوف الرحيم والسراج المنير ، فتتألق روّاد مائدته العامرة صلوات الله عليه . . بين ضياء وبشر ، ورأفة ورحمة ، وتوهُّج ، ثمَّ يترنَّحون معه على أنغام العشق النبويِّ الشريف هيامىٰ نشاوىٰ ، تُسري في عروقهم دفعاتِ الحياة الروحية السامية بين يدي طبِّ القلوب ودوائها ، وعافية الأبدان وشفائها ، ونور الأبصار والبصائر وضيائها ، وحياة الأرواح وغذائها ، وسرِّ الأسرار ونقائها .

وصلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم ومادحيه ، وعلينا معهم ، ثم جزى الله عنا كل خير شيخنا الشارح الفاهم على ما قدَّم على أثر هذا الناظم .

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين .

عبد الجليل العطا

البكري

دمشق ٢٩/ ٣/ ١٤٣٥

الخميس ٣٠/ ١/ ٢٠١٤

تقريظ فضيلة العلامة الشيخ
محمد أنس المراد حفظه الله ورعاه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

الحمدُ لله ربِّ العالمين ، وأفضل الصلاة وأتمُّ التسليمِ على سيِّدنا محمَّد سيِّد المرسلين وخاتمِهم ، وعلى آله وصحبه أجمعين ، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين . . .

أما بعد ؛ فإنَّ من أعظم ما تفضَّل الله تعالى به علينا أن أكرمنا بمعرفة مَن غرس في قلوبنا محبَّة الحبيب المصطفى صلى الله عليه وآله وسلم ، وأرشدنا إلى أسباب تنميتِها عن طريق توجيهاتهم وإرشادهم ممَّا يورث توثيق الصلة به عليه وآله الصلاة والسلام .

وإن من فيض الله سبحانه عليَّ أن عرَّفني بسيِّدي العارفِ بالله ، والقطب الربَّانيِّ فضيلة الشيخ الأزهري العلامة : محمد رضا القادري ، (مفتي الديار الهندية) الذي جاء نهجه وقدمه الراسخ في العلم والمعرفة عن جدِّه مولانا فضيلة الشيخ أحمد أختر رضا القادي ؛ متَّصلا سنده إلى سيِّدي القطب الغوث الشيخ عبد القادر الجيلاني ، ويستمر الاتصال إلى سيِّدي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بالسند المتصل .

أقول : إنَّ من أهمِّ أسباب تنمية غراس الحبِّ والمحبَّةِ للحبيب عليه وآله الصلاة والسلام والشوق إلى لقياه يقظة ومناما كثرةَ الصلاة عليه صلى الله عليه وآله وسلم ، والعكوف على دراسة سيرته صلى الله عليه وآله وسلم ، والتعرُّف على شمائله والوقوف عندها تأمّلا وتفاعلا وتأسّيا . . وإنَّ الذي يساعد ويسهل في

تحقيقها والتحقُّق بها هو مجالسةُ المتحقِّقين ، ومصاحبتهم ، والاغتراف منهم غذاءً خاصًا للقلب والروح والسِّرِّ ؛ مع مزيد من الأنشطة الجماعيَّة التي يتخلَّلها ذكرٌ ومديح وإنشاد من الأصوات العذبة والكلمات الجميلة الهادفة . . في حضرة شيخ الحضرة المأذون بالتربية والإرشاد والتزكية ، وتأمَّل مستوى النورانيَّة فيه ، والحال . . فيما لو كان المديح من قصيدة محبٍّ متفانٍ في محبَّة الحبيب صلى الله عليه وآله وسلم ، وممَّن شهد لمديحه القاصي والداني ، بل وتوجَّت بشهادة وإقرار سيِّد العالمين ورسول ربِّ العالمين سيِّدنا محمَّد عليه أفضل الصلاة وأتمِّ التسليم ، ونالت بذلك أرفعَ رتبة عند الحبيب صلى الله عليه وآله وسلم . . والتي أجمع العالم الإسلاميُّ على علوِّ كعبها ودورها الفاعل في تحقيق الحبِّ والمحبَّة الخالصة له صلى الله عليه وآله وسلم . . .

أجل ؛ إنَّها قصيدة البردة الشريفة لسيِّدي (شرف الدين البوصيري) .

من أجل ذلك تنافس كثيرٌ من العلماء الربَّانيِّين على شرحها ، والتنزُّه في حديقتها الأدبية الجميلة وارفة الظلال ؛ من حيث صورها البيانية ، سامقة الأغصان من حيث مصاريعُها الشعرية ، متناثرة الأريج والريحان من كثرة ما أبدعت من الجناس كلوحة فنَّان ، ناهيك عمَّا جاء فيها من ذكر لأهمِّ الأحداث من السيرة النبوية ، والشمائل ، والوصف البديع للأشخاص والأماكن والآكام . . . إلى أن أكرم الله تعالى سيِّدي العارف بالله الشيخ محمد أختر رضا القادري ، وبتوفيق منه سبحانه ، ليكون أحدَ من ولج هذه الحديقة الغناء ، والواحة الجميلة ، بصناعته الأدبية ، وفكرته العلميَّة والروحيَّة ، والتي جاءت متميِّزة بشمولها كلَّ ألوان العلوم والمعارف بدءاً بعلوم اللغة العربية وامتداداً بسائر العلوم المعروفة والمعهودة (علم العقيدة ، وعلم الفقه ، وأصوله ، وعلوم القرآن ، وعلم السيرة النبوية ، وعلم الحديث ، والتراجم ، وعلم الإحسان (الرقائق) ، وانتهاءً بعلم السلوك والتربية والتزكية ، والتي مجالها : (النفس والروح والقلب والسّرّ) . . .

جزاه الله عنّا وعن جميع المسلمين خيراً ، وأعلى مقامه ، ورفع قدره ومنزلته إلى مرتبة المعيّة مع الحبيب المصطفى صلى الله عليه وآله وسلم في كلِّ العوالم . آمين ، ومع الأنبياء والصديقين والشهداء والصالحين وحسن أولئك رفيقا ، إنَّه سبحانه جوادٌ كريم .

هذا ؛ وإنِّي ـ إذ ألهمني الله ما قلتُ ـ أحبُّ في الختام أن أقدِّم لجنابه الشريف ـ سيِّدي وشيخي العارف بالله فضيلة الشيخ محمد بن أحمد أختر رضا القادري ـ كامل تقديري واحترامي وإجلالي ، لما شرَّفني بالقيام بمراجعة هذا السفر العظيم بإذن من سيادته وسعادته ، والذي أسماه : (الفردة في شرح البردة) ، ثمَّ لما أكرمني الله تعالى به من فوائد كثيرة ومعلومات جليلة وآفاق سديدة في مجال علم العقيدة ، والفقه ، وعلم الرقائق والسلوك والتربية والتزكية ، التي صقلتني وأزاحت عنِّي الكثير من الأخطاء ، واللبس في المعلومات ممَّا تراكم عندي عبرَ أزمنة عجاف ، وفتن ، وممارسات معلولة ، فجاءت قراءتي لهذه الموسوعة والتمحيص في مضمونها بلسما وشفاءً للقلب والروح والعقل وتزكيةً لنفسي في كلِّ أطوارها .

أمَّا منهجه في شرحها : فقد تناول كلَّ فصل من فصول البردة ، وبدأ بتعريف كلماتِ كلِّ بيت من أبياتها لغويا ، وإثرائها بالشواهد والاستدلالات ، ثمَّ يتناول إعرابَ البيت تفصيلا ، ويعرض ما فيه من الصور البيانية ويسهِبُ في أكثرها ، وربَّما ردَّ أو رجَّح ، أو وافق مَن سبقه ، أو زامنه ممَّن شرحو « البردة » أيضاً ، وما أروعه من حوار ونقاش علميٍّ يسوده الودُّ والتقدير والاحترام المتبادل .

بارك الله فيه وفي ذرِّيَّته ، وفي تلامذته ومريديه ، ورجائي أيضاً أن يقبلني واحدا منهم ، وخادماً له ولمريديه ومحبِّيه ، وأطال الله تعالى في عمره آمين ؛ إنَّه سميع مجيب .

وصلَّى الله وسلم وبارك على سيِّدنا وحبيبنا وشفيعنا سيِّدنا محمَّد ، وعلى آله وصحبه وسلم ، والحمدُ للهِ تعالى في البدءِ والختم ، فهو حسبنا ونعم الوكيل .

وكتبه : خادمكم ومحبُّكم وراجي دعواتكم ورضاكم

العبدُ الفقير إلى الله تعالى :

(محمد أنس بن محمد سليم المراد)

الحمويُّ مولدا ، والسوريُّ موطنا ، وفي جدة / السعودية/ مقيما

غفر الله تعالى له ولوالديه

الاثنين/ ١٠/ من ذي القعدة/ ١٤٣٤هـ

الموافق/ ١٦/ سبتمبر (أيلول)/ ٢٠١٣م

تقريظ فضيلة العلامة الشيخ
يوسف إدريس البيروتي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وأفضل الصلاة وأتم التسليم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين .

أما بعد :

فإن محبة الرسول الكريم ﷺ لا تنفك عن محبة الباري سبحانه ، بل هما متلازمان .

ولقد تفانى الناس في حب الرسول الكريم ﷺ حتى غدا أحب إليهم من الناس أجمعين ، ولا حدود لهذا التفاني ما دام اتباع وامتثال ، وفيه اعتداء بِعَلَمٍ وعِلمٍ .

وهكذا كان الصحب الكرام رضوان الله عليهم ومن تبعهم بإحسان معظمين له التعظيم اللائق ومحبين : قال تعالى ﴿ إِنَّآ أَرْسَلْنَٰكَ شَٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝٨ لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴾ ولقد أفصح كثيرون عن هذه المحبة بكلام منثور فصل ومنظوم ، تحدثوا فيه عن وجوب طاعته ومحبته ومناصحته ، وتعظيم أمره وتوقيره ، والصلاة والتسليم عليه ، وذكروا شمائله المحمدية وخصاله المصطفوية .

وإن من أجمل ما نظم في مدح خير البرية القصيدة الموسومة بـ« البردة » أو « البرأة » من نظم حسان زمانه المحب المتفاني العلامة الإمام أبي عبد الله البوصيري الصنهاجي ثم المصري المتضمنة جملاً من السيرة العطرة ، وطائفة من المعجزات ، والفضائل النبوية ، بأسلوب شيق ورائق ، ولقد تلقت الأمة هذه القصيدة بالقبول من لدن المصنف إلى يومنا هذا إلا شر ذمة غير معتد بها فاحتفل

بها الخاصة والعامة ، فحفظوها وتغنى بها المنشدون وطرب بها المحبون ، وتصدى لها العلماء الربانيون شرحاً وذوقاً وتوضيحاً وإعراباً ، فمن أفضل الشروح التي اطلعت عليها في هذه الحقبة الموسوم بـ« الفردة بشرح البردة » لشيخنا المرشد الكامل والعالم العامل شيخ الإسلام في الديار الهندية ومفتي الأنام محمد أختر رضا خان حفيد مولانا شيخ الإسلام المجدد أحمد رضا خان فانبرى متصدياً لشرحها فأجاد وأفاد ، جامعاً بين ما تضارب وتعارض ظاهراً في شروح من سبقه ، كاشفاً اللثام عن حقائق ما استغلق على كثير من الشراح بتحقيق فائق ، وتخريج رائق وكأني به يقضي بالحق بين شراح البردة بسبر وتنقيح وتحقيق مناط ، فيجمع ما تباعد من أقوال بما تجود به قريحته بإنصاف بلا اعتساف فتراه موفقاً بين شرح العلامة ملا علي القاري والإمام المحقق ابن حجر الهيتمي ، والعلامة الخرفوتي وشيخ زادة والعلامة الباجوري وموضحاً ما غمض ودق مما خطته يراعهم ، ومستدركاً بواسع اطلاعه على اللغة العربية بما يفاجىء كل قارئ لها عازياً الكلام لقائله ، كيف لا وهو أزهري ابن بجدتها عالماً محققاً نظاراً لغوياً أصولياً مفسراً محدثاً متفنناً بالعلوم قادرياً نفع الله به العباد والبلاد فهو كالقطر أينما نزل نفع بإذن الله .

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

كتبه الأمين العام للمجلس الشرعي الإسلامي الأعلى ،
ومدير أزهر لبنان وفروعه في لبنان وإمام مسجد عبد الناصر
السيد الشيخ يوسف بن محمد إدريس الحسني الحسيني البيروتي
لبنان ، بيروت المحمية ٢١ ربيع الأول ١٤٣٥هـ
الموافق ٢٢/ ١/ ٢٠١٤م

باب چہاردہم

نوادرات تاج الشریعہ

☆ ——— سیاست سے نفرت

☆ ——— اقتدار سے اجتناب

☆ ——— وزیر اعظم ہند سے ملاقات کرنے سے انکار

۶ ردسمبر ۱۹۹۲ء کا دن اسلامیان ہند کے لئے نہایت ہی دردناک سانحہ کے طور پر یاد کیا جاتا رہے گا، کہ اس دن چار سو سالہ قدیم تاریخی بابری مسجد (اجودھیا ضلع فیض آباد) کو فرقہ پرستوں نے دن کے اجالے میں شہید کر دیا تھا۔ اس وقت اتر پردیش میں کلیان سنگھ (بی جے پی) وزیر اعلیٰ تھے، اور پی۔ وی نرسمہا راؤ (کانگریس) ملک کے وزیر اعظم تھے۔ دونوں کی ساز باز سے بابری مسجد کی شہادت کا المناک سانحہ پیش آیا، ملک کی جمہوری قدروں کو خوب پامال کیا گیا۔ مسلمانوں کے ساتھ خون کی ہولی کھیلی گئی، خواتین کی عصمتوں کو تار تار کر دیا گیا۔ بچوں کو گاجر مولی کی طرح ذبح کیا گیا۔ ایک عجیب سی ہیجانی کیفیت پورے ملک میں تھی۔ قانونی انارکی کا حال یہ تھا کہ قانون ساز ادارے اور انتظامیہ خود جرم کا ارتکاب کھلم کھلا کرتے پھر رہے تھے۔

ایسی صورت حال کے پیش نظر اپریل و مئی ۱۹۹۶ء میں ہونے والے عام پارلیمانی الیکشن میں مسلمان اور امن پسند غیر مسلم وزیر اعظم نرسمہا راؤ کو مجرم مان رہے تھے۔ ہندوستان میں ۸۰ فیصد اہل سنت و جماعت کی آبادی ہونے کی وجہ سے سنی عوام کو اپنی طرف راغب کرنے کے لئے وزیر اعظم نے حضرت تاج الشریعہ سے رابطہ قائم کیا۔ ان کے دو نمائندوں نے حضرت سے ملاقات کر کے وزیر اعظم کا پیغام دیا کہ وہ خود حاضر ہو کر نیاز مندی کا اظہار اور قدم بوسی کے لئے باریابی کی اجازت چاہتے ہیں۔ حضرت تاج الشریعہ نے بلا تکلف اور بغیر رو رعایت کے وزیر اعظم سے کسی بھی طرح کی گفتگو اور ملاقات کرنے سے منع کر دیا۔ فرمایا کہ وہ بابری مسجد کی شہادت میں ملوث ہیں، پہلے بابری مسجد کی تعمیر کرائیں پھر میرے پاس اور آستانہ پر حاضری کا ارادہ کریں۔ وزیر اعظم نے اپنے اثر و رسوخ کا استعمال کرتے ہوئے بہت منت و سماجت کی مگر حضرت نے بالکل بے نیازی اختیار کرتے ہوئے قطعاً منع فرما دیا، بعدہ صاحبزادہ گرامی مولانا عسجد رضا قادری اور راقم السطور کو لالچ بھی دی گئی مگر یہ تمام کوششیں بے سود ثابت ہو گئیں۔ وزیر اعظم نے بہر صورت آستانہ عالیہ پر حاضری کا پروگرام بنا لیا تھا، ۲۶ رجولائی ۱۹۹۵ء کو بریلی آ ہی گئے۔ ایک طرف آستانہ پر مجاہد سنیت مولانا منان رضا خاں کی قیادت میں لاحول کا ورد ہوتا رہا، تو دوسری طرف حضرت تاج الشریعہ شہر سے باہر بہیڑی چلے گئے۔ وہیں وزیر اعظم اپنی پوری کابینہ کے ساتھ سرکٹ ہاؤس میں سات گھنٹہ تک انتظار کرتے رہے مگر حضرت نے یک لخت بھی التفات نہ فرمایا۔

رئیس التحریر علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ کے زیر اہتمام ''آل انڈیا سنی کانفرنس'' رام لیلا میدان دہلی منعقدہ ۲۶ راگست ۱۹۹۵ء میں حضرت تاج الشریعہ نے شرکت کی، کانفرنس کے سیاسی مقاصد کا اظہار حضرت کے شرکت کی واپسی پر بمبئی میں ہوا۔ جس پر برأت کا اظہار اور اپنی ناراضگی سے کنوینر حضرات کو مطلع کر دیا۔ اور عوام کے درمیان غلط فہمی کو دور کرنے کی غرض سے اردو و ہندی میں اخباری اعلانیہ جاری کیا۔

215

कानपुर-लखनऊ- गोरखपुर- वाराणसी (इला.)- झांसी- मेरठ- आगरा (अलीगढ़)-

दैनिक जागरण

बरेली, शुक्रवार, २२ सितम्बर, १९९५

पोस्टल रजि. नं. बी.आर.-१८५
ला. नं. जी २२/बी-आर.-एल.

क अन्य ठकदारा का इसका पता चला ता व सब अधिशासी अभियन्ता के पास शिकायत लेकर पहुंच गये। अधिशासी अभियन्ता ने दोनों अभियन्ताओं को तलाश कराया तो उनमें से एक ही मिला। उसको उन्होंने आदेश दिया कि वह आज शाम को ही सारे

यां धारा ४-क का दुरुपयोग कर में कच्चे माल से निर्मित माल को ष्ट्रीय व्यापार न करके स्टाक

अजहरी मियां ने सुन्नी कान्फ्रेन्स में जाने पर अफसोस जताया

राव के समर्थन को लेकर उलेमाओं में मतभेद बढ़े

-जागरण संवाददाता-

बरेली, २१ सितम्बर। देश के चोटी के सुन्नी उलेमाओं में प्रधानमंत्री का समर्थन करने के मुद्दे पर मतभेद गहरे हो गये हैं। बहुत मुमकिन है कि इस मुद्दे पर दो गुट बन जायेंगे। इस तरह प्रधानमंत्री पी.वी.नरसिंहराव की बरेली शरीफ यात्रा की आड़ में सुन्नी मुसलमानों का दिल जीतने की जो कोशिश शुरू हुई थी, उस पर पानी फिरता नजर आ रहा है।

आल इंडिया सुन्नी कान्फ्रेन्स की गत २६ अगस्त को दिल्ली में हुई बैठक में जब कायम मुफ्ती-ए-आजम अल्लामा अख्तर रजा खां उर्फ अजहरी मियां शरीक हुए तो राव कांग्रेस को बाजी अपने हक में पलटती दिखी। सुन्नी कान्फ्रेन्स के आयोजक मौलाना अरशद अल कादरी थे। उन्होंने देश भर के सुन्नी उलेमा एकत्र कर लिये। बरेली चूंकि देश के सुन्नी मुसलमानों का मरकज है, इसलिए यहां के प्रतिनिधित्व को खास महत्व दिया गया। मौलाना कादरी ने अजहरी मियां को बुलाने के लिए एड़ी से चोटी का जोर लगा दिया। अजहरी मियां को बताया गया कि यह सियासी कान्फ्रेन्स नहीं है, इसलिए वह बेखटके इसमें शामिल होकर दुआ से नवाजें, आयोजकों ने यह भी कहा कि कान्फ्रेन्स में वीडियोग्राफी की अनुमति नहीं है।

मालूम हो कि प्रधानमंत्री की बरेली शरीफ यात्रा (२७ जुलाई) कराने में दिल्ली के एक मौलाना इफ्तखार और तांत्रिक एन.के. शर्मा की खास भूमिका रही है। इन लोगों की तमाम कोशिशों के बावजूद बरेली की उलेमा कान्फ्रेन्स में अजहरी मियां शामिल नहीं हुए। बरेली की उलेमा कान्फ्रेन्स बुरी तरह फ्लाप हो गयी। विरोध के कारण प्रधानमंत्री दरगाह आला हजरत की जियारत तक न कर सके।

दिल्ली की सुन्नी कान्फ्रेन्स में एन.के. शर्मा ने बड़ी होशियारी से मौलाना कादरी को आगे कर दिया। इस बार फजीहत से बचाने के लिए प्रधानमंत्री को अलग रखा गया। अजहरी मियां को इस कान्फ्रेन्स में अपने शरीक होने का बहुत अफसोस है। २६ अगस्त की सुन्नी कान्फ्रेन्स में शरीक होने के बाद वह सीधे अपने इलाज के सिलसिले में बम्बई चले गये। दो दिन पूर्व वह बरेली लौटे। आमतौर पर 'प्रेस' से और तमाम तरह के प्रचार से दूर रहने वाले अजहरी मियां ने जागरण संवाददाता यूसुफ किरमानी से खुलकर बातचीत की।

उन्होंने कहा कि सुन्नी कान्फ्रेन्स के नाम से जाहिर है कि यह मजहबी कान्फ्रेन्स होगी, इसलिए वह थोड़ी देर के लिए इसमें शरीक हुए। उन्हें यह जानकर बहुत मायूसी हुई कि कान्फ्रेन्स में वीडियो का इस्तेमाल खुलकर हुआ, इस मामले में उन्हें बिल्कुल अंधेरे में रखा गया। नजर कमजोर होने की वजह से वह स्टेज पर यह नहीं देख सके कि इसकी वीडियो फिल्म बनायी जा रही है या नहीं।

अजहरी मियां ने कहा कि कान्फ्रेन्स में छिपे हुए मकसद से वह बिल्कुल नावाकिफ थे, वर्ना हर्गिज शरीक न होते। उन्हें इस बात का अफसोस रहेगा कि दिल्ली की कान्फ्रेन्स सुन्नी उलेमाओं की कान्फ्रेन्स न होकर सियासी कान्फ्रेन्स थी। अजहरी मियां ने बातचीत के दौरान 'राव कांग्रेस' का नाम न लेते हुए कहा कि इसका मकसद एक पार्टी के समर्थन में चोटी के सज्जादानशीनों और उलेमाओं से बयान दिलाना था। जिससे इस संकेत को समझकर लोग चुनाव में उस पार्टी का समर्थन करें। अल्लामा ने साफ-साफ कहा कि बाबरी मस्जिद की दुर्भाग्यपूर्ण घटना को मुसलमान अभी भूला नहीं है। उस घटना के जिम्मेदार लोगों को माफ कर देने या उनको समर्थन कर देने का सवाल ही नहीं उठता है।

इस संवाददाता ने जब उनसे यह पूछा कि कान्फ्रेन्स के दूसरे दिन जो पोस्टर जारी हुआ, उसमें उन तमाम उलेमाओं व गद्दीनशीनों की तरफ से राव और कांग्रेस का समर्थन किया गया, इस सवाल पर अजहरी मियां ने कहा कि इसके लिए भी आयोजक जिम्मेदार हैं, जिन्होंने ऐसी बेसिर-पैर की बात हम जैसे लोगों पर थोपी है। आयोजक की अब जिम्मेदारी है कि वह उसका खंडन करें और अपनी स्थिति स्पष्ट करें। क्योंकि वह पोस्टर बिना उनकी मर्जी के जारी हुआ है। वर्ना यह ख्याल यकीन में बदल जायेगा कि इस कान्फ्रेन्स का मकसद सियासी लोगों का खुतबा पढ़ना और महज सियासी लक्ष्य हासिल करना था।

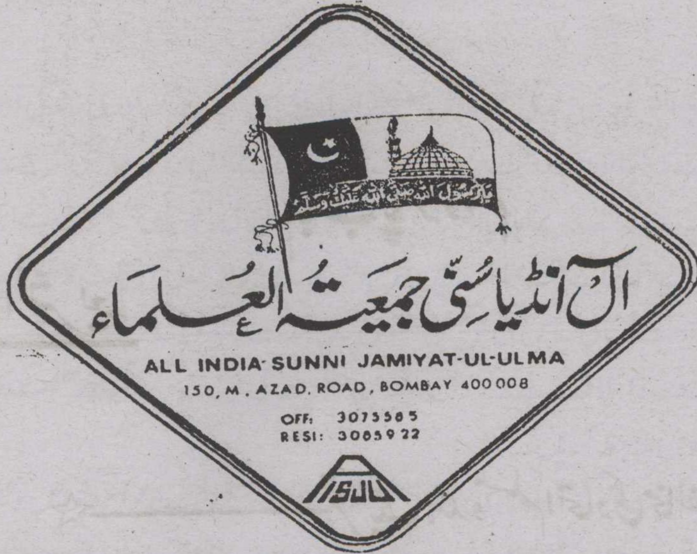
एक सवाल के जवाब में उन्होंने कहा कि कारी मोहम्मद मियां मजहरी ने प्रधानमंत्री की बरेली शरीफ यात्रा को लेकर जो एक किताब छापी है, उसमें तमाम तरह की झूठी बातें उनसे जोड़ दी गयी है। उस वक्त के तमाम समाचार पत्र गवाह है कि प्रधानमंत्री जिस दिन बरेली शरीफ आये, वह शहर छोड़कर बहेड़ी चले गये। क्योंकि वह सियासी लोगों से मिलना नहीं चाहते हैं। उन्होंने एक और राष्ट्रीय दैनिक का नाम लेकर कहा कि उसमें एक झूठी खबर छापी गयी कि उन्होंने विरोध के लिए काली झंडियों का इन्तजाम किया था। इसी तरह एक उर्दू साप्ताहिक तीसरा रास्ता ने भी बेबुनियाद बातें छाप दीं।

सुन्नी कान्फ्रेन्स में शरीक हुए अजहरी मियां ही सिर्फ अकेले उसकी आलोचना करने वालों में नहीं हैं। सांसद और मौलाना उबैदुल्ला आजमी ने काफी खुलकर सुन्नी कान्फ्रेन्स के आयोजकों को आड़े हाथों लिया है। 'सुन्नी दुनिया' मासिक पत्रिका के संपादक मौलाना शहाबुद्दीन रज़वी कहते हैं कि उनके पास इस सुन्नी कान्फ्रेन्स के बाबत जो पत्र आ रहे हैं, उनमें इसकी जमकर आलोचना की गयी है। पत्र भेजने वालों में कई नामी गिरामी उलेमा हैं।

मालूम हो कि राव कांग्रेस लगातार इस कोशिश में है कि सुन्नी उलेमाओं को अपने समर्थन में करके मुसलमानों को पटाया जाये। प्रधानमंत्री की बरेली शरीफ यात्रा इस सिलसिले की पहली कड़ी थी। प्रधानमंत्री उलेमा कान्फ्रेन्स को सम्बोधित करने बरेली आये और सर्किट हाउस में कैद होकर रह गये। बरेली की उलेमा कान्फ्रेन्स में मदरसों के बच्चों को लाया गया, चुनिन्दा उलेमा उसमें कहीं नजर नहीं आये।

Secretary : 308 59 22

Office : 307 55 85



مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری کا تردیدی بیان

بمبئی ۔ ۹ ستمبر ۔ بمبئی اور ملک کے مختلف اخباروں میں دہلی میں منعقدہ سنی کانفرنس کی رپورٹ شائع ہوئی ہے ۔ جس میں حضرت مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء سے منسوب ایک بیان شائع ہوا ہے ۔ جسکی وجہ سے عوام میں بے چینی پھیل گئی ہے ۔ حضرت علامہ ازہری کی شخصیت مکمل غیر سیاسی شخصیت ہے ۔ اس بیان کے بعد ارکان سنی جمعیۃ العلماء نے حضرت سے رابطہ قائم کرکے دریافت کیا تو مفتی اختر رضا خاں ازہری نے فرمایا کہ دہلی میں منعقدہ کانفرنس میں مجھ سے منسوب جو بیان اخبارات میں آیا ہے وہ قطعاً غلط ہے میں نے وہاں ایسا کوئی بیان نہیں دیا ۔ تحفظ شریعت کی وجہ سے اس کانفرنس میں میری شرکت ہوئی اگر معلوم ہوتا کہ یہ سیاست ہے تو میں اس کانفرنس میں شرکت ہی نہیں کرتا ۔ وزیر اعظم جب بریلی شریف آئے تو اس وقت میں نے بریلی شریف کے قریب ایک قصبہ بہیڑی میں قیام کیا ۔ تمام مسلمانان اہلسنت سے باخبر ہیں کہ مجھے ملکی سیاست سے نہ کبھی کوئی تعلق تھا اور نہ ہے ۔ یہ صرف مجھکو بدنام کرنے کی سازش ہے ۔ یہ اخباری بیان حضرت کے ایما پر جاری کیا جا رہا ہے کہ عوام کی بے چینی ختم ہو جائے ۔ اور وہ کسی فریب کا شکار نہ ہوں

جاری کردہ شعبۂ نشر و اشاعت
آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء

روزنامہ اخبار انقلاب بمبئی
" " اردو ٹائمز بمبئی
" " ہندوستان بمبئی
" " اخبار عالم بمبئی

تاریخ ۱۲ ربیع الآخر شریف

باب پانزدہم

نوادرات تاج الشریعہ

☆ ——— تحریک ہندو مسلم اتحاد کی مخالفت

☆ ——— سنی وہابی اتحاد کے مضر اثرات

☆ ——— کتاب ''مفتی اعظم اوران کے خلفاء'' پر تقریظ جلیل

☆ ——— متفرقات

حضرت تاج الشریعہ کی زندگی میں عشق مصطفےٰ ایسا رچ بس گیا ہے کہ پوری زندگی اسوہ حسنہ کا حسین مظہر ہے، راقم نے اکثر مشاہدہ کیا ہے کہ کتنا ہی بڑا دولت مند ہو یا رتبہ والا، آپ نے اس کو ذرا سا بھی شریعت سے ہٹا ہو دیکھا تو فوراً تنبیہ و ہدایت فرمائی۔ بڑے سے بڑے سربراہان اقتدار و جبہ و دستار والوں کی ''ٹائیاں'' گلوں سے اتروا دیں۔ اہل سنت و جماعت کے ساتھ بدمذہبوں کے اتحاد کے سخت مخالف ہیں، تحریر و تقریر کے ذریعہ ایسی تحریکات کا تعاقب کیا، اور عوام الناس کو احتراز و اجتناب کی ہدایت و نصیحت فرمائی۔ اس سختی کو بعض حلقوں میں شدت پسندی سے تعبیر کیا جاتا ہے جب کہ صحیح طریقہ اہل سنت و مطابق تعلیمات اسلاف و اخلاف ہے۔ مگر وہی ناقدین حضرت کی سیرت و کردار اور عظمت و وقار کے قائل بھی ہیں۔ ذیل میں چند دستاویزی عکوس ملاحظہ کریں۔

۱۔ اپلیٹہ ضلع راجکوٹ (گجرات) میں ہندو مسلم اتحاد شریعت سمیلن سے عوام و خواص کو محفوظ رکھا۔
۲۔ مدرسہ حنفیہ رتن پور کلاں ضلع مراد آباد میں ۲۰؍اکتوبر ۱۹۷۷ء کو منعقدہ اجلاس سے بیزاری کا اعلان
۳۔ مسٹر برہان الدین بوہری کے خلفاء راشدین کے خلاف بیان پر بمبئی میں احتجاجی اجلاس کی قیادت و توبہ نامہ
۴۔ شاہ بانو کیس کے معاملہ میں مسلم پرسنل لا میں حکومتی مداخلت پر ایک کمیٹی کی تشکیل۔
۵۔ راقم کی کتاب ''مفتی اعظم اور ان کے خلفاء'' جلد اول پر (۱۹۹۰ء) ۷؍ذی القعدہ ۱۴۱۰ھ کو تقریظ لکھی۔
۶۔ مرکزی دارالافتاء سوداگران بریلی کے رویت ہلال کمیٹی کی شہادت نامہ کا ایک نمونہ۔
۷۔ یکم جنوری ۲۰۰۰ء کو جامعۃ الرضا کے تعاون کے لئے مولانا الحاج محمد سعید نوری کو خصوصی خط بدست راقم السطور۔
۸۔ راقم کی غلطی سے رمضان کے پوسٹر میں چندہ کے تعلق سے کچھ غلط چھپ گیا تھا، اس کی تصحیح و نوعیت مسئلہ کی وضاحت۔
۹۔ شہر بریلی میں یکم محرم الحرام سے دس تاریخ تک بیہودہ خرافات کے ازالہ کے لئے پمفلیٹ کی اشاعت۔
۱۰۔ مزارات پر عورتوں کی حاضری کے تعلق سے انتباہ اور عرس رضوی میں عورتوں کو نہ لانے کے لئے اپیل۔
۱۱۔ ادارہ اشاعت تصنیفات رضا بریلی کے روداد کا سرورق۔
۱۲۔ اختر رضا بکڈپو بریلی کی فہرست کا پمفلیٹ۔
۱۰۔ جامع مسجد انتظامیہ کمیٹی بریلی کی طرف سے فریاد و شکایت۔

سند الإجازة

اللّٰه ربّ محمد صلّى عليه وسلّما وعلى ذرّيته الى الابد الدهور وكرّما

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم ـ الحمد لله تعالى الاعلى وكفى والصلاة الازهى والسلام الاسنى الاوفى على عباده الذين اصطفى خصوصا على حبيبه سيدنا محمد المصطفى ونبيه المجتبى رسوله المرتضى وعلى آله بيته اولى الصدق والصفا لا سيما الاربعة الخلفاء وعلى جميع التابعين وجميع ائمة الدين والاولياء العرفاء لا سيما الامام الاعظم والامام الافخم ابى حنيفة كاشف الغمة امام ائمة الشريعة الغراء والغوث الاعظم الغياث الاكرم سيدنا ابى محمد محى الدين والملة البيضاء سيدنا الشيخ عبد القادر الجيلانى رضوان الله تعالى عليه وعلى جميع الصلحاء اهالى الوفاء ثم علينا الى يوم الجزاء اما بعد فقد التمس منى عزيزى المولوى حضرت الشيخ مولينا محمد عبد الحكيم اختر الرضوى اجازة السلسلة العلية العالية القادرية البركاتية الرضوية المباركة واجازة الاوفاق والاعمال والاذكار والاشغال فاجزته على بركة الله تعالى ذى الجلال ثم على بركة رسوله الاعلى صاحب الجمال جل جلاله وعم نواله عليه الصلاة والتحية والثناء كما اجازنى شيخى وسندى وكنزى وذخرى ليومى وغدى حضرة نور العارفين قدوة الواصلين خاتم الكبراء مولانا الشاه ابو الحسين احمد نورى ميان صاحب شيخ الاسلام والمسلمين راس المحققين مجدد الملة والدين امام اهل السنة قامع الفتنة سيدى وسندى جناب الوالد الماجد الشيخ مولانا الشاه اعلى حضرت احمد رضا خان رضى الله تعالى عنهما وامطر شآبيب الرحمة والرضوان عليهما واوصيه بحماية السنن السنية ونكاية الفتن الدنية واكتساب الحسنات واجتناب البدعات الغير المرضية بارك الله لنا وله وحقق املى وآمله واصلح عملى وعمله آمين آمين برحمتك يا ارحم الراحمين قاله بفيه وامر برقمه.

[illegible] واجازه لمولانا عبد الحكيم اختر [illegible]

حضرة الكريم مصطفى رضا القادرى [illegible] فاجزته بروايته الحديث [illegible]

كما اجازنى به [illegible] خليفة جدنا الاكبر مجدد الملة الطاهرة الشيخ احمد رضا [illegible]

المعهودة من المشايخ [illegible]

[illegible]

۷۸۶
۹۲

ہم ذیل میں دستخط کنندگان یہ اعلان کرتے ہیں کہ قومی ایکتا سمیلن جس میں ہر فرقے کے لوگ شریک تھے
اور جسے مسلم سمیلن یا شریعت سمیلن کہا گیا ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے نہ ہم نے ایسے کسی سمیلن کی تائید
کی ہے فقط

غلام غوث الولوی الہاشمی — غلام غوث الولوی الہاشمی

سید محمد سلیم احمد رضوی — سید محمد سلیم احمد رضوی

محمد انور علی فیضی — محمد انور علی فیضی

رضاء المصطفیٰ نوری — رضاء المصطفیٰ نوری

محمد احسن رضا اشرفی — محمد احسن رضا رضوی اشرفی

محمد مظفر صدیقی — محمد لطیف صدیقی

خادم احمد میاں رضوی راجوی غفرلہ — خادم احمد میاں رضوی راجوی غفرلہ

محمد یعقوب ادریسی — محمد یعقوب ادریسی

نور محمد نوری رضوی غفرلہ — نور محمد نوری رضوی غفرلہ

محمد ممتاز بیگ خادم مدرسہ عرفانیہ اسلامیہ ایلیٹہ — [illegible] خادم مدرسہ عرفانیہ اسلامیہ ایلیٹہ گجرات

محمد شمس الدین کامل النعیمی رضوی — العبد محمد شمس الدین کامل نعیمی رضوی (خادم مدرسہ عرفانیہ الاسلام ایلیٹہ)

محمد صالح رضوی نوری

محمد عثمان درانی — محمد عثمان درانی

محمد یعقوب عثمان ایلیٹہ — محمد یعقوب عثمان ایلیٹہ

محمد یونس رضوی — محمد یونس رضوی

محمد اختر عالم نوری مدرسہ اسلامیہ پڑدھری

شبیر احمد رضوی

۱ ۱۲۳

ہوگیا ہوگا لیکن برسوں پہلے یہ معلوم کر لینے کا ذریعہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ انھیں علم غیب تھا۔

اور رشید احمد گنگوہی وجان رشید قاسم نانوتوی کی غیب دانی کا کیا کہنا وہ حضرات تو عین وقت ولادت سے دو گھنٹے پیشتر ہی اپنی اپنی قبروں سے نکل کر سیدھے مولوی سعید کے والد کے گھر پہنچ گئے۔ اور انھیں بیٹے کی آمد پر ایڈوانس مبارکباد دی اور نام تک تجویز فرما دیا۔

ایک طرف تو گرو گھنٹالوں کے حق میں یہ وشواش واعتقاد ہے اور دوسری سمت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے انکار میں بخاری شریف کی یہ حدیث دیوبندی ملاؤں کی زبان وقلم کی نوک سے سدا لگی رہتی ہے۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مفاتیح الغیب جن کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا وہ پانچ چیزیں ہیں جو سورہ لقمان کی آخری آیت میں مذکور ہیں۔ یعنی قیامت کا وقت مخصوص بارش کا ٹھیک وقت کہ کب نازل ہوگی، مافی الارحام یعنی عورت کے پیٹ میں کیا ہے؟ بچہ ہے یا بچی، مستقبل کے واقعات موت کا صحیح مقام"۔

(فتح بریلی کا دلکش نظارہ ص ۵۸)

(باقی آئندہ)

سنی کانفرنس اور دیوبندیوں کی شمولیت

حضرت مفتی اعظم ہند کا انتباہ اور برہمی

مدرسہ حنفیہ قصبہ رتن پور کلاں ضلع مرادآباد یو-پی میں ۲۷-۲۸-۲۹ر اکتوبر کو منعقد کیے جانے والے آل انڈیا سنی کانفرنس کے اشتہار میں "زیر سرپرستی" کے کالم میں حضرت مفتی اعظم ہند مدظلہ کا نام لکھا ہوا ہے۔ علاوہ اس کے شرکا میں دیگر سنی علما ومشائخ کے نام درج ہیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ اس کانفرنس میں مہمانان خصوصی کے کالم میں ایک کھلا دیوبندی عبدالرؤف لاری اور شرکا میں ایک کھلا دیوبندی شاعر فرید احمد بھی ہیں۔ کیا یہ سنی کانفرنس ہے یا زمانہ سازی۔ اور سیاست سے بھرپور چند لوگوں کا اپنی شہرت اور اپنے مفاد کی خاطر سجائی گئی ایک دکان ہے

حضرت مفتی اعظم ہند نے اس پر برہمی کا اظہار فرمایا اور سخت تاکید کی ہے کہ ایسے جلسوں میں ان کا نام مت لکھا کریں۔ ساتھ ساتھ حضرت اختر رضا خاں ازہری بریلوی نے بھی ایسے لوگوں کو تنبیہ کرتے ہیں حضور مفتی اعظم ہند مدظلہ نے حضرت اختر رضا خاں صاحب کو اختیار دیا ہے کہ وہ اس بات کا اعلان کر دیں کہ ایسے جلسوں میں اگر ان کا نام ہو تو اسے فرضی مانا جائے۔ ہاں خالص سنی جلسوں میں سنی حضرات تبرکاً ان کا نام ضرور استعمال کر سکتے ہیں۔ یہی ہدایت حضرت اختر رضا خاں اپنے نام کے لئے بھی کرتے ہیں۔ ادارہ

انقلاب 01/09/1988

Page 6

بمبئی کے شب و روز

خلفائے راشدین کانفرنس احتجاجی جلسہ میں ضم

احتجاجی جلوس کا جماعت اہلسنت کیطرف سے کوئی پروگرام نہیں

بمبئی ۳۱ اگست۔ آل انڈیا تبلیغ سیرت کی جانب سے علما مشائخ ائمۂ مساجد، دانشوروں، انجمنوں اور تمام سنی اداروں کی آج ایک زبردست ہنگامی میٹنگ ہانڈی والی مسجد سیفی جوبلی اسٹریٹ نمبر ۳ میں منعقد ہوئی۔ جس میں بالاتفاق یہ فیصلہ ہوا کہ جماعت اہلسنت کی طرف سے ایک زبردست احتجاجی جلسہ منعقد ہوگا جس کی سرپرستی علامہ اختر رضا خان ازہری فرمائیں گے۔ جس میں تمام اہلسنت علماء و مشائخ اور ائمۂ مساجد شریک ہوں گے:

یہ جلسہ ۳ ستمبر ۱۹۸۸ء بروز سنیچر شب میں ابراہیم مرچنٹ روڈ مینارہ مسجد محمد علی روڈ بمبئی نمبر ۳ میں منعقد ہوگا۔

علمائے اہلسنت نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے۔ کہ حکومت ہند سے بڑی سختی کے ساتھ مطالبہ کیا جائے کہ وہ ملا برہان الدین کو گرفتار کرکے مقدمہ چلائے۔

احتجاجی جلوس کے متعلق علمائے اہلسنت نے فی الحال کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے، وہ آل انڈیا تبلیغ سیرت نے (جو سنی مسلمانوں کی مرکزی و نمائندہ تنظیم ہے) اس نے کسی طرح کے بند کا کوئی اعلان نہیں کیا ہے۔ اس میٹنگ کی صدارت مولانا سید ... اشرف صاحب نے فرمائی۔ یہ بات بھی واضح ہے کہ رضا اکیڈمی کیطرف سے جو خلفائے راشدین کانفرنس کا اعلان ہوا تھا۔ وہ اس احتجاجی جلسہ میں ضم ہوگیا۔

اس میٹنگ میں اس بات کا بھی فیصلہ ہوا کہ ہمارا احتجاج ملا برہان الدین کے خلاف ہوگا۔ آل انڈیا تبلیغ سیرت کسی بھی طرح کے عوامی تصادم کی سخت مخالف ہے۔ اور ساتھ ہی عوام اہلسنت سے اپیل کرتی ہے کہ وہ غیر ذمہ دار افراد کی اشتعال انگیزی سے متاثر نہ ہوں اور تصادم کے راستے سے گریز کریں۔

شادی سے انکار پر

لڑکی کو زندہ جلا دیا

بمبئی ۳۱ اگست۔ ۲۴ سالہ ایک شخص نے ۲۸ سال کی ایک لڑکی کو اس لئے زندہ جلا دیا کہ لڑکی نے اس کے ساتھ شادی کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم



الحمد للہ رب العالمین ۔ وصلی اللہ علی محمد سید المرسلین [illegible]
وخاتم النبیین ۔ وعلی عترتہ وصحبہ اجمعین

اسلام کی عزت، ملت اسلامیہ کی [illegible] کو
مد نظر رکھتے ہوئے — جس کے لیے ہم اور ہمارے اسلاف کرام ہمیشہ
کوشاں رہے ہیں ۔ میرے چند کلمات [illegible]
کو کہے تھے، ان سے بعض مسلمانوں کے [illegible]
پہنچی — اس پر معذرت ظاہر کرتا ہوں۔

میری ہمیشہ سے کوشش رہی ہے کہ ملت کی عقائد کے
اختلاف کے باوجود باہمی ربط اور آپس میں قربت [illegible] رہے، کیونکہ
ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ہم کلمہ لا الہ الا اللہ پر متحد ہیں۔

Badri Mahal, Dr. D.N. Road, Bombay-400 001. Phones: 269071/2/3 Telex: MISR-IN 3508



گذشتہ شام جو ناخوشگوار حالات اس شہر میں پیدا ہوئے،
اس سے مسلم کا باہمی اخوت رشتہ کمزور ہوجاتا ہے ۔ ہم
سب کو ضرورت ہے کہ اس تلخی کو بھلا کر ہمیشہ کی طرح ایک
دوسرے سے محبت اور اخوت کے جذبے کے تحت بغل گیر ہوں

میں اللہ عز و جل سے دعا کرتا ہوں کہ رب العزت ہمیں صراط مستقیم
پر چلائے اور دین اسلام کی شان کو دوبالا کرے

الداعي الفاطمي
محمد برهان الدين

۱ ستمبر ۱۹۸۸ء

Signed before me
Today 5th Sep 1988

[signature]
5/9

C.M. - Maharashtra.

Badri Mahal, Dr. D.N. Road, Bombay-400 001. Phones. 269071-2-3 Telex: MISR-IN 3308

۴

ہمارے مطالبات (۱) مسلم پرسنل لا یا اسلامی شریعت کے قانون میں ہمیں کسی طرح کی ترمیم منظور نہیں اور ہمیں یہ یقین دہانی کرائی جائے کہ کسی بھی راستے سے کبھی بھی مسلم پرسنل لا میں کسی قسم کی ترمیم نہیں کی جائیگی اور ہماری مذہبی آزادی و ملی تشخص کو برقرار رکھا جائیگا

(ب) مطلقہ کے نان نفقہ کے متعلق سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلہ کو پارلیمنٹ کے ذریعہ ختم کرایا جائے

(ج) مسلمانوں کو یکساں سول کوڈ (دستور ہند کے آرٹیکل ۴۴) سے مستثنیٰ رکھا جائے۔

(د) قرآن مقدس پر مقدمہ دائر کرنے والوں کے خلاف فوراً تعزیری کاروائی کی جائے

ضروری نوٹ: (۱) اس کتابچہ کے ساتھ منسلک دستخطی فارم اور پوسٹر کو ہر شہر کے مسلمان اپنی اپنی تنظیموں اور اداروں کی طرف سے شائع کرا کر اپنے اپنے علاقوں میں تقسیم کرائیں اور تحفظ شریعت کے لئے ملت میں ایک نئی زندگی پیدا کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ (۲) دستخطی فارم پر زیادہ سے زیادہ دستخط کرا کر مسٹر راجیو گاندھی وزیر اعظم نئی دہلی کے نام روانہ کریں اور اسکی اطلاع کمیٹی کو دیں۔

ارکان کمیٹی

۱۔ حضرت مفتی اعظم اختر رضا خاں صاحب قادری (صدر) ۲۔ حضرت علامہ تحسین رضا خاں صاحب (نائب صدر)

۳۔ حضرت مولانا منان رضا خاں منانی (جنرل سکریٹری) ۴۔ عبد النعیم عزیزی (سکریٹری نشر و اشاعت)

ممبران کمیٹی

۱۔ حضرت سید سخاوت حسین صاحب امام جامع مسجد (۲) حضرت مولانا حبیب رضا خاں (۳) عبد النفیس خاں

(۴) حاجی خالد صاحب نوری (۵) حاجی عبد القیوم سوئیوں والے (۶) مرزا طاہر بیگ

(۷) حکیم محمد اجمل خاں

کل ہند مسلم پرسنل لا بچاؤ کمیٹی ۸۲ سوداگران رضا نگر بریلی شریف

مسلم پرسنل لا کیا ہے؟

اس کے دفاع کے لئے ہمیں کیا کرنا ہے

کل ہند مسلم پرسنل لا بچاؤ کمیٹی

محلہ سوداگران رضا نگر بریلی شریف

اردو الیکٹرک پریس ذخیرہ بریلی

مسلم پرسنل لاء شریعت اسلامی کا ایک حصہ ہے جسکی بنیاد قرآن و حدیث ہے۔ شریعت اسلامی کا وہ قانون جس کا تعلق شادی نکاح طلاق فسخ نکاح خلع ترکہ کا بٹوارہ، وصیت، ہبہ، بچہ کی پرورش وغیرہ مسلمانوں کے باہمی اور گھریلو معاملات سے ہے اُسے مسلم پرسنل لاء کہا جاتا ہے

ہندوستان پر جب انگریزوں کا تسلط ہوا تو انھوں نے فوجداری وغیرہ کے اسلامی قانون کا نفاذ ختم کر کے صرف مسلم پرسنل لاء کو باقی رکھا ۱۹۴۷ء کے بعد بھی ہندوستان میں مسلم پرسنل لاء کا نفاذ رہا۔ مگر کچھ سالوں سے اس بات کی کوشش برابر ہو رہی ہے کہ مسلم پرسنل لاء کو ختم کر دیا جائے

سپریم کورٹ کا فیصلہ

۲۳ اپریل ۱۹۸۵ء کو محمد احمد بنام شاہ بانو کے مقدمہ میں سپریم کورٹ نے ایک فیصلہ دیا ہے کہ "مطلقہ اپنے سابقہ شوہر سے اسوقت تک نان ونفقہ پانے کی حقدار رہیگی جب تک وہ (مطلقہ) دوسری شادی نہ کرلے" یہ فیصلہ اسلامی قانون کے قطعی خلاف ہے اور یہ مسلم پرسنل لاء میں کھلی ہوئی مداخلت ہے

سپریم کورٹ نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر اس قانون کو مسلم پرسنل لاء کے خلاف بھی مان لیں تو بھی ضابطہ فوجداری کا یہ قانون مسلم پرسنل لاء کے قانون پر غالب مانا جائیگا" اور سپریم کورٹ نے اس فیصلہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ گورنمنٹ یکساں سول کوڈ نافذ کرنے کے لئے اقدام کرے" ظاہر ہے کہ یکساں سول کوڈ کے نفاذ کا مطلب ہوا۔ مسلمانوں کے شرعی قانون کو ختم کر دینا۔ اور یہ سراسر اسلامی قانون، میں مداخلت ہے اور ہماری مذہبی آزادی کو ختم کرنا ہے جو کسی بھی حالت میں مسلمانوں کیلئے ناقابل قبول ہے

ہمارے ساتھ کیا برتاؤ ہو رہا ہے ۔ ہمیں فسادات کی چکی میں پیسا جاتا رہا ہم برداشت کرتے رہے لیکن اب قرآن مقدس پر مقدمہ دائر کیا جا رہا ہے قرآنی آیات کے مطلب کو توڑ مروڑ کر تفسیروں میں ردوبدل کر کے اور قرآن و حدیث ہی کو دلیل بنا کر اسلامی قانون یعنی قرآن وسنت، شریعت مطہرہ کو مسخ کیا جا رہا ہے ہم جان پر ظلم تو برداشت کرسکتے ہیں لیکن ایمان پر حملہ کبھی بھی حالت اور کسی بھی قیمت پر ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔

عظمت سرورِ کونین ہے پونجی اپنی — جان دیکر بھی بچے یہ تو بچائے رکھئے
جو جان مانگو تو جان دیدیں جو مال مانگو تو مال دینگے — مگر یہ ہم سے نہ ہو سکے گا نبی کا جاہ و جلال دینگے

ہمیں کیا کرنا چاہئے

(۱) ہمارے ائمہ مساجد، اساتذہ مدارس، علماء و مفتیان کرام خانقاہوں کے سجادگان و متولیان، مقررین و مصنفین، مدیرین و منکرین دینی و فلاحی انجمنوں کے ارکان ذمہ داران غرضیکہ ہر مسلم کا یہ ملی فریضہ ہے کہ وہ مسلم مرد اور عورت کو مسلم پرسنل لاء اور شریعت اسلامیہ کی فرضیت و اہمیت سمجھائے اور پرسنل لاء کے بارے میں بتائے اور ہر گھر سے صدائے احتجاج بلند ہو کہ ہمیں شریعت اسلامیہ میں تبدیلی ناقابل قبول ہے اور ہم اسے ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔

(۲) ہر شہر قصبہ اور گاؤں میں اس سلسلہ میں جلسہ و جلوس کا انعقاد کیا جائے دستخطی مہم چلائی جائے اور گھر گھر سے دستخط کرا کر پرائم منسٹر آف انڈیا کو روانہ کیا جائے ٹیلی گرام بھی کئے جائیں۔

(۳) مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی چاہنے والوں کی ہر کوشش کو ناکام بنایا جائے اور تبدیلی چاہنے والے نام نہاد مسلمانوں کا بائیکاٹ کیا جائے۔ (۴) ہمیں یہ عہد بھی کرنا چاہئیے کہ ہم اپنے معاشرہ سے غیر شرعی رسم و رواج کو ختم کریں گے اور خدا و اس کے رسول اور علماء حق کا اتباع اور انکی اطاعت کریں گے اور شریعت مطہرہ کی حفاظت کی خاطر ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار رہیں گے۔

(۵) اسلامی زندگی اسلامی قوانین اور مسلم پرسنل لاء کے مسائل پر مختلف زبانوں میں لٹریچر شائع کر کے غیر مسلموں کے سامنے بھی پیش کئے جائیں تاکہ فرقہ پرست عناصر کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیاں دور ہوں اور دنیا جان جائے کہ اسلام نے ہی صحیح معنی میں حیات انسانی کے لئے ایک مکمل ضابطہ پیش کیا ہے

۷۸۶
۹۲

عزیزی مولوی شہاب الدین سلمہ کی دوسری تالیف تذکرہ
خلفاء مفتی اعظم علیہ الرحمہ والرضوان کو فقیر نے کہیں کہیں سے مطالعہ
کیا ماشاء اللہ اچھا لکھا ہے۔ حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ پر گذشتہ
چند سالوں میں بہت کچھ لکھا گیا ہے مگر خلفاء کے حالات میں
ابتک کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ انہوں نے اس کمی کو پورا
کیا ہے

مولوی شہاب الدین سلمہ ایک ہونہار طالب العلم ہیں۔
تعلیم سے ابھی فارغ نہیں ہوئے ہیں دور طالب علمی میں
یہ انکی دوسری تالیف ہے۔ کچھ کتابوں کے مسودے تیار ہیں
مولی تعالیٰ ان کی عمر و علم و عمل میں اضافہ فرمائے اور
بیش از بیش توفیق خیر رحمت فرمائے آمین

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۲۷ ذیقعدہ سنہ ۱۴۱۸ھ

Hazrat Allama Maulana Mufti
MOHAMMED
AKHTAR RAZA KHAN QADRI AZHARI
President: All India Sunni Jamiatul Ulema
Head Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly Sharif

82, Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif,
U.P. - 243003 (India) • Tel: 0581-472166



حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری
قائم مقام حضور مفتی اعظم
صدر: آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء
صدر مفتی: مرکزی دار الافتاء بریلی شریف
۸۲ سوداگران، بریلی شریف، یو۔پی، (انڈیا)

پیش کردہ: محمد سعید نوری

Ref. No. ______________ حوالہ Date : ______________ تاریخ:

۷۸۶

کل بروز جمعہ بعد مغرب بتاریخ ۲۹ رمضان [illegible] بعد مغرب [illegible] سے شرعی
شہادت شرعیہ دی اور متعدد لوگوں نے اپنی آنکھ سے چاند دیکھنے کی گواہی دی لہذا
حکم کیا اور فتوی دیا کہ کل بروز ہفتہ بتاریخ ۸ جنوری ۲۰۰۰ء یکم شوال روز عید الفطر [illegible]
فقیر محمد اختر رضا [illegible]

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرکزی دار الافتاء بریلی شریف

MARKAZI DARUL IFTA

82, Saudagran Raza Nagar Bareilly. Shareef. U.P.

Ph: 458543,472166 Fax: 472166



Ref............. Date:..................

۴۸۶
―
۹۲

آج بتاریخ ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ مطابق ۳ اکتوبر ۲۰۰۵ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء میرے پاس شہادت شرعیہ گذری شاہدین نے شہادت دی کہ ہم نے خود اپنی آنکھوں سے امسال عید الفطر کا چاند دیکھا اور لوگوں کو دکھایا جن کے نام یہ ہیں۔

۱۔ حافظ محمد عقیل ولد حبیب احمد محلہ پکھر یا شہر پیلی بھیت ۲۔ محمد عمران ولد عابد حسین محلہ سرفراز خاں پیلی بھیت ۳۔ محمد عثمان ولد محمد ظہور محلہ سرفراز خاں پیلی بھیت۔ ۴۔ محمد مقیم رضا ولد محمد اعظم امام مسجد نرسمہا ہیشن پور بریلی شریف

لہذا میں حکم کرتا ہوں کہ کل بروز جمعہ یکم شوال المکرم ۱۴۲۶ھ عید الفطر ہے۔

۵۔ عبد الرشید خاں ولد شمشیر خاں موہن پور ٹھریا بریلی شریف

(۶) مولانا عطاء الرحمٰن والد شرافت حسین امام جامع مسجد ملپور

فالحکم و امر ہم ہو
الفقیر محمد اختر رضا القادری الازہری
شب یکم شوال المکرم ۱۴۲۶ھ



محمد ناظم علی قادری بارہ بنکوی
مرکزی دار الافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف
شب یکم شوال المکرم ۱۴۲۶ھ

بہاء المصطفیٰ قادری
شب یکم شوال ۱۴۲۶ھ



Hazrat Allama Maulana Mufti
MOHAMMED
AKHTAR RAZA KHAN QADRI AZHARI
President: All India Sunni Jamiatul Ulema
Head Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly.
82, Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif
U.P. 243003. (INDIA) • Tel: 0581-472166



حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری
قائم مقام حضور مفتیٔ اعظم
صدر: آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء
صدر مفتی: مرکزی دار الافتاء بریلی شریف
۸۲ سوداگران، بریلی شریف، یو۔پی، (انڈیا)

پیش کردہ محمد سعید نوری

Ref. No. ______ حوالہ

تاریخ: یکم جون ۲۰۰۰ء Date

برادر دینی و یقینی عالی جناب عزیزم الحاج محمد سعید نوری (زید مجدہ) سلام مسنون و دعاء خیر مشحون

(رضا اکیڈمی بمبئی)

بعد سلام مسنون ------ امید کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ فقیر نے بعض مخلص احباب کے اصرار پر بریلی شریف میں ایک عظیم الشان مدرسہ کے قیام کا مکمل ارادہ کر لیا ہے۔

بریلی شریف اہل سنت و جماعت کا مرکز ہے۔ اور یہاں پر بریلی کے شایان شان ایک ہمہ جہت ادارے کی ضرورت تھی۔ اسی ضرورت کا اظہار سالوں قبل تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا تھا اور اس بات کی طرف کوشش بھی فرمائی تھی کہ مرکزی ادارہ قائم ہو جائے، انہیں آرزوں کی تکمیل کیلئے فقیر نے

مرکز الدراسات الاسلا میہ جامعۃ الرضا

کے نام سے ادارہ کا کام شروع کرا دیا ہے۔ درگاہ اعلیحضرت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے صرف ڈھائی کلومیٹر کے فاصلے سے رام پور دہلی روڈ سے بالکل متصل ایک وسیع قطعہ اراضی کی خریداری کا عزم مصمم کیا ہے۔

مرکز کے شعبہ جات میں حفظ و قرات، مکمل درس نظامیہ، تربیت افتاء، لائبریری، کمپیوٹر ٹریننگ سینٹر، ہندی، انگریزی، سائنس، اشاعت و تصنیف اور مختلف شعبہ جات قائم کرنے کا ارادہ ہے۔

اس مرکزی دار العلوم کو قومی ادارہ کی شکل دینے کیلئے چند مخصوص اشخاص پر مشتمل ایک ٹرسٹ تشکیل دیا جا رہا ہے۔

حامل رقع جناب مولانا محمد شہاب الدین رضوی سلمہٗ ____ آپ کے پاس آ رہے ہیں۔ آپ ہر ممکن سطح سے خود تعاون کریں اور دوسرے حضرات سے تعاون کروائیں۔ تاکہ یہ عظیم منصوبہ جلد از جلد پایہ تکمیل کو پہونچ سکے۔ فقیر آپ سب کی صحت و سلامتی کیلئے دعا کرتا ہے۔

دعا گو:

محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

(فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہٗ)

۷۸۶
۹۲

ایک ضروری وضاحت

رمضان المبارک سے کئی مہینے پہلے فقیر کی آنکھ کا آپریشن ہوا۔ جس کے بعد بہت دنوں تک لکھنا پڑھنا بند رہا۔ اب بھی خود بہت کم لکھ پڑھ رہا ہوں۔ پھر رجب، شعبان کے مہینے مسلسل ملکی اسفار میں گذرے اور رمضان المبارک میں زیارت مدینہ طیبہ کے لئے حاضر ہوا۔ غیر حاضری میں یہاں دفتر کے لوگوں نے رمضان کا پوسٹر مرتب کرکے شائع کرا دیا۔ جس میں مرکزی دار القضا کے مزید اخراجات کی تکمیل کے لئے لوگوں سے چندہ، عطیات اور صدقات نافلہ دینے کی اپیل کی۔ وہیں بعض جگہ سے صدقہ فطر، زکوٰۃ اور عشر کے الفاظ بھی اس میں شامل کر دئے۔ شوال کے اواخر میں بریلی شریف میری واپسی ہوئی تو میں اس پر مطلع ہوا۔ چونکہ یہ بھی ممکن ہے کہ پوسٹر پہ چھپا اور کہیں اس طرح کی کوئی اپیل شائع ہو گئی تھی جس کی اطلاع مجھے نہیں۔ مرکزی دار القضاء کے تمام تر اخراجات فقیر اپنی جیب خاص اور کچھ ملت کے بہی خواہوں کے عطیات سے پورا کر رہا ہے۔ اس میں زکوٰۃ و صدقات واجبہ کی رقم صرف نہیں کی جاتی ہے۔

احقر محمد اختر رضا الازہری غفرلہ

محرم شریف اور ہم ۔ ہم محرم کیسے منائیں

محرم شریف اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں اور خاص کر اس ماہ کی دسویں تاریخ کو بہت سارے تاریخی واقعات رونما ہوئے ہیں اور اسی ماہ کی دسویں تاریخ کو ہمارے نبی و رسول سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے لاڈلے نواسے، ان کے شہزادگان و خاندان کے نونہالان اور رفقائے اسلام کی بقا کے خاطر اپنے آپ کو قربان کردیا۔ حضرت حسین اور ان کے ساتھیوں نے دین کے خاطر کیسی بڑی قربانیاں پیش کیں۔ کیسے کیسے ظلم سہے۔ انہیں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ سنکر ہی کلیجہ خون ہوجاتا ہے۔

توکیا ایسے مقدس مہینے میں اور اس ماہ کی یکم تاریخ سے عشرہ تک ہمارے مسلم عوام جو میلہ تماشے اور خرافات و خرابات پھیلاتے ہیں کیا وہ اسلامی اور حسینی طریقہ ہے اور ان خرافات سے ہم حسین رضی اللہ عنہ کو خوش کرسکتے ہیں، ہرگز نہیں ـــ یہ سارے غیر شرعی طور طریقے ہیں اور ان سے اسلام اور مسلمان دونوں بدنام ہوتے ہیں۔

لہٰذا سُنّی بھائیو اور بہنو! روافض کے طور طریقے سے پرہیز کرو۔ فرضی کربلاؤں اور امام باڑوں کی آرائش اور وہاں میلے ٹھیلے لگانے سے بچو اور دور رہو۔ عورتیں پردہ کریں۔ علم۔ تعزیہ ضریح اور تخت وغیرہ کے جلوس کو نہ دیکھیں اور نہ ہی چھتوں پر کھڑی ہوں۔ گھروں میں رہیں۔ نوافل پڑھیں۔ قرآن خوانی کریں نویں دسویں کو ہرگز باہر نہ نکلیں، مرد بھی جاہلانہ رسوم اور بدعات و حرام کاموں سے پرہیز کریں۔ سبیل لگائیں نذر و نیاز کریں۔ لنگر تقسیم کریں مگر روٹیوں کو پھینکیں نہیں نیاز اور لنگر کی بیحرمتی نہ کریں۔

اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم کے ماننے والے

اعلیٰ حضرت نے اپنی کتاب رسالہ تعزیہ داری میں مروجہ تعزیہ داری، ماتم، جلوس علم و تخت اور عورت مرد کے اختلاط کو ناجائز و حرام بتایا ہے۔ البتہ امام اور کربلا والوں کے لئے ایصال ثواب نذر و نیاز اور لنگر و ان کے صحیح روایت کے ساتھ ذکر سننے اور کربلا شریف کے صحیح نقشہ کو رکھنے اور دیکھنے (گھمانے کو نہیں) جائز و ثواب اور نیک کام بتایا ہے لہٰذا مسلک کو بدنام نہ کرو اور اپنے روحانی پیشواؤں اور پیروں کے فرمان پر عمل کرو۔ جنکو کوئی مسئلہ اس سلسلہ میں معلوم کرنا ہو وہ مرکزی دارالافتاء محلہ سوداگران میں رابطہ کریں۔

المعلنین۔ جانشین مفتی اعظم اختر رضا خان ازہری، عبد النعیم عزیزی، ڈاکٹر نفیس، و مریدان مفتی اعظم

(اردو [illegible] بریلی [illegible])

Hazrat Allama Maulana Mufti
MOHAMMED
[A]khtar Raza Khan Qadri Azhari
[Pr]esident: All India Sunni Jamiatul Ulema
Head Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly.
[8]2. Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif
U.P. 243003. (INDIA) • Tel: 72166

۹۲ ۷۸۶
فیضان رضا

علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری
قائم مقام حضور مفتی اعظم
صدر: آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء
صدر مفتی: مرکزی دار الافتاء بریلی شریف
۸۲ سوداگران، بریلی شریف، یو۔پی، (انڈیا)

پیشکش: محمد سعید نوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم —— نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بڑے افسوس کی بات ہے کہ اب اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے مزار پر بھی عورتیں آنے لگی ہیں۔ جبکہ اعلیٰحضرت نے عورتوں کو ایام عرس اور غیر عرس دونوں میں مزارات پر حاضری دینے سے منع فرمایا۔ اور اپنی کتاب فتاویٰ افریقہ میں تاتارخانیہ سے امام قاضی کا وہ قول نقل فرمایا، جو انہوں نے مزارات پر عورتوں کی حاضری کے سلسلہ میں جواباً ارشاد فرمایا —— کیا عورتوں کو قبرستان کا جانا جائز ہے، تو آپ نے ارشاد فرمایا ایسی بات میں جائز ناجائز نہیں پوچھتے، یہ پوچھو کہ جائیگی تو اس پر کتنی لعنت ہوگی۔ خبردار جب وہ جانے کا ارادہ کرتی ہے تو اللہ اور اس کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ اور جب گھر سے چلتی ہے، سب طرف سے شیطان گھیر لیتے ہیں۔ اور قبر پر آتی ہے تو میت کی روح اسے لعنت کرتی ہے اور پلٹتی ہے تو اللہ کی لعنت کے ساتھ ہوتی ہے۔ اس کے بعد بھی فرماتے ہیں۔ البتہ حاضری و خاک بوسی آستانہ عرش نشان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعظم مندوبات بلکہ قریب واجبات میں سے ہے۔

اس لیے خود اپنے مریدین و متوسلین سے آج ہی نہیں بلکہ پہلے بھی یہ گزارش کرتا آیا ہوں کہ اللہ کے رسول کی خاطر اپنے ساتھ عورتوں کو ہرگز ہرگز نہ لائیں۔

دعاگو!
فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

٧٨٦/٩٢

روداد

ادارہ اشاعتِ تصنیفاتِ رضا

خواجہ قطب بریلی شریف

زیر سرپرستی

حضور مفتی اعظم ہند

रुदाद

इदारा इशाते तसनीफाते रज़ा

ख्वाजा कुतुब बरेली शरीफ़

ज़ेरे सरपरस्ती

हुज़ूर मुफ्तीए आज़म हिन्द

(بریلی الیکٹرک پریس بریلی)

۲۸۶
۹۲

مورخہ [illegible] اکتوبر سنہ ۹۶ء

بخدمت جناب علامہ مولانا مفتی حضرت اختر رضا خاں صاحب ازہری
جانشینِ مفتی اعظم ہند مدظلہ عالی

السلام علیکم

حضرت سے التماس ہے کہ قدیم انتظامیہ کمیٹی جامع مسجد بریلی شریف کے صدر و سیکریٹری اور اراکین کمیٹی نے اپنی دھاندلی سے جامع مسجد کی آمدنی کو اپنی مرضی کے مطابق خرچ کرتے رہے ہیں۔ اور کبھی ماہانہ اور سالانہ آمد و خرچ کی کوئی فہرست مسجد میں عوام برائے مصلیان چسپاں نہیں کی ہے جس کی وجہ سے نمازیوں اور اہل محلہ کو ہمیشہ اعتراض رہا ہے۔ اور ۱۹۷۰ء سے لیکر آج تک جو بھی سرمایہ و وقف جامع مسجد کی جائداد کا آتا ہے اپنے نجی نام سے بینک کے کھاتوں میں جمع کرتے رہے ہیں۔ جامع مسجد کے نام سے آج تک کوئی بینک اکاؤنٹ نہیں کھولا گیا ہے

ہر جمعہ کو جو چندہ مسجد میں ہوتا ہے اس کے بارے میں بھی مسجد کے نمازیوں کو آج تک کوئی پتہ نہیں کہ اس مد سے آئی ہوئی رقم کتنی جمع ہو چکی ہے۔
اس سلسلے میں ایک نوٹس بھی ۳۱ اگست ۱۹۹۶ء کو نئی کمیٹی کے صدر کی جانب سے پرانی کمیٹی کے صدر کو دیا جا چکا ہے جس کی کاپی ہمرشتہ ہے۔

یہ بتانا بھی بہت ضروری ہے کہ نئی کمیٹی جو ترتیب دی گئی ہے وہ پرانی کمیٹی کی بڑھتی ہوئی بدعنوانیوں کو دیکھتے ہوئے وجود میں لائی گئی ہے تاکہ مسجد کی آمدنی کو خرد برد نہ کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے واقعات ہیں جن کو یہ اہل محلہ و مصلیان مسجد سے معلومات کی جا سکتی ہے۔

یہ بریلی شریف کی جامع مسجد ہے جس کا اپنا ایک خصوصی مقام ہے لہٰذا اس کا صدر و سیکریٹری اور اراکین کا پابند شرع ہونا اشد ضروری ہے تاکہ مسجد کی کمیٹی کا ایک وقار قائم رہے۔ ان تمام باتوں کو بہت اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔

ہم لوگ بدرجہ مجبوری اس قضیہ کو آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں اس امید پر کہ آپ اہل سنت والجماعت و مرکز اہلسنت کے صدر مفتی الافتاء اور جانشین مفتی اعظم بھی ہیں۔ شریعت کی روشنی میں اس تنازعہ کو حل فرما کر ملت پر احسان فرمائیں گے۔
امید ہے کہ ان تمام باتوں کی تحقیق اپنی جانب سے کروائیں۔ حضرت مولانا محمد غوث خاں صاحب مبلغ اہلسنت جو حق گوئی اور صاف گوئی میں بھی مشہور ہیں انکو حکم صادر فرما کر تحقیق کروائیں تاکہ ملت فتنوں سے محفوظ ہو جائے فقط خاکسار

۱- حاجی ببو — محلہ ۱۴۹ کنگھی ٹولہ
۲- ظہیم میاں — [illegible]
۳- زاہد بیگ — محلہ کنگھی ٹولہ
۴- صغیر احمد — بازار صندل خاں جامع مسجد
۵- خلیل احمد — جامع مسجد کنگھی ٹولہ

۱۸ شکیل احمد کنگھی ٹولہ — شکیل احمد
ببو میاں
۷- چندہ میاں ۱۱ چندو میاں
زاہد بیگ — حافظ مرتضیٰ حسین — حافظ [illegible]
صغیر احمد — عبدالعزیز خان کنگھی ٹولہ — [illegible]
[illegible] — محمد نعیم [illegible] — محمد حنیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم
سلام قولا من رب رحیم
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

۳۱۱	۹۹۶	۹۹۱	۹۹۲
۹۹۲	شافی	سلام	۹۹۵
۳۶۰	حفیظ	حفیظ	۱۳۳
۹۹۷	۹۹۳		۹۹۰

یا سلام یا کبیر یا رشید یا مجیب [illegible]
وصلی اللہ تعالی علی سید محمد وآلہ وصحبہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
سلام قولا من رب رحیم
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

۳۸	۳۹۲	۳۸۸	۳۸۵
۳۸۹	۳۸۳	۳۷۶	شافی
سلام	۳۸۶	۳۹۳	۳۸۰
۳۸۳	شفا	۳۸۲	۳۸۷

اللہ الشافی اللہ الکافی بحرمت المصطفی اللہ اللطیف
[illegible] وصلی اللہ تعالی علی سید محمد وآلہ
وصحبہ وبارک
وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
سلام قولا من رب رحیم
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

۳۹۹	۶	۳	۸
۴	ف	ت	۵
۷	۱	ح	۱۲
ک	۱۲	۸	۲

یا فتح یا فتاح [illegible]
وصلی اللہ تعالی علی سید محمد وآلہ وصحبہ وسلم

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

سلام قولا من رب رحيم

لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

٣٩٢	٩٩١	٩٩٦	٣١٢
٩٩٥	سلام	شاف	٩٩٢
١٣٢	حفيظ	حافظ	٣٩٠
٩٩٠		٣٨٩	٩٩٧

يا سلام يا كبير يا رشيد يا حكيم [illegible]

وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم

سلام قولا من رب رحيم

لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

٨	٣٠	٦	٣٩٩
٥	ت	ف	٤
١١	ح	١	٤٧
٢	٨٧	٤٢	٧

يا فتاح يا [illegible]

وصلى الله [illegible]

Hazrat Allama Maulana Mufti
MOHAMMED
AKHTAR RAZA KHAN QADRI AZHARI
President: All India Sunni Jamiatul Ulema
Head Mufti: Central Darul Ifta - Bareilly.
82, Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif
U.P. 243003, (INDIA)- Tel: 0581- 2472166, 2458543



حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری
قائم مقام حضور مفتی اعظم
صدر: آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء
صدر مفتی: مرکزی دار الافتاء بریلی شریف
۸۲ سوداگران، بریلی شریف، یو۔پی۔(انڈیا)۔

Ref No. ________ حوالہ

Date: 11/3/08 تاریخ:

بیان

قاضی القضاۃ جانشین مفتی اعظم ہند تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری نے آج ازہری مہمان خانہ محلہ سوداگران میں سوال و جواب کی مجلس میں ایک سائل کے جواب میں فرمایا کہ: جولوگ رضوی واشرفی اتحاد کا اعلان کر رہے ہیں وہ درحقیقت رضوی اور اشرفی کا اختلاف تھا ہی نہیں، تو اتحاد کی بات کہاں سے آئی۔ اختلاف ان لوگوں سے تھا جن لوگوں نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی، میرے دادا حضرت حجۃ الاسلام، میرے نانا حضور مفتی اعظم ہند اور میرے والد ماجد مفسر اعظم ہند، شیخ المشائخ حضرت نوری میاں مارہروی اور حضرت میر عبد الواحد بلگرامی کی شان میں کھلم کھلا توہین کی۔

حضرت نے آگے فرمایا کہ کچھوچھہ کے ان لوگوں نے بریلی شریف، مارہرہ شریف اور بلگرام شریف کے بزرگوں کے خلاف اپنی تحریروں و تقریروں میں ایک درجن سے زائد مرتبہ گستاخیاں کی ہیں۔ مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ ان بزرگوں کی اولادیں گستاخیاں اور توہین کرنے والوں سے ہاتھ ملا کر عوام اہل سنت کو اتحاد کا کیسا پیغام دینا چاہتے ہیں؟ یہ اتحاد اپنے آپ میں ایک اختلاف کی بنیاد ڈالنا ہے۔

حضرت نے مزید فرمایا کہ: کچھوچھہ کے مخصوص لوگوں نے ہندوستان ہی نہیں بلکہ بیرون ممالک میں بھی درگاہ اعلیٰ حضرت میں آرام فرما بزرگان دین کے خلاف تقریریں کی ہیں ان کی کیسٹیں آج بھی موجود ہیں، ان لوگوں نے آج تک نہ توبہ کی اور نہ ہی رجوع کیا ہے، اس لئے ان سے اتحاد کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور ان سے اتحاد اسی وقت ممکن ہے جب اپنی تحریروں اور تقریروں سے توبہ اور رجوع کرلیں۔ اگر ایسا نہیں کرتے تو کسی غیر ذمہ دار شخص کے جاکر ملنے سے یا اسلامیہ کالج کے اسٹیج پر اعلان کرنے یا کسی شخص کے کچھوچھہ سے آجانے پر اتحاد قائم نہیں ہو سکتا۔

حضرت نے فرمایا کہ جن علماء سے اختلاف تھا وہ آج بھی باقی ہے، اختلاف ختم نہیں ہوا ہے، ایسی صورت میں کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا ہے کہ وہ اتحاد کا اعلان کرے یا اتحاد زندہ باد کے نعرے لگائے، یہ بات بھی ظاہر کردینا ضروری ہے کہ یہ اختلاف کوئی ذاتی رنجش نہیں بلکہ بزرگان دین کی شان میں کی گئی گستاخی ہے، اور دینی وشرعی مسائل میں نئی راہیں پیدا کرنا ہے، وہ آج اپنی گستاخیوں سے رجوع اور توبہ کرلیں تو اتحاد خود بخود ہو جائے گا، نہ یہاں آنے کی ضرورت ہے اور نہ جانے کی۔

حضرت نے آخر میں عوام اہل سنت اور بالخصوص مریدین و معتقدین سے ایسے اتحاد کے نعرہ لگوانے والوں کا بائی کاٹ کرنے کا حکم فرمایا۔

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

فقیر حبیب رضا قادری غفرلہ

فقیر محمد سلمان رضا غفرلہ

محمد افروز قادری

فقیر محمد سبحان رضا خاں سبحانی غفرلہ

محرر: محمد شہاب الدین رضوی غفرلہ
قومی جنرل سکریٹری
آل انڈیا جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی شریف

تصانیف

حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری بریلوی

حضرت کی اردو میں شائع ہونے والی تصنیفات درج ذیل ہیں:

تصویروں کا شرعی حکم	تین طلاقوں کا شرعی حکم
ایک غلط فہمی کا ازالہ	ٹی وی ویڈیو کا آپریشن
دفاع کنز الایمان	آثار قیامت
ہجرت رسول	شرح حدیث نیت
ٹائی کا مسئلہ	جدید ذرائع ابلاغ
چلتی ٹرین میں نماز کا مسئلہ	جلوس محمدی کا ثبوت
سنو چپ رہو	ذکر حضور مفتی اعظم

تصانیف مولانا محمد شہاب الدین رضوی

مفتی اعظم اور ان کے خلفاء	تاریخ جماعت رضائے مصطفیٰ
مفتی اعظم کے سیاسی افکار	سوانح مولانا نقی علی بریلوی
مولانا رضا علی خاں بریلوی اور جنگ آزادی	مولانا حسنین رضا بریلوی حیات وخدمات
حیات تاج الشریعہ	نوادرات تاج الشریعہ
دعوت شریعت	تحریک عدم تقلید اور جامع الشواہد
تاریخ وعقائد جماعت اہل حدیث	اسلامیان ہند کے قومی ملی مسائل
دنیا اسلام کی تلاش میں	جہاد آزادی روہیل کھنڈ
عدل وانصاف کا قرآنی مفہوم	گستاخ رسول کی سزا
سوانح برہان ملت	حیاۃ اعلیٰ حضرت (ہندی)

ملنے کا پتہ

اسلامک ریسرچ سینٹر محلہ سوداگران، رضا نگر، بریلی شریف (یوپی)

اسلام وسنیت کا تصنیفی اور اشاعتی ادارہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ اور دیگر اکابرین اہل سنت وجماعت کے افکار ونظریات، اور تعلیمات کی نشر واشاعت کے جامع منصوبہ پر عمل پیرا ہو کر ''اسلامک ریسرچ سینٹر'' درجنوں کتابیں شائع کر چکا ہے۔ ہمارے اشاعتی مقصد کے ساتھ ہی دینی مدارس کے اساتذہ وطلبہ کو مصنف، مضمون نگار، ترجمہ کار، اور قلم کا شاہکار بنانے کی بھی کوشش ہے۔ بین الاقوامی تقاضوں کے تحت مختلف زبانوں میں اپنی آواز ہر ایک فرد تک پہنچانے کی مخلصانہ جد وجہد کی جارہی ہے۔ جدید طرز فکر ونگارش میں علمی وتحقیقی انداز سے سیرت وتاریخ، دعوت وتبلیغ، اور رضویات کے موضوعات پر کتابیں تصنیف کی جارہی ہیں، اور خوبصورت انداز میں شائع کر کے عالم اسلام کے سامنے منظر عام پر لایا جارہا ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ بریلی شریف میں تصنیف وتالیف، ترجمہ وتخریج، اور تنظیم وتحریک کا ایک مضبوط وموثر ادارہ ثابت ہو۔

تاج الشریعہ جانشین حضور مفتی اعظم علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ کی اکثر تصانیف جدید طباعت وکتابت کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہیں۔ راقم السطور حضرت کی شخصیت، جلالت علم وفضل، دینی وفقہی خدمات اور کارناموں پر مسلسل لکھ رہا ہے، آپ ان کتابوں کا مطالعہ ضرور کریں۔

محمد شہاب الدین رضوی بریلوی

Islamic Research Centre
58, Kasgaran, Saudagran, Bareilly Shareef, (U.P.) INDIA
Mob.: 9837549282, 9897385339
E-mail: mrazvi.razvi@gmail.com

www.alahazratbooks.com Rs. 200/-